1840

ناول

ہشو

مصنفہ پنڈت رتن ناتھ مصنف کامنی، کڑم دھم،

بچھڑی دولھن، پی کہاں، وغیرہ وغیرہ

واسطے بقائے نام مصنف مرحوم

سید محمود اختر بھوپالی نے

صرف ٹائٹل پیج

باہتمام محمد قادر بخش

اصح المطابع پریس لکھنؤ میں چھپوایا

اکتوبر سنہ ۱۹ء

فہرست ناول دلچسپ و اخلاقی و تاریخی

نام کتاب	اجزا	قیمت	نام کتاب	اجزا	قیمت
نشتر	عہ	عہ/	کایا پلٹ	۲	عہ/
اورنگ زیب چنچل کماری	صہ ۲	۶/	بروگ	۱۴	عہ/
اشک حسرت	للعہ	عہ/	میٹھی چھری	۲	عہ/
روز الیبرٹ کامل	عہ ۲	عہ/	ہیرے کی کنی	صہ ۲	۱۰/
سلطان نازک ادا۔	للعہ ۶	۶/	تسخیر	ے	۸/
مشتاق زہرہ۔	عہ ۶	عہ/	پیاری دنیا	۲	۱۲/
رزم بزم کامل	عہ ۶	۱۴/	احمق الدین	۲	عہ/
دلچسپ کامل	عہ ۲	۱۴/	حاجی بغلول	۶	عہ/
ڈاکٹر کی بیٹی	عہ ۴	عہ/	پی کہاں	للعہ ۶	۱۰/
نشیب و فراز۔	عہ	عہ/	ارمان	۲	عہ/
مظفر ا با اگی	للعہ ۲	عہ/	دلکش کامل	عہ	عہ/
شادی و غم۔	۶	۱/	جام زہر	عہ ۲	عہ/
مرد میدان کامل	۵	للعہ/	ملک العزیز ورجنا	عہ ۳	عہ/
بدر النسا کی مصیبت	۲	۶/	فریب نیرنگ فریب دنیا	صہ	۱۰/
جنت الفردوس	عہ	عہ/	مارگریٹ	للعہ ۲	عہ/
کنیز فاطمہ	۶	عہ/	بچھڑی دولہن	۱	۱۲/
اسرار کامل	عہ	عہ/	علاؤ الدین پدماوت	۲	۸/
فردوس بریں	۲	۱۲/	خضر شباب	۶	عہ/
حسن بن صباح۔	۲	۳	ماں کا قاتل	۲	عہ/
کامنی	عہ	عہ/	برق غضب	۶	۱۲/
کارزار صلیبیہ	عہ ۲	عہ/	فیروز ثمودہ	للعہ ۲	عہ/

پہلا دورہ

بے تکی ہانک

منتو سے کچھ غرض ہے نہ حاجت ہے تاڑ کی
ساقی کو پھونک دونگا میں بھٹی میں بھاڑ کی

ہات تیرے پینے والے کی دم میں پرانی بھٹی کا ٹھنگ لگا ہوا کھبکا۔ او گیدی ہات تیرے شراب خوار کی دم میں میلیں آو پنجاب اعطار کی قرنبیق۔ او گیدی ہات تیرے متوالے کی پگڑی سے دونوں سروں میں ٹیلی کا ناچ تاک دھنا دھن تاک تاک دھنا دھن ہات تیرے کی اور لے گا؟ اسے ہم لوگوں سے ہم ویسے ہی دشمن ہیں جیسے مور سانپ کا۔ کتا بلی کا۔ گینڈا ہاتھی کا گینڈے نے ہاتھی کو دیکھا اور زنجیر توڑا کے دوڑا اور سینگ مارا اور ہاتھی کا پیٹ چاک کر ڈالا ہات تیرے کی اور لے گا میاں متو صاحب بھی ہیں کہ ہمارا جیسے چلے جاتے ہیں مگر دشمن سے نہیں چلتی سانپ کے نام سے لوگ کانپ کانپ اٹھتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورتیں رات کو سانپ کا نام نہیں لیتیں کوئی ماموں جی کہتی ہے کوئی رسی۔ مگر مور نے پکڑا اور چھوڑا اور نگل گیا۔ ہات تیرے کی اور لے گا۔ بلی غلطی جتو مشہور ہے بھاگ کی موسی۔ شیر کی خالہ مگر کتے نے جہاں دبوچا بلی مع میاؤں کے غائب غلہ ہات تیرے کی اور لے گا۔

اسی طرح ہم جانی دشمن تم لوگوں کے ہیں۔ بس چلے تو کچا ہی کھا جائیں کبھی نہ چھوڑیں اور کیوں چھوڑنے لگے جی۔ نہ پیو تو ہم کا ہیکو لیں۔ غرض اگر یہ ممکن نہیں کہ پیو اور ہم چھوڑ دیں یہ تو سیکھا ہی نہیں۔ یہاں پینے کے نام پر تین حرف۔ ل ع ن۔ بلکہ چار حرف ل ع ن ت۔ جنکو بعض بھلا تا لت بولتے ہیں۔ ہم وہ شخص ہیں جو تمہارا نام سنکے اس طرح بھاگیں جیسے لاحول کہنے سے

شیطان بھاگتا [illegible] جیسے گدھے کے سینگ خر کے سر سے بیٹا۔ ندارد۔ کہین
پتہ بھی [illegible] بالکل کمند سے ہوا۔ بات تیرے گیدی کی اور لے گا؟ اور لے اسے

یہ دختر رز حرامزادی مردا — بیٹا بازاری بیسے والی

ان مالزادیون کو کھیلے ماس کہین منھ لگایا کرتے ہین آگی ایسی کی تیسی ہم کہین شریعت
کو کب مانتے ہین۔ لے لاحول! بات تیری کی اور تیرے ساتھ ہی اپنے تیرے کی سی
دل یہ بات گھٹتا ہے شراب کیا سب کی — کیا ہم لگوتے یاری کی ... سب کی

بہت ٹھیک۔ بہت درست۔ نہایت صحیح

شراب تھوڑی سی ملتی تو ہم وضو کرتے — خدا کے سامنے پیدا کچھ آبرو کرتے

یہ غلط۔ اسکا باپ غلط۔ یون کہنا چاہیئے۔

شراب تھوڑی سی پیتے تو ست ہوتے ہم — شراب پیتے تو ہم اور ... پرست ہوتے ہم
جتنے شعر شراب کی تعریف مین ہین سب کی تردید تمہاری ہی دم مین کچھ بہر بیچ
کا منہ اور منہ ایسی کون ہو دیر الف سے زیادہ گرم۔ دھوان نکلتا ہوا۔

شراب کہنہ کہ در شکر روان مین است — مصاحب ... پیر ... جوان ... است

یہ بھی از سر تا پا غلط۔ غلط۔ غلط العام۔
فصیح نہین۔ بلکہ غلط العوام فصیح یعنی فصیحا یون اسکو بدلنا چاہیے

شراب کہنہ کہ غارت گر روان من است — عدو دین من است ... جان من است

حافظ کے دیوان کی تردید ہی کی ہو تو ہماری اور ہمارا ... جان مرحوم دونون کی
ایسی کی تیسی۔ بات تیرے کی نانا ہون چاہو دادا ہون کوئی باشد حافظ شیراز ... ہین

ساقیا برخیز و درده جام را — خاک بر سر کن غم ایام را

واہ ہون ابھی نہین۔ وون نہین یون کہو۔

ساقیا برخیز و بشکن جام را — لاد سبو کن بادہ گلفام را

اوہو ہو ہو۔ واہ رے مین اور واہ ری میری طبیعت واہ ری ... ہی ... ان
جو کچھ ہون جواب کا ہیکو رکھتا ہون۔ چپ رہو میرا دوست۔ ڈالو ہو ... ابا ر —
اٹھائی گیرا ہو میرا جگر ... تمہیری جان۔ ... ہون ... تجھ سے قربان
بیوا ہو بیٹھا ری ہو۔ اسکی ایک ایک ادا پر میری جان واری ... کی

صورت سے نفرت چاہیے تھوڑی پیے چاہے بہت اس سے بحث نہیں آدمی وہ اچھا جو اس مردار کے پاس نہ پھٹکے دور دور رہے منزلوں دور شراب کے نام سے طبیعت نفور شراب پر تف ہے اپنا پاؤ اسکی بوتل توڑ ڈالو اسکی بھٹی کو بھاڑ مین ڈالو اسکی دوکان کا تختہ اولٹ دو کلواری خانہ کو آگ لگا دو کلوار کو پھونک دو کلوار کا نام صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط چھیل کر ڈالو اگر منہ لگی ہو تو طلاق دیدو حافظ کہتے ہین ؎

	عروس بس خوشی ای دختر رز		ولے گہ گہ سزا وار طلاقی	

ہم ہزار بار کہہ چکے کہ سزا وار طلاقی کو تصحیح ہو اس سے ہمین پورا پورا اتفاق ہے مگر گہ گہ سے اختلاف ہے گہ گہ نہین بلکہ ہمیشہ قابل طلاق ہے اور اسکی سزا وار کہ لفظ طلقتک اسکی نسبت کہا جائے مگر اسکو روئی زنش کہنا یعنی حیا تو یہ یون کہو۔

	یہ بوتل ہے کہ اک ٹکڑا ہے کالی		چڑیلوں کی بچی ڈائن کی نانی	

اگر ڈاکٹر دوا مین شراب دے تو دوا پھینک دو پیالہ کو پٹک دو شیشی کو توڑ دو بوتل کو پھوڑ دو اور اگر انسانیت مزاج مین ہو تو اوٹھو ڈاکٹر کو بیٹھو۔ بات پر کلی و لنگا گیدی

	یہ جب ہم چال اپنی ہر سے بدتر		خدائی مار اس دارو موئی پر	
	جو اس وہوش پائین ہم سے بڑھکر		اسے پی کر ہے کیون آدمی ہم	
	کپڑون کی خبر نہ تن کی		کہین پگڑی کہین جوتا کہین سر	
	بھلے مانس ہے تھے کر مین اپنی		پڑے ہین عقل پر کیسے پتھر	
	ذرا سی پی لی سب کے ظرف اسکی		اٹھو لیتے ہین سارا شہر سر پر	
	کرہاما بقیان سے نہین کام		سبق دیوان حافظ کا ہے ازبر	
	جو ہو جاین یہ اک چلو مین الو		سنا ہین لا کہہ ساقی زلف فر فر	
	سمجھتے ہین کہ ہے اکسیر دارو		ہے پینا کیا تو بے کیمیا گر	
	ادب چھاتے ہے پیمانے تین پی کر گڑھا		ہیں انسان شکل مین رستمین بندر	
	نہین کچھ تناول کچھ پاتی رہی ما		کیسے پی ہی پیو ن سیر ہین قبر کے و تر	

الغرض یہان ہمین شراب دیکھو پینے کو شراب پی سکے تو ہم مستوالا دیکھ لو تو چیخ چیخ سے دو بات اتنی سے کیدی کی

	شراب جو کہ ہے اجکل فرمان ادی		بڑی خراب ہے یہ مردار اپنی کار ی ہے	

دوسرا دورہ

توڑ۔ پھوڑ۔ کھٹ۔ پٹ

ناول کے پڑھنے والے بڑے پریشان ہونگے کہ یا الٰہی اس بےتکی ہانک کے کیا معنے مگر اس میں پریشانی اور خرابی کی کیا بات۔ سُرخی ملاحظہ فرمالیجیے ہم تو خود اسکے قائل ہیں کہ بےتکی ہانک ہے اب اسکی تشریح ہم سے سُنیے۔ لالہ جوتی پرشاد نامے ایک بزرگوار بڑے شرابخوار بدمست سیہ کار تھے انکے عزیزوں دوستوں بڑوں چھوٹوں نے سمجھایا کہ بھائی ؏ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔

آدمی کی طرح پیا کرو یہ نہیں کہ دن رات دھت ہر دم غین جب دیکھو نشہ میں چور روز و شب مخمور یہ کیا بات ہے اعتدال کو کیوں ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہو آدمی برسوں سے پیتے ہیں مگر انسانیت کے جامے سے خارج نہیں ہو جاتے ہیں توانا تندرست ہٹے کٹے سرخ و سفید بنے ہوئے ہیں۔ لاکھ لاکھ لوگوں نے سمجھایا انھوں نے ایک کی نہ مانی ایک وقت اتفاق سے ایک لکچر سننے گئے جسمیں امریکہ کی ایک مس نے شرابخواری کی بڑی مذمتیں کیں اور کہا کہ ہندوستان سے گرم ملک کے لیے شراب بڑی مضر چیز ہے یہاں اسکی کوئی ضرورت ہی نہیں جب انگلستان اور کشمیر سے ٹھنڈے ملکوں میں لوگ بغیر شراب کے جیتے ہیں تو ہندوستان سے گرم ملک میں کیوں نہیں رہ سکتے تم لوگوں کو لازم ہے کہ شراب کے نام سے منزلوں بھاگو اور جہاں اسکی بوتل دیکھو فوراً توڑ ڈالو۔ اس لکچر کا اثر ان پر ایسا پڑا کہ شراب کے دشمن ہو گئے۔ آدمی میں حواس ہی حواس ہوتے ہیں لیکن حواس بلا اجازت ایسے چمپت ہوئے کہ لندن تک پتا نہیں۔ لکچر کے کمرے سے غل مچانا شروع کیا۔ اور وہیں سے لکچر دیتے ہوئے چلے آدمی طبیعت دار تھے پڑھے لکھے ایم اے فلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی موزونی طبع سے جابجا شعر بھی طبع زاد فرماتے تھے اور داد سخن دیتے جاتے تھے لکچر کے کمرے سے چلے تو غل مچاتے اور اسپیچ دیتے ہوئے چلے۔ جدھر سینگ سمائے اُدھر نکل گئے پاگل کی داد نہ فریاد پاگل مار بیٹھے گا چلتے چلتے ایک دفعہ یاد آیا کہ راہ میں کلوار کی دوکان ہے دوڑ کے بھاگے اور اس راستے سے کترا کے چلے تاکہ کلواری خانے کے پاس بھی نہ پھٹکیں سایہ بھی شرابی کا نہ پڑنے پائے چلتے چلتے راہ میں ایک اور کلواری خانہ یاد آیا وہاں سے بھی رسیاں تڑا کے بھاگے بدھیا وہ جا

اتفاق سے ایک آدمی جو بوتلیں مول لیتا پھرتا تھا اپنی شامت اعمال سے انکو ملا بشقب سے پہنچ گیا
جوتی دج) ارے یار بوتلیں بیچتے ہو کہ مول لیتے ہو۔
ب: حضور مول لیتا ہوں۔
ج: ہمارے پاس کوئی دو سو بوتلیں خالی ہیں کس حساب سے لوگے۔
ب۔ حضور سپید ایک آنے کو اور کالی تین پیسے کو اور آدھا آدھ آنے کو۔
ج۔ دو سو کی دو سو خرید لوگے۔
ب۔ جی ہاں دو سو ہوں چاہے پانسو۔
ج۔ اچھا ہم رقعہ لکھے دیتے ہیں تم بوتلوں کا ٹوکرا ہمنے دو ہم یہاں صراف کی دوکان پر بیٹھے ہیں ہمارے آدمی کو رقعہ دو اور سب بوتلیں لے لو اور دام چاہے آج دو چاہے کل مگر ہمارے آدمی کو اپنا مکان دکھا دو۔
ب۔ حضور کا مکان کہاں پر ہے۔
ج۔ جھاؤ لال کا پل دیکھا ہے۔ کہو ہاں۔
ب۔ جی ہاں دیکھا ہے وہاں کس جگہوں پر ہے۔
ج۔ وہاں مرزا حیدر علی بیگ وکیل کی کوٹھی اور باغ پوچھ لینا وہیں ہم بھی رہتے ہیں
ب۔ حضور کا نام کیا لوں۔
ج۔ ہمارا نام نرائن داس اور ہمارے آدمی کا نام درگا چرنیل۔
صراف کی دوکان پر پہونچکر اپنے کاغذ کے ایک پرچے پر یہ عبارت لکھی داگر کہیں شراب کی بوتل دیکھ پاؤ تو توڑا توڑ ڈالو شرابی کو مار جھوٹ متوالے کو چپلی سے ٹیپ لگاؤ پھر پاؤ مل کے ایک اور دو پٹراق۔ ہاتھ تیرے کی۔ اور لے گا گیدی سہ

	بوتل والے کی ایسی تیسی		چھانسا دیا تمنے خوب ہشو	

چلا ہے وہاں سے بڑا ممتاز دین بنکے۔
بوتل لینے چلے ہیں۔ دو سو بوتلوں کی چاٹ پر چھانسے ہیں آگیا خوش تو بہت ہوگے
پہونچی بوتل مول لین گے پانچ جوتے اور حقے کا پانی ہاتھ تیرے کی۔

	بوتل کے عوض ملے گی پیزار		سنبھلے رہنا بچہ جی ہشیار	

یہ لکھکر اس آدمی کو دیا اور وہ خوش خوش جھاؤ لال کے پل کیطرف چلا آتا تھا

اسکی بی بی نے پوچھا نوکر اور تولیین کہاں ہیں اُسنے سنکر جواب دیا ادی سمری آج
گھرے ہیں ایک لالہ جی نرائن داس وہ دو سو تول ایک دم سے پیچھے ڈالتے ہیں بیچی جیسے
انکے گھر جاتا ہوں ایک تول نارنگی کی لا رکھتا او تیسرے بھی گلواری کھلنے سے کچھ آتا ہے
چٹنی بھی خوب چٹپٹی بنا رکھتا ہے بی بی کی بھی باچھیں کھل گئیں یا توجون کی طرح سکتی ہوئی
چلتی تھی یا اب تن کے سیدھا ہوا دیکھنے لگیں ادھر تول والے کا انتظار سے اوجھل ہوتا تھا کہ
لالہ جوتی پرشاد صاحب المتخلص بہ شوصرافت کی دوکان پر اُٹھے اور تول سے کچھ سکے پاس
جاکر ایک تول اٹھائی اور اسکا لیبل پڑھا پلسنر بیئر ۔ دو چار دفعہ بیر بیر کہکر زور سے پٹکا تو ایا
ٹکڑے ہاتھ تیرے کی بیری کی اسکے بعد دوسری تول اٹھائی تھی اولڈ کاک بیئر ٹین
چار دفعہ یہ نام پکار کر پٹکی ستر ہ لگئے ہاتھ تیرے کی اسکے بعد تیسری تول پر نظر
ڈالی (اولڈ ٹام) بہت ہنسے فرمایا (بہت ہی اچھا ہے تو بھی لے) کار لو [illegible] اسکو زور سے دیوار پر
پٹکا تو جلتا جوہ فرمایا آمین [illegible] کی بو آتی ہے پانچویں تول کو بڑی نظر عنایت سے دیکھا اور سینٹ
جولین پڑھکر کہا خوبصورت ادھا ہے اور درخت کے تنے پر پھینکا اور اوسکے ٹوٹنے کی آواز
سے بہت ہی محظوظ ہوئے گویا لاکھوں روپے مل گئے چھٹی تول اٹھائی تھی کہ اتنے میں صرافے
دوکان سے اتر کے کہا (لالہ نرائن داس صاحب آپ کیا کر رہے ہیں) انھوں نے تول والے سے
کہا تھا کہ میرا نام نرائن داس ہے لہٰذا وہ سمجھانے لگا کہ لالہ نرائن داس صاحب آپ کیا کر رہے ہیں
اتنے میں انکا جنون دیکھکر کئی راہ چلتے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے یہ ٹھیرا اور ریلا دیکھا تو سب کو
اٹھاکے ایک دفعہ ہی جو سے پٹکا اور بھاگے ۔ اب تول والے کی سنیئے کہ خوش خوش چھاؤنی سے
چلے پھر مرزا حیدر علی بیگ صاحب ڈپٹی [illegible] کی کوٹھی پر پہونچا دیکھا مرزا صاحب [illegible] بیٹھے ہیں
سلام کرکے کہا حضور یہاں نرائن داس لالہ کا مکان کہاں ہے مرزا نرائن داس ؟ نرائن
داس تو یہاں کوئی نہیں رہتے ان مکانوں میں تو کوئی نرائن داس نہیں ہے ۔
ب [illegible] حضور وہ جنکا نوکر درگا جنڈیل ہے ۔ مرزا [illegible] یہاں کوئی جنڈیل ہے نہ کنڈیل ہے
ب [illegible] پتا تو یہاں کا دیا تھا سات تولے سے ہیں [illegible]
مرزا ۔ ارے بھئی یہاں کوئی نرائن داس نہیں رہتے ۔
وہ پرچہ لیکر تول والا اپنا سا منہ لیے ہوئے بیرنگ واپس آیا یہاں آیا تو ۔۔۔

ارے کوئی بوتل ادھر ٹوٹی پڑی ہے کوئی اُدھر چلیتا چور کیسی کے اٹھارہ کسی کے دس ٹکڑے سمیٹ لیا
صراف نے پوچھا انہوں نے کہا کوئی سڑی معلوم ہوتا ہے۔ بوتلوں کو اٹھاتے پڑھے اور زمین پر درخت پر
دیوار پر پڑے پھینکے اور بیٹھے۔ بوتل والا آبدیدہ ہو گیا صراف نے کہا انکا آدمی کہاں ہے وہ بولا
ارے آدمی کیسا جب انکے مکان کا ہی پتا بھی ہے وہاں تو کوئی اس نام کا رہتا ہی نہیں
آج تیرے کا منہ دیکھ کر اٹھے تھے رونے نہیں بنتی اس مصیبت کے ساتھ گھر گیا جورو خوش ہو گئی
کہ دو سو چپلیں لیکے آیا شراب کی بوتل میں سے چوتھائی بھی پاؤ بوتل پی چکی تھی جوان
عورت کوئی سترہ برس کا سن اور رنگت بھی کھلتی تھی بن ٹھن کے بیٹھی تھی کہ میاں آتے
کے ساتھ ہی پہچان جاتے۔ دیکھا تو بھرے پر پٹھکار برس رہی تھی اور اتنا وہ اس نے جو دیکھا
تو جل جلا کر۔ بی بی۔ ارے لوٹی بوتلیں۔
میاں خاموش بیٹھے رہے جیسے سیکڑوں جوتے پڑ گئے۔
بی بی۔ یہ ہوا کیا۔ میاں تھوڑی سی پلاؤ۔
بی بی۔ تمہارے پیالے میں بہت سی آگئی کرو۔ یہ ٹوٹی بوتلیں کیسی کیا کچھ سانٹھ گانٹھ کیا
میاں نے شراب پی بی او تھوڑا پانی خوب تن کے پیا اور ایک کر ڈپٹ کے سو لوٹ کے کی خبر لیتے
بی بی بیچاری بنی ٹھنی سنگار کر کے تیار میاں بیزار جل جلا کے کیا تھی ہو گیا لالہ جی
پرشاد صاحب ہوشو نے ہمیں کہاں میں غلہ لگایا۔ دوسرے میاں کی آنکھ کھلی بی بی کو بٹھا کر
ساری کیفیت سنائی اسکو بھی اتنی ملال ہوا اور رونے لگی میاں نے اٹھ کر آنسو پونچھے
منہ دھویا سمجھایا کہ چلو اب جو کچھ ہوا وہ ہوا لیکن مالک ہے یہ کہ بوتل کی کمی ہوئی شراب جو نے
پی اور لالہ نرائن داس صاحب منشی جی کو دونوں نے پانی پی پی کے کوسا اسکے بعد
خدا جانے کیا کارروائی ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔

تیسرا دورہ

کلواری خانہ اور زین کانہ

پہلا سین

ادھر پہنچے ادھر جوتی ادھر پیزار ادھر نشہ ہوئی کلوار خانہ نہیں ہے کیسی الٹی بیہ لگا

بوتل والے اور بوتل والی نکلو کو ادھر پانی پیتے ایسے دیکھتے وہ ہیں اپنا کام۔

تیسرا دور ملن خانہ چپ کا ہ

اب میان ہشو صاحب کا حال سنیے کہ بوتل والے کی تولین ڈھونڈھوا و ندھا کے جو سیدھی کھڑی
تو ایک کلواری خانے مین پہونچے کلوار صاحب نے بوتل ڈبل آدمی لالہ درگاہی لال دم کا
لگے راجہ بنے ہوے بیٹھے تھے میان ہشو بھی وہین ہی تو بڑے مردشین بھلے مانس امیر
دیکھکر اونسے مونڈھا دیا کپڑے بھی اچھے پہنے تھے۔ پوچھا حکم۔ کہا۔ بھائی صاحب
پہنے آئے ہین اونسے اپنے آدمی چھپایا ہے کہا وہ بھلے کی جون گذار ہو رہے تحصیلدار کیلیے
کھینچی ہوا رکھو سکے گھر رکھی ہو ایک بوتل بھروالا۔ لالہ جی تی پرشاد صاحب نے کہا اسکی سند
نہین ہی۔ لالہ تم خود جاؤ اور یہ ایک بوتل کیا ہوگی ہاتھی کے منھ مین زیرہ تین گیلن دو
گیلن ڈھائی بوتل روزکا تو میرے یہان خرچ ہی۔ لالہ ایک مین پیتا ہون ایک بھلیہ
چڑھاتی ہین آدھی مین بال بچے پھلا تین گیلن تو لاؤ لالہ خوش خوش اٹھے کہا جبری دیر
فروا ہوگی تب تلک آپ کندی (قندی) کا شغل کیجیے انھون نے کہا بھئی ہین
کچھ جلدی نہین ہی تو ہم آج رات کو یہان سے جانیوالے کو کچھ کہتے ہین کلواری خانے
سے ہم چلے جائین آپ پھر لینت اب ہم یہین ٹھیر ہونگے کبھی ہماری رہنے کی کوٹھری
اور لوٹون کی فکر رکھنا لالہ اسے خوشی سے پھول گئے کیا پوچھتے ہیں کہ سکھی کی جڑیا ہاتھ
آئی لوگ سے کہا لالہ کی جڑی کہا کرتا اور دکان مین کہا اچھو جی (دی) آج دیر
کر رکھنا یہ کہکر لالہ درگاہی لال روانہ ہوگئے رستے مین منصوبے بنا سکتے جاتے تھے
کہ لون درست کرونگا اور کوٹھری ٹھلا دونگا اور لوٹ دیدونگا نہین کسی کو شک ہو اب
سنیے کہ اس شہر کے صرف دو طلن تھے مگر انھون نے تین بنا سے اب ادہر کا حال سنیے
کہ لالہ نے چلتی سے کہا اکہ تم بھی بنا لو تم ایک پکا کرایہ کرو بیٹا ہو اسکو آٹھ آنہ دینگے دو روپیے
جاؤ بلی کی چال جاؤ اور کے کی چال۔ دوسرن کی اسے پاس کا لکا کی دو کان ہی
وہان سے پکی کیا اب ایک روپیہ کے لو اور الہ سے وکی کی دوکان سے ایک پیسے
کی دال ہو گھر لو اور دیتا خوانچے والے سے ایک روپیہ کے دہی کے بڑے لو اور لیے آو
جلیبی گول آگئے دکان سے دام لیا حساب کرلیا۔ سمجھے حساب دوستان در دل

چلیبی (چ) اور دکان پہ بیری کون بیگا۔ کوئی (ج) آہم۔
(ج) دہلسکر ایسے نہین چھوڑ رج۔ دو روپیہ انعام دونگا۔
(ج)۔ اچھا سرکار۔ ایسین کتنی ہی ہے۔ اتنین صرف اسمین نکلا سبکی ہے

ج - ارے یار یہہ سب ٹپٹ لین کے میان چھپی الیسے اسکے بھڑون مین آئے کہ دوکان چھوڑکے لمبے ہوئے سوچے کہ دو روپیے ایک مہینے مین لگے اور تین روپیے کے سودے مین سے دو بناؤن گا۔ انکو نشے مین سوجھے گا کیا خاک اور ادھر نکا آنیون کا جاتا رہیگا اور اٹھنی کھری کرونگا۔ اب یہان سے سڑک پر آئے آواز آئی ایک سواری گول دروازہ (چار دروازہ) سے جلدی سے بیٹھ گئے تین پیسے پر طے ہوا۔ لالہ درگاہی لال کو تو رکھو کی دوکان پر دوڑا دیا اور چپنی کا کاکوہرن کی سہار روانہ کیا اور خود بنفس نفیس جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب ہیضو کلوار کے قبلہ گاہ بن کے اور خوب تن کے دوکان پر بیٹھے ادہر ادہر دیکھا تو پانی کے گھڑے پر نظر پڑی۔

ٹھنڈا کرنے کے لیے کلوار نے بہت سی بالو اسکے نیچے رکھی تھی انھون نے سب اٹھا کے بوتلون اور پیپون مین جھونک دی۔ اب جو دکان پر آتا ہے انکو دیکھ کر ٹھٹک جاتا ہے۔

ا - لالہ کہان ہین - جواب - لالہ ہم -

ا - نہین جی وہ جو اس دوکان کے لالہ ہین - جواب ارے بھائی تم اپنا مطلب کہو لالہ ہمارے فرزند ارجمند تھے دوکان ہمارے ہاتھ بیچ ڈالی کیا لوگے کیا۔ ایک ادھا بھر لانے آئی ہین پانچ آنے کا ج دو بوتل اٹھا کر پانچ آنے لیکر بس جاو۔ ارے صاحب ادھا بھرنا چاہیے۔

آج ہمنے پانچ آنے بھرتی لگا دیا جسمین جلد بکے۔

آدھی تو اسنے نکال لی کہ کل جب لالہ منگوائین گے تو پانچ آنے رکھ لون گا۔ یہی ادھا دیدونگا۔ پانچ آنے روز کی کوڑی ہوئی۔ اتنے مین دوسرے آئے۔

۲ - ابی لالہ کہان ہین - ایک بوتل لینے آئے تھے - ج ہمسے لو -

۲ - نہین صاحب ہماری مجال پڑی ہے آپ رئیس آدمی سونے کی گھڑی لگائے ہین ج - پھر اس سے کیا ہوتا ہے -

ہین تو ذات کے کلوار ہماری طرف کے کلوارونکو دیکھو دو دو ہاتھی فیل خانہ مین جھوم رہے ہین ۲ - لالہ درگاہی لال جو کے کون ہین ج ہمارے سسر ہین - اونکی چھوٹی لڑکی ہمکو بیاہی ہے - دشن آنے مین انھون نے دو بوتلین دین وہ پیچھے لالہ کے دادا دغا کھا گئے چلتے بنے بھلا ہوا -

اب تیسرے آئے - آپکی صورت سے حمق اور بیوقوفی ٹپکا پڑتا تھا انھون نے دس آنے دیئے اور دو بوتلین ہمارے انو کھے کلوار نے حوالے کین اسنے کہا بھائی دو کیسی

انھون نے کہا ہمنے پانچ آنے بوتل لگا دی ہے - پوچھا وہ جو لالہ بیٹھے تھے وہ کہان ہین کہا ہم اونکی قبیلہ کے میان ہین اُسنے اپنے مالک سے کہا آج پانچ آنے بوتل بکنے لگی وہ بھی نوکر کی طرح سیدھے آدمی تھے - دو روپئے دے کہ جا کے چھ بوتلین لاؤ او پیسے پھیر لاؤ اب جو تھے آئے -

م - کیا آج دوکان پر کوئی نہین ہے ج - آنکھین کیا بیچ آئے ہو بیٹھے تو ہین -
م - میں تو آپکو نہین کہہ سکتا ج - اجی یہ دوکان ہماری سالیکی ہے -
م - آپ بہنوئی ہین اونکے - ج ہان - م - تو ہمتو دو آنے کی پینے آئے ہین -
ج - یہان نہ پیو - لیجاؤ آدھی بوتل دیکر تم یون ہی لیجاؤ دام بھی نہ دو اچھا چار آنے کی سے لیجئے - ایک آنہ کم سہی -

اسی طرح جوتی پرشاد نے تھوڑی دیر مین بین بائیس روپیے کی بکری کی اور چراغ گل کر کے بوتلون کو اوندھا کر دیا پیسے اولٹا دیے مشھورین بغ‌ڑین او چمپت ہوی بات تیری گیدیکی -

دوسرا سین

اب سنئے کہ ادھر تو سے حریفان بیہا تو ٹیدہ رفتند مشہورین ڈھونڈھ کر چھوٹیدہ رفتن - اور ادھر لالہ درگاہی لال رگھو کو جا بجا تلاش کر کے بوتلون سے ایک ایک کے دو دو لیکے خرامان خرامان آئے اطمینان تو ہو ہی گیا تھا کہ لالہ تو صبح تک اُٹھنے والے نہین ہین اور قندی پی ہی رہے ہین فارغ البالی کے ساتھ تشریف لائے تو چراغ گل کوٹھری غائب - جل جلالہ - این! ارے چھپی او چھپی پڑوس کے کچالو والے نے کہا لالہ آج کیا ابھی سے دُکان بڑھا دی اندر آئے تو نہ آدمی نہ آدم زاد نہ چھپی نہ لالہ گل لالہ کھلا ہوا ہے ! چھپی ہوت - ابے چھپی مر گیا کیا ؟ ارے کوئی ہے - کوئی ہو تو بولے -

میان چھپی تو دنیا کے ہان وہی بڑے سے لیجی رہے ہین اور چکھ بھی رہے ہین -

لالہ اپنے لیے ہوے گھر سے نوکر کو بلایا چراغ جلوایا ارے ! ہائین بوتلین اوندھی پڑی ہوئین پیسے خالی شراب کے نالے بہ رہے ہین مشھورون کو کوٹھری مین دیکھا تو ٹوٹی ہوئی دریا بہ رہے ہین سر پیٹ لیا - بڑا غل مچایا ارے لٹ گیا مرگیا اس پاس کے لوگ آئے دیکھتے ہین تو مشھورین اور بوتلین اور پیسے سب ایک سرے سے زنّی

اور مارے بو کے رہا نہیں جاتا اور شراب کا یہ حال کہ دریا بہا دیے اندر باہر شراب ہی شراب۔ سب کو رنج ہوا۔ پوچھا یہ کیا ہوا بھئی۔ اُنھوں نے کہا ہوا کیا ہماری بدنصیبی ہماری نحوست دنوں کی گردش اور کیا پوچھتے ہو ایک لالہ آئے تھے۔ ہم اونکے واسطے پیالے والی لینے گئے۔ امیر آدمی تھے۔ ہمنے کہا بھئی انکا اور بہاؤ کریں چھپنی سے کہہ گئے کہ انکو جب لگ کندی پلاؤ یہاں آئے تو دیا گل دُکان میں اندھیرا پڑا ہوا۔ ہوش اُڑ گئے ارے یہ کیا بھید دیا جلایا تو بوتلیں ٹوٹی ہوئی ارے پیپا جو دیکھو وہ اوندھا پڑا ہوا جان نکل گئی کوٹھری میں شورے ہیں سب ٹوٹی پھوٹی اور نہ لالہ کا پتا نہ چھپنی حرام جادے کا ایک آدمی نے کہا چھپنی کو تو ہمنے چوک میں دیکھا تھا لالہ کو اور بھی حیرت ہوئی کہ اتنے میں چھپنی آئے اور یکے سے اترے اور لالہ نے دوڑ کے ایک لپوٹا زور سے دیا ابے تو تھا کہاں حرام جادے دُکان لٹا دی اب اسکا حرجہ کون دیگا چھپنی رونے لگے کہا دیہ جبروتی ہے لالہ۔ لالہ نے جھلا کے دو تین لپوٹے اور جمائے اور چھپنی بھی بگڑا۔ اور تماشائی بیچ بچاؤ کرنے لگے۔

۱۔ پہلے پوچھو تو کہ دُکان چھوڑ کے چلا کہاں گیا تھا۔

۲۔ ابے ہاں دُکان کیسے چھوڑ کے گیا۔

۳۔ ذرا جاکے دیکھو تو دُکان جاکے جب چھپنی نے دکان میں قدم رکھا تو شراب کی ندی بہی ہوئی ہے رنگ فق ہوگیا اور لالہ نے اس غصے کی نظر سے دیکھا اگر معلوم ہوتا تھا کھا جائیں گے۔ اور غصے کی بات ہی تھی۔ اتنے میں یکے والے نے کہا اجی اب ہمکو اٹھنی ملے ہم چلتے ہوں۔ لالہ اٹھنی کیسی۔

جواب۔ ادائی جوائی کے آٹھ آنے چکے تھے مارا مارے لے گئے اور آئے لالہ۔ ابے تو کہاں گیا تھا دُکان چھوڑ کے۔

چھپنی (آبدیدہ ہوکے) لالہ جو آئے تھے انھو نے کہا جاکے چوک سے سودا لادے ادائی جوائی کے آٹھ آنے دیں گے گول دروازے تک۔ لالہ (بہت خفا ہوکر) بہ کھو بڑے حاتم بن گئے۔ گول دروازے تک آٹھ آنوں جاتے ہوں کے آٹھ آنہ ہوسکے ٹکے پہ آدمی جاتا ہے۔ اور ٹکے پر آتا ہے۔

الغرض لالہ او چھپنی اور اسکے والے میں دیر تک جھگڑا رہی تین پیسے پر چھپنی آگئے

تھے مگر اسکے والے سے کہا تھا کہ لالہ سے اٹھنی کہنا۔ مگر اب اسکے والے کی نیت جو
ڈانواں ڈول ہوئی تو وہ واقعی اٹھنی مانگنے لگا چینی تو جو سکھا کے لائے تھے وہی خود
بھی گانے لگے مگر اب یہ دل لگی ہوئی کہ اسکے والا بیچ بیچ تین پیسے کی اٹھنی مانگنے لگا اور
جب لالہ نے ڈانٹا تو اسکے والے نے چینی کا دامن پکڑا اور تکرار بڑھ گئی۔ آخر کار لوگوں
نے سمجھا بجھا کے اسکے والے کو تین آنے پر راضی کیا اور چینی کو دینے پڑے لالہ نے
بڑے غصے میں آ کے کہا آخر معلوم تو ہو کہ گیا کہاں تھا۔ دکان یوں چھوڑ دی اور لالہ کہاں تھے
چینی۔ ہم سے کہا چینی کا سا ایک لڑکا ہے کر وا رہا ہے آگرے والے کی دوکان سے
دال موٹھ ایک روپیہ کی اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپیہ کی کلیجی
چٹ پٹی دوڑ کے لاؤ۔ ہم نے کہا دکان پر کون رہے گا کہا جب تک ہم نہیں ہیں جب ہم
نے دام مانگے تو کہا تم دکان سے لیلو پھر حساب ہوا کرے گا۔ آپکے چھ روپیہ ہمارے پاس
تھے ہی۔ انہیں میں سے ہم تین کا سودا لائے اور اٹھنی اسکے والے کو دی۔ ڈھائی روپے
رہے وہ یہ ہیں ٹینٹ سے روپیہ نکالنے ہی کو تھے کہ لالہ نے آگ بگولا ہو کے چینی پکڑ کے
اتنا مارا کہ بھرکس نکال دیا اور تمام لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے ان سے یوں باتیں ہو رہی تھیں
لالہ۔ ارے یارو دیکھو تو اسکی باتیں ایک روپیہ کی کلیجی کوئی اندھیر ہے اور ہمسے پوچھا
نہ گچھا۔ کیا اسکے باپ کا مال تھا!!!۔
اور ایک روپیہ کے دہی بڑے۔ اندھیر ہے کہ نہیں۔ اور ایک روپیہ کی دال موٹھ
جیسے سنا وہ ہنسنے لگا کہنے واہ ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپیہ کی
دال موٹھ اور ایک روپیہ کی کلیجی کی اچھی کہی۔

۱۔ ایک روپیہ کی کلیجی اگر ایک ہی آدمی بیٹھ کے ساتھ کھا جائے تو کلیجی والے تو بن جائیں
۲۔ بھلا کوئی بات بھی ہے اچھی کہی۔
۳۔ اور ایک روپیہ کی کلیجی کے علاوہ ایک روپیہ کے بڑے تو ڈانٹا ... ایک ہی فی
کلو اور بچو جو بات تھی ایک ہی روپیہ کی تھی۔ ایک روپیہ سے کم کی نہیں فی الحال تو
کلیجی بھی ایک ہی کی اور دال موٹھ بھی ایک ہی کی اور دہی بڑے بھی ایک ہی
کے۔ ایک روپیہ سے کم کے تو بات کرتا ہی نہیں۔

۱۔ اور دام اپنے گھر سے نہیں دیے۔

۲- تو یہ صاحب - اپنی گرہ سے دنیا کیا سے سنو بھئی واللہ ابھی دل لگی ہوئی معقول -
کلوار سب اسی کی جان کو رونا پڑیگا شراب جو گری ہے اسکے دام بھی اسکے باپ سے لونگا
یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے آنکے غل مچایا اور آسمان سر پر اٹھا لیا - کہا
درگاہی لال یہ کیا بدنیتی پر کمر باندھی ہے سنا ہے میان شراب مین تم نے ریت ملادی
کلوار ریت کیسی اور ہم لئے کہان کہ جو ریت گھر تے -
جواب - ابھی وہ تم تھا یا نہین تھے چلے گئے دیکھو - تم نہین تمہارے داماد تو تھے -
داماد کا لفظ سننا تھا کہ درگاہی لال کلوار آگ ہو گیا ایک تو نقصان ایسا ہوا تھا اسکا کمال
رنج تھا - دوسرے اسبات کا غصہ کہ تین چار روپیے اور اوپر سے خرچ ہو گئے اور اب
ایک آدمی نے اسکے گالی دی کہ لالہ کا داماد ایک اجنبی کو بنایا - آگ ہی تو ہو گیا کہا
لے بس یہان سے ڈول جاؤ داماد تیرا ہوگا وہ آدمی بھی بگڑا مگر کلوار سے ایک شخص نے
اوس سے کہا بھئی بگڑنے کی تو بات ہی ہے گالی دیتے ہو - اور کہتے ہو بلکہ ذہین انکی ایک
لڑکی ہے وہ ابھی ذرا سی ہے کوئی تین برس کی اور تم داماد بنائے دیتے ہو - برا مانین
کہہ نہ مانین - اسنے کہا بھئی ہمکو کیا معلوم تھا - اوسنے کہا لالہ کے داماد ہین ہم ہی سنتے
کہا - اتنے مین ایک اور آدمی دوڑا آیا بہت ہی جھلایا ہوا - آتے ہی غل مچا کے کہا واہ
لالہ واہ آج تو اچھی دارو بیچ رہے ہو مارے بالو اور ریت ہی بھری ہوئی ہے ہمارے
دام پھیر دو وہ جو تمہارے بہنوئی بیٹھے تھے اونھون نے پانچ آنے کی بوتل لگادی تھی
مگر کس کام کی - کلوار بہنوئی کا لفظ سن کر پھر آگ بھبوکا ہو گیا کچھ کہنے ہی کو تھا کہ ایک
آدمی نے اسکے ڈانٹا بھئی واہ رے لالہ درگاہی لال ابتک صورے اور فالسے اور
قند اور گاجر کی کھینچتے تھے - مگر اب معلوم ہوتا ہے بالو کی بھی کھینچنے لگے - مارے ریت ہی
ریت بھری ہے - ہم تو پہلے اونکو دیکھ کے اٹھکے تھے مگر اونھون نے خود ہی کہا کہ
لالہ درگاہی لال کے قبیلہ کے ہم میان ہین لالہ ہمکو بٹھا گئے ہین درگاہی لال
جھلا کے دوکان سے بھاگ گئے -

چوتھا دورہ

بھشتو کا دالہ

	بلین اسٹین ہوئے کر تو نکلے کرا پڑے		جو بلی مین لگے پاجی پچھو ٹرے	

لالہ جوتی پرشاد صاحب کو اعتدال سے دلی نفرت تھی یا کونڈی کی اس پار یا اُس پار
اگر پینے پر آئے تو دن رات غین ہر گھڑی چوبیس دم دمغت بجز شراب کے اور کوئی شغل ہی
نہین ۔ کھانا پینا اوڑھنا بچھونا سب شراب ۔ اور اگر ترک کر دی تو ایک قطرہ بھی
حرام اگر ڈاکٹر نسخے مین تجویز کرے تو بھی نہ پئین ان دونو صورتون سے کسی حال مین خالی
نہین رہتے تھے یا تو اوسکے نام سے اسقدر نفرت کہ زہر سے بدتر سمجھتے تھے یا اسکے بیقدر
دلدادہ کہ بے پئیے ذرا چین نہین ۔ اب اس سے کلی نفرت ہو گئی تھی درگاہی لال
کی دوکان کی بے ضابطگیان اور بوتل والے کی چارون ناقدریون پر ستم ڈھانے
کا حال کسکو نہین معلوم بات یہ البتہ کسی کو نہین معلوم کہ گھر مین جاکے بوتلون اور قارورے
کی شیشی تک کو نہ چھوڑا ایسا کہ معلوم نہین تھا شراب اور شرابی اور شراب کے بیچنے اور
خریدنے والے اور شراب کے ظروف سب کے دشمن ایک دن انھون نے یہ ایچ کی
کہ ایک کلوار کی دکان پر گئے جسکی دکان اسکے مکان سے ملی ہوئی تھی ۔ اس کلوار
نے مکان سے کوئی چارسو قدم کے فاصلہ پر ایک نئی حویلی بنوائی تھی ۔ دس روپیہ مہینہ
کرایہ کی لالہ جوتی پرشاد صاحب اوسکے پاس گئے ۔
جوتی (ج) لالہ تمھارا نیا مکان خالی ہے ؟ کلوار (ک) جی ہان خالی ہے ۔
ج ۔ کیا کرایہ ہے ۔ ک ۔ ہے تو بارہ روپیہ مگر آپ سے دس لین گے ۔
ج ۔ بارہ روپیہ دیکر ہار ہو اور نہ ہمکو دو ۔ ک ۔ حضور دس دیجیے ۔ آپ ہی رہین گے نا ۔
ج ۔ نہین بارہ دین گے جسمین ایسا نہو کہ کوئی اور لگا کے بارہ کا دینے والا آئے اور تم ہمکو نکالدو
ک ۔ جی نہین ۔ ایسی بات ہے آپ چاہے روپیہ بھی لیتے جائین ۔
ج ۔ ہم کھرا معاملہ رکھتے ہین ۔ اپنا آدمی ساتھ کر دو ۔ ک ۔ بہت اچھا ۔
جوتی پرشاد صاحب لالہ کلوار کے آدمی کو لیکر چلے ۔
آدمی ۔ حضور کا مکان کہان ہے ۔ ج ۔ ملتان پنجاب مین ۔
آدمی ۔ حضور بڑا کھرا سودا کرتے ہین پیشگی بارہ دیدیے جیسا کہ سے ۔
ج ۔ بھئی مین ۲۲ تاریخ کو دن تنخواہ دیتا ہون اور چھ چھ مہینے کا کرایہ پیشگی ۔
اور اناج بھی اور لکڑی ایک سال بھر کے لیے بھر رکھتا ہون ۔ اور کپڑا بمبئی سے منگوا
تا ہون مقررہ شرح سے پیشتر ۔ ایسا ہی مہینے بھر کے گوشت کے دام پہلے ہی دیدیتا ہون ۔

آدمی - لالہ نے بھی بہت دیکھا ہوگا آج ہی مکان ہے نا -
آدمی جی ہاں (قفل کھول کے) مکان کیا ہے کہ دلکشا ہے -
ج - ابھی ہم اسکو دلکشا بنا دینگے - آدمی پھر جہاں حضور رہیں وہاں دلکشا کیوں نہ بنجائے
ج - جوڑیاں بھی اچھی لگائی ہیں شہتیر اور تختے سب ساکھو کے ہیں بہت مضبوط مکان بنا ہے
آدمی - سرکار چھتے کی جڑائی ہے سیسا پلایا ہے -
ج - ہمارا اس مکان سے جی خوش ہوا اور لالہ کا ہم شکریہ کرتے ہیں کہ ایسا گھر اگر ایہ دار ملا -
ا - پھر ہیں بھی تو آپ ایسے ہی -
یہ کہکر آدمی نے سلام کیا اور رخصت ہوا اور کوئی بیس دن کے بعد لالہ جوتی پرشاد صاحب پھر کلوار کی دکان پر گئے اور صاحب سلامت پیچھے کی بارہ روپیہ جیب سے نکال کر دکان پر رکھ دیئے - ک - بندگی سرکار - کہئے کیسے تشریف لائے - ج - جی ہاں لالہ -
ک - یہ بارہ روپیے کیسے - ج - کرایہ مکان -
ک - ابھی تو اکادسی اکادسی پندرہ دن ہوئے تیرس چودس اماوس اور آج پڑوا ہے بیس ہی دن تو ہوئے - ج - ہاں - مگر میں آج کلکتہ جاتا ہوں ایک مہینے میں آؤنگا -
ک - پھر جلدی کون سی تھی - جب آتے تو دیدیتے -
ج - ہمکو دو مہینے تین مہینے کا پیشگی کرایہ دیدینا گون ہے یہ گون نہیں ہے تمہارا آدمی تقاضے کو آئے
ک - کیا مجال ہے یہ بھی کوئی بات ہے بھلا -
ج - نہیں یہی نہیں بلکہ کیسا ہی کام ہو آدمی نہ بھیجئے گا لوگ سمجھیں گے ضرور تقاضے کو آیا ہے
ک - بھلا جو کسی بات کو بھیجنا پڑا کوئی بات ایسی ہی ہوئی - ج - تو خط لکھ بھیجا بس -
ک - بہت اچھا - اب آپکی کیا کھا نے خاطر کروں - ج - بس اب میں رخصت -
ک - حضور رئیس کہاں کے ہیں - ج - ملتان کے - ک - یہاں کیں آپ نوکر ہیں حضور -
ج - نہیں ہیں نے یہاں صدر بازار میں مرغی انڈوں کا ٹھیکہ لیا ہے ۵ ۔
ک - ہاں تب تو بڑی پھاندا ہوگی حضور کا نام کیا ہے - ج - ہمارا نام چابلی سنگھ ہم ٹھاکر ہیں
ک - حضور کلکتہ سے چٹھی بھیجیں گے - ج - ہاں بھیجیں گے - اور جو سوغات لکھو وہ لیتے آئیں
ک (تھوڑی دور ساتھ جاکے) اچھا سرکار بندگی -
لالہ جوتی پرشاد صاحب ساکھ بٹھا کے رخصت ہوئے اور کلوار اور اوسکا آدمی دونوں

خوش کہ اچھا کرایہ دار ملا ہے پیشگی کرایہ دے گیا اور ابھی مہینا ختم بھی ہونے نہین پایا کہ بارہ روپیہ موجود۔ انکی بڑی تعریفین کین کہ واہ کیا آدمی ہے لاکھون مین ایک۔

لالہ جوتی پرشاد جو گھر گئے تو چچا نے کہا کیا تمنے کوئی مکان کرایہ پر لیا ہے ہمنے خبر پائی ہے کہ مکان لیا ہے یہ کیسا مکان ہے اور اسکی کیا ضرورت تھی؟ انھون نے کہا جی مین نے مکان نہین لیا ہے۔ مکان ایک دوست نے لیا ہے مین نے دلوا دیا ہے اچھا مکان ہے۔ چچا نے کہا ہان وہی مین سوچتا تھا کہ تمھین یہ مکان کیا ہوگا۔

اتنے مین جوتی پرشاد کے ایک دلی دوست نے انکے چچا سے انکے سامنے کہا (قبلہ اب یہ صحیح المزاج ہین مگر کوئی اعتبار نہین۔ جہان ایک دفعہ آدمی سڑی ہوا پھر اوسکا تمام عمر اعتبار نہ کرنا چاہیے۔ ایک جراح سلطانی سڑی ہوگیا۔

اطبائے شاہی کے علاج سے پانچ چھ مہینے مین فائدہ ہوا۔

ایک روز بادشاہ کو فصد کھلوانے کی ضرورت ہوئی طبیبون سے پوچھا کہ اگر فلان جراح سے جو دیوانہ ہوگیا تھا فصد کھلواؤن تو کوئی ہرج تو نہین ہے۔

اطبا نے کہا ہرگز فصد نہ لیجئے گا پاگل کا کوئی اعتبار نہین۔ ہر دم احتمال جنون ہے بادشاہ نے اوس جراح کو بلوایا اور کہا ہم فصد کھلوانا چاہتے ہین اوسنے کہا بہتر۔ خانہ زاد حاضر ہے پوچھا اگر خون ذرا دیر تک نہ بند ہو تو کیا کرو۔ کہا جہان پناہ ایک اور گھسّا اچھا سا لگا دون بس طبیبون نے باہم اشارہ کیا۔ اور بادشاہ نے مسکرا کر کہا اچھا جب ضرورت ہوگی تو ہم بلا لین گے۔ جراح سات بار فرشی سلام کر کے روانہ ہوا۔ بادشاہ نے ہنسکر کہا خدا نے بہت بچایا اس سودائی کا واقعی کوئی اعتبار نہین۔ ج۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔

ج۔ جی نہین اب فضل الٰہی ہے۔

دوست۔ ہان اب چہرے سے بھی وہ وحشت نہین برستی ہے۔

ج۔ مجھے کچھ کہنا ہے۔ خوب بات یاد آئی (علیحدہ لیجا کر) بھلا پاگل کے منہ پر کوئی پاگل کو پاگل کہتا ہے۔

دوست۔ جی مین مذاق مین کہتا ہون

ج۔ انکے سامنے تو ایسی ہی بات کرنی ہی چاہیے۔ دوست۔ اب انکا مزاج بالکل صحیح ہے۔

ج۔ مگر دیوانہ را ہوئے بس است۔

آپ سنئے کہ ایک روز کلوا لڑکا اپنے نئے مکان کی جانب سے گذر ہوا سوچا کہ چلو ذرا ٹھاکر چلبلی سنگھ سے مل لو شاید کلکتہ سے آگئے ہوں۔ ملاقات بھی ہو جائیگی خیر صلاح بھی دریافت کر لیں گے۔ اور شاید کوئی سوغات لائے ہوں تو وہ بھی لے لینگے۔ گئے تو دور سے مکان کو بند پایا سمجھے کہ ابھی کلکتہ سے نہیں پلٹے۔

مگر تعجب ہوا کہ اتنے بڑے آدمی اور گھر کا دروازہ بند اور قفل لگا ہوا دیکھکر سوچے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کسی کام کو باہر گیا ہے دن کا وقت تو ہے ہی۔ قفل بند کر کے چلا گیا۔ آتا ہوگا۔ دو ایک آدمی ساتھ کلکتہ گئے ہونگے یہ سوچ کر شبو کی دوکان پر بیٹھ گئے۔

ک۔ دکلوا) یہ محلہ بہت آباد ہے۔

پ۔ (بیٹوا) ہاں جی دو چار محلے تو آباد ہیں ادھر چوک اور نکھاس (نخاس) ادھر یہ دو تین محلے بس۔

ک۔ امین آباد میں آبادی بہت ہے۔ پ۔ امین آباد سے بڑھ کر کون محلہ ہے۔

ک۔ صدر میں بھی آبادی اچھی ہے۔ پ۔ چوک اور امین آباد میں بڑی آبادی ہے۔

ک۔ ہاں بس چوک کے ادھر ادھر ویرانہ ہے۔

یہ ٹھاکر جو اس سامنے والے مکان میں رہتے تھے وہ کیا ابھی کلکتہ سے نہیں پلٹے؟

پ ٹھاکر کون۔ ٹھاکر تو یہاں کوئی نہیں رہتے تھے۔ ک۔ واہ تمھارے کہنے سے نہیں رہتے تھے

پ۔ ہاں ہمارے کہنے سے محلہ بھر میں پوچھ لو۔ اس میں تو کوئی لالہ رہتے تھے۔

ک۔ لالہ! لالہ کون؟ کوئی بنیے تھے کہ کایتھ اب کب سے نہیں رہتے۔ یہ چلے کیوں گئے

پ اور چلے نہ جاتے تو رہتے کہاں۔

ک۔ یہ کیوں۔ ارے یہ اتنا بڑا مکان جو ہے پلٹن کی پلٹن اسمیں رہ سکتی ہے۔

پ۔ ارے تو لالہ کا ہے میں پلٹن رہتی وہ تو جب سے آپ نے مکان اونکے ہاتھ بیچ ڈالا اوکھون نے ایک شخص پار کے رہنے والے کے ہاتھ اینٹیں اور لکڑی اور چوڑیاں کھدوا کر بیچ لیں تب سے کھنڈل پڑا ہوا ہے رہتے وہ کاہے میں۔

ک۔ کیا!!! کھنڈل۔ پ۔ جی ہاں کھنڈل۔ ارے چل کر دیکھ نہ لو۔

ک۔ تم کہتے کس مکان کو ہو جی۔ پ۔ یہی اس سامنے والے مکان کو جو تم نے بنوایا ہے۔

ک۔ ارے یہ تم کہتے کیا ہو۔ بیچا کس پاجی نے۔
پ۔ بیچا یا نہیں بیچا مگر بھائی اُنھون نے تو کھود کے کوڑے کر لیئے۔
ک۔ اونکی ایسی کی تیسی۔ پ۔ ارے تو جا کے دیکھ لو۔ ک۔ چلو کیا جانے کیا کہتے ہو۔
اتنے مین پنساری نے کہا (سلام لالہ) انھون نے سلام کا جواب دیا اور کہا مکان دیکھنے آئے ہو
پنساری۔ بنوایا کیا اور بیچا کیا اور اب دیکھنے کیا آئے ہو۔
ک۔ ارے یارو یہ ماجرا کیا ہے جو ہے وہ یہی کہتا ہے کیا سچ مچ مکان کو اونے جڑ سے کھود ڈالا
آگے بڑھے تو ایک سقہ ملا۔ کہا لالہ یہ کیا سوجھی کہ مکان بنوا کے بیچ باچ ڈالا۔
میان بہستا کا اتنا کہنا تھا کہ اونھون نے مکان کی ڈیوڑھی دیکھی باہر سے قفل ادھر
اودھر کھنڈل سناٹا پڑا ہوا نہ شہتیر۔ نہ کڑی۔ نہ تختہ۔ نہ بڑنگا۔ نہ چوڑیان نہ اینٹ دیکھ کر
بہت خوش ہوے خالی زمین اور ایک بڑا سا دروازہ اور اوسمین قفل۔
پٹوا۔ کیا مکان بیچا تھا یا گرو رکھا تھا۔ انھون نے تو کھود کھاد۔ لکڑی دروازے اینٹ
و نیٹ سب کو پٹیل ڈالا ک۔ ہمکو تو مار ڈالا کہین کا نہ رکھا۔ پنساری اور اب تک کیا سوتے تھے
ک۔ کون جانتا تھا کہ اتنا بڑا بے ایمان نکلے گا۔ پٹوا۔ مار ہی ڈالا تم کو۔
ک۔ ہم جانتے ہین وہ کلکتہ گئے اور آدمیون کے سپرد کر گئے آدمیون نے بیچ ڈالا اور بھاگ
گئے۔ ہم تو کہین کے نہ رہے اور تم لوگون نے بھی نہ روکا۔ ہم سے نہ کہا۔
پنساری۔ یہ کیا جانتے تھے۔ ہم تو جانتے تھے کہ مکان بک گیا۔
ک۔ پاؤن تو کچا ہی کہا جاؤن۔ نام تو دکان پر لکھا ہوا ہے۔ اور گھر کا پتا بھی لکھا ہے
اور چھاؤنی مین نوکر بھی تھا۔ پنساری۔ تو پھر اوسکا کام نہین ہے آدمیون نے پاجی پنا کیا ہوگا
ک۔ ہمارا گلا تو کاٹ لیا۔ مگر ہے آدمیون ہی کا کام۔ کیونکہ وہ ایسے آدمی نہین ہین۔
کھرا آدمی ہے۔۔۔
پٹوا۔ جہان کا پتا معلوم ہو بس وہان پوچھیئے۔
ک۔ صدر چھاؤنی گئے وہان ہر تجی انڈون کی آڑہت ہے بڑے لالہ دوپیٹ کے
گھر آئے وہان آدمی سے کہا۔ اوسکو یقین نہ آیا۔ لڑکے سے لالہ نے کہا لڑکے کو
ملال رنج ہوا۔ تینون ملکر پھر اُس مقام پر واپس گئے لڑکے نے پڑوسیون سے
دریافت کرنا شروع کیا۔

لڑکا۔ ارے یار گھنسیام۔ تمھاری دکان سے تو نسخہ وسخہ بندھوانے آتے ہو نگے کچھ جانتے ہو کیہ ہمارا گلا کاٹ کے کہان چلدیا۔

گھنسیام (پنساری) وہ تو یہان رہتے ہی بہت کم تھے۔ ہم نے تو دو دفعہ دیکھا تھا۔ بس یہ کارروائی تو کھلے بندون ہوئی لڑکا۔ اور تم لوگ کیا سمجھتے تھے۔

پ۔ ہم سوچتے تھے کہ تمکو یہ ہوا کیا دوالہ کیون نکالدیا۔

لڑکا۔ اور بھلا کوئی اُن کے پاس آتا جاتا تھا۔ پ۔ ہمنے تو کوئی نہین دیکھا تھا۔

پٹوا۔ ارے بھائی وہ تو نکلتا ہی کم تھا ہم نے اچھی طرح صورت بھی نہین دیکھی تھی مکان بیچا اینٹین کڑیان بک گئین اور ہم نے کانون کان نہین سُنا۔

لڑکا۔ صدر جاتے ہین ہم پتا دیتا تو وہان ہی ملے گا۔

آدمی۔ ہم سے تو کہتا تھا کہ مین اس مکان کو دلکشا بنا دون گا۔

ک۔ بنا گیا نا۔ دلکشا بھی اُجاڑ ہے اس کو بھی اجاڑ کر گیا۔ آدمی بڑا چلتر باج (باز) نکلا کیا چھپ سے بارہ ٹینٹ سے نکالے اور کھری اسامی بنا اور پھر مہینا ہونے نہین پایا کہ چیٹ سے بارہ اور دیئے۔ ک۔ ہمکو بس یہ چاٹ دے کے مار ڈالا۔ لڑکا کہین کا نہ رکھا۔۔۔

اتنے مین ایک کنجڑن نے آکے کہا کہ وہ تو زمین بھی بیچے ڈالتا تھا مگر جس نے اینٹ اور لکڑی مول لی اوسنے جو ادھر اودھر تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ پرایا مکان ہے۔ بس پیچ باپچ کے چلتا ہوا۔ لوگون نے پوچھا کہان رہتا ہے کہا یہ تو مجھے نہین معلوم مگر ایک دن چھچھینڈے سالن مین اوسنے اسی مکان مین پکائے تھے تو اسکا نوکر چھچینڈے میری ہی دوکان سے لے گیا تھا۔ کوئی مسلمان ہے۔

لالہ کو نہ لالہ جوتی پرشاد کا پتا یہان ملا اور نہ اینٹ لکڑی کے خریدار کا۔ یہان سے اکتا کے صدر چلے۔ صدر مین پہونچے تو ایک کلوار کے مکان پر گئے اُس سے درد دل کا حال کہا اور ساتھ لیا ادھر ادھر ٹھاکر چلبلی سنگھ کو پوچھا کہین پتا نہ چلا۔

سوال۔ یہان ٹھاکر چلبلی سنگھ کہان رہتے ہین۔ موچی۔ کون کہان رہتے ہین۔

سوال۔ ٹھاکر چلبلی سنگھ۔ موچی۔ نہین نہین معلوم کہان رہتے ہین۔

سوال۔ (دوسرے سے) ٹھاکر چلبلی سنگھ یہان کوئی رہتے ہین۔

ا۔ ہمکو نہین معلوم کسی اور سے پوچھو۔ ۲۔ ہمسے پوچھو ٹھاکر چلبلی سنگہ املی کے کول مین رہتے ہین
یہان سے دونون کلوار پہلے کلوار کا لڑکا اور آدمی ایک مستری کے پاس گئے مستری
اس صدر بازار والے کلوار کا دوست تھا) کلوار چلبلی سنگہ ٹھاکر کو جانتے ہو۔
یہان کہین پتا نہین ملتا۔ اور کام ایسا ہے کہ مین کیا بتاؤن۔
مستری (م) چلبلی سنگہ یہان تو کوئی نہین رہتے۔
ک۔ تم سے بڑھکے یہان کا جاننے والا کون ہے۔
م۔ صدر مین تو اس نام کا کوئی نہین ہے۔ لڑکا۔ انڈے اور مرغی کا ٹھیکہ لیتے ہین
م۔ اسکا ٹھیکہ تو ایک بابو کے پاس ہے جو حسین گنج مین رہتے ہین چلبلی سنگہ کوئی نہین
آدمی۔ اور ملتان کے رہنے والے ہین۔ م۔ اجی وہ کہین کے ہون۔
یہان کے تو نہین ہین۔ یہان تو اسکا ٹھیکہ ایک بنگالی بابو لیے ہین۔
ک۔ ارے گیا بھائی صاحب۔ اب کیا ملے گا مکان کو اچھا دلکشا بنا گیا۔
مستری نے کہا کچھ تو ہنسی آتی ہے اور کچھ رنج ہوتا ہے۔ اچھا کرایہ دار لبسا مکان ہی
ٹہلا دیا اور یہ کیا کان مین تیل ڈال کے بیٹھے رہے مکان کے کورے ہوگئے اور مالک کو معلوم ہی نہین
لڑکا۔ اور رہتے ایک ہی شہر مین ہین۔ م۔ اور رہتے ایک ہی جگہ ہین پھر تمکو یہ کیا ہو گیا۔
لڑکا۔ مین تو پرسون کاشی جی سے آیا۔ مین اسکے پیچھے مین کب آتا افسوس ہے۔
لالہ کو دھوکا دے گیا اور یہ نہ سمجھے کہ جس مکان کے انھون نے دس کہے تھے اوسکے
وہ بارہ کا بیکو دیتا مگر لالچ مین آکے دو روپیے کے لیے ہجارون کا مال انھون نے
کھویا۔ اور اتا بھی نہ ہوا کہ کسی دن جا کے دیکھین تو کہ مکان کیا کیا ہوتا ہے اور مکان
کب بھی گیا کہد بھی گیا سب کچھ ہو گیا۔
آدمی۔ ارے لالہ وہ بڑا انٹ کھٹ تھا آتے ہی دس کے بارہ کر دیے اور پہلے ہی دے
گیا اور پھر پیندرھوین دن آکے بارہ روپیہ رکھ دے۔ م۔ کہین ڈھونڈھ کے نکالنا چاہیے۔
ک۔ بڑا دھوکا دیا جو ملین تو چچا ہی بنا کے چھوڑون بچہ جی کو اور کہتا تھا کہ مکانکو پرستان بنا دونگا
م۔ بھئی ایسی دل لگی تو ہمنے نہین سنی تھی۔ رو پیٹ کر یہان سے بھی پروانہ ہوئے اب
اور بھی مایوسی ہوئی۔ راہ مین دو چار آدمیون سے ذکر کیا سب نے انکو الو بنایا
کہ بھئی واہ کیا گھونٹ پیچ کے سوئے تھے کہ دس قدم پر مکان اور کیسا کانون کان

خبر نہیں اور صرف بک ہی نہیں گیا بلکہ کھد کھدا کے اینٹین اور لکڑی اور چوڑیاں تک
بک گئیں۔ اب جاکے پولیس مین رپٹ لکھاؤ کہ تحقیقات ہو۔

یہان سے یہ حیران پریشان پولیس مین گئے وہان سے ایک جمعدار دو جوان تحقیقات
کو بھیجے گئے۔ اونھون نے کھنڈل دیکھکر کہا ممکن نہین کہ کسی کا مکان کھد جاے اور اسکو
کانون کان خبر نہو۔ یہ نئی بات ہے۔ یہ واردات کبھی نہین ہوئی تھی۔ ڈیوڑھی کا دروازہ
کھولا تو ایک کاغذ پر جلی قلم سے یہ شعر اور عبارت خوش خط نستعلیق مین لکھی ہوئی تھی۔

لالہ صاحب مزاج کیسی ہے — اور حویلی وہ آپکی کیسی ہے
اندر کیون آپکا یہ ڈھیلا ہے — سچ کہو کیا مکان ڈھیلا ہے
کہین کچے ہین اب کہین لنگوٹ — رہنا اب نگیا مکان حضور
نہی اسکا نام نہ والان — جسطرف دیکھیے کھلا میدان

نہین میدان آگے رہتا ہے
جام کشمیری پیچ کا ہے دور
سچ کہو کیا تمہین کچھ پتا ہے
چوڑیان لکڑیان بھی کچھ پتے
ہین نہ ماتمین جیسے کلوار
کہ یہ گیدڑی پلا کے ایک چلو
پھونک دو شگامین انکا سب گھر بار

آسمان اسکا شامیانہ ہے
بیچ لی ایک ایک کڑی الغو
ہو مکان یا کوئی اکھاڑا ہو
ہاتھ پھیری ہاتھین ہاتھ کا کرتب
ہو گئین ان سبکے نام بھی نذر اب
آدمی کو بناتے ہین الو
وقنا ربنا عذاب النار

آگ شن کر دیا چھاڑ دو ول
ہون جوان عمر عشق مین بیچ
کشتیان مین نکالتا ہون پیچ
ہو گئین دیکھ دھڑنگین [illegible]
انکا سیدل مین لٹادونگا
انکی خوار کہین یہ خوشی میری
منو وحدہ نکون تو تماشا ہیم

بانس کی ٹیٹ کو ٹریونگی مول
نہین باقی رہو نام کو شہتیر
کیسا مارا ہے چھاڑ دون کی چھت
کیا خدا دین نکلے تھے آپ
منڈا سا بیگیا پنہ پہنیا و شنا
خدا یاد ہونگا دم بدم ہین بست تیر
پچ پہ بنانے دو دن کی آیکم

یہ پڑھکر پولیس والون نے قہقہہ لگایا اور محلہ والون نے بھی ہنسنا شروع کیا۔ اور کھوا
اور اسکا آدمی بہت جھلایا پھر درویش بجان درویش۔ ایک شاعر بھی وہان کھڑے
سنتے تھے اُنھون نے برجستہ شعر سنائے۔

بہار ہے مجھے مکان سے ہم منتری
اوسمین مجھے کچھ پولیس کے بھی لنگوٹ
جاکے دیکھا تو لق و دق میدان
پوچھا لوگون سے ماجرا کیا ہے
بولا ایک اون سے اکثر بیچ مجھول
ایک بڑھیا یہان پہ رہتی تھی
ایک دن لوٹ لیگئے یہ خان

راستہ مین جماعت ایک ملی
سمجھے ہے کوئی واردات ضرور
نہ کہین شہ نشین نہ دالان
حشر اس جا پہ یہ بپا کیا ہے
کہ بیان یہ کہانی نے انکول
اسکے ڈکے کی خبر کہتی تھی
رکھا باقی نہ اینٹ کا نشان

ہے حویلی مین خاک ورنہ دھول — ہین بکاؤن کے ہر جگہ پہ پھول
نہین باقی مکانمین کوئی شے — کان ہان بیٹیون مین غائب ہے

پولیس کی تحقیقات سے ہمین کیا سروکار صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ بادی چور کہین پکڑے جاتے ہین۔ ؏ ارے توبہ کر بندے۔

بیچارے تھانہ دار کی ضغطے مین جان ہے — کاجل کا چور ہاتھ لگے کیا گمان ہے
چوری نرالی طرح کی ہے کیا پتا لگے — ہان بیٹیو نکے بیچ مین غائب ہے کوئی شے

شہر بھر مین اسی کا چرچا تھا۔ ؏ گھر گھر یہی ذکر تھا یہی شور تھا جو سنتا تھا لوٹ جاتا تھا کہ واہ کیا کھرے اسامی ملی۔ بارہ روپیہ پہلے ٹھہرائے۔ بارہ بیس دنکے بعد دیے اور مکان کا مکان گھوما لیا۔ بعض شوقین خود اُس مقام پر گئے۔ اور کھدے ہوئے مکان اور اشعار کو دیکھکر بہت ہی ہنسے۔ لوٹ لوٹ گئے۔ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کہ واہ رے استاد واللہ کیا سوجھی ہے۔ اب کسی کو مکان کا ہیکو بے سمجھے بوجھے کوئی دے گا۔

کیونکہ شہر بھر مین ڈگی پٹ گئی۔ کلوا نے بڑی کوشش کی کہ ٹھاکر چابلی سنگھ کہین ملین مگر اونکا پتا نہ چلا۔ جہان کوئی شخص کسی مالک مکان کے پاس گیا کہ مکان کرایہ پر دیجیے تو پوچھتے ہی وہ کہتا تھا کہ مکان تو حاضر ہے مگر کہین ٹھاکر چابلی کے بھائی نہ پہنچ جائیے گا

اور جب کبھی کوئی مالک مکان کسی کرایہ دار کو دق کرے۔ برسات کے دن ہین اور مکان ٹپک رہا ہے یا مرمت شکست وریخت نہین کراتا تو کرایہ دار جھلا کے کہتا تھا کہ اگر ٹھاکر چابلی سنگھ کیطرح بچانہ دیا ہو تو سہی ہات تیرے کی بہت سے چابلیون اور اوٹھائی گیرون چورون اچکون کا حال سنا ہوگا مگر لالہ جوتی پرشاد صاحب نے سب کے کان کاٹے۔

اور دل لگی یہ کہ یہ سب کارروائی اس سبب سے نہین کی تھی کہ روپیہ ملے یا بے ایمانی کرین نہین مطلب صرف یہی تھا کہ شرابی اور کلوا دونون کی ذلت ہو۔ اور کلوا ایسے مفلس ہو جائین کہ ٹکا تک انکے پلے نہ رہے اس ہشو پنے کو ملاحظہ فرمائیے کہ خواہ مخواہ پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹوائی۔

پانچوان دورہ

غرقاب

کرینگے پیار سے پیار اپنے — کسی کے باپ کا ڈر نہین ہے

ایک باغچہ فرح بخش مین ٹھیک دوپہر کے وقت ایک رئیس بیٹھے ہوے بڑے شوق و کمال ذوق کے ساتھ شغل مے نوشی مین مصروف تھے۔ شیشے کے کئی گلاس قرینے کے ساتھ چنے ہوے تھے اور بوتلین تالاب مین پیر رہی تھین اور تھوڑی دور پر کئی باورچی اہتمام بلیغ سے ہر طرح کے کباب پکا رہے تھے اور حضور رئیس گردون مدار مزے مزے سے کھا رہے تھے۔ اتنے مین ایک خدمت گار نے عرض کی حضور اکیلا سو باؤلا اور دکیلا سو سنگ۔ تکیلا سو کھٹ پٹ چوکیلا سو جنگ اور شراب کا شغل تو تنہائی کا شغل نہین ہے جب تک دو چار دوست نہ بیٹھے ہون تب تک لطف اسکا کیا رئیس نے کہا اچھا جاکے فلان فلان دوست کو بلاؤ۔ یہ نہ کہنا کہ یہان کیا ہو رہا ہے صرف اتنا کہنا کہ آپکو ابھی ابھی بلایا ہے۔ بڑا ضروری کام ہے ساتھ ہی لاؤ۔ خدمتگار جہان جہان گیا اور رئیس کا نام لیا کہ اُنھون نے طلب کیا وہان پہلے سننے والے کو سخت حیرت ہوئی کہ وہ کہن ارے وہ تو مفقود الخبر ہو گئے تھے بھئی - ۲ - یہ تمنے کسکا نام لیا - ۳ پوچھو تو کہ کیون بلایا ہے

خ - (خدمتگار) مجکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا کہ کہان ہین اور نہ یہ کہنا کہ کیا کر رہے ہین مگر یہ کہدینا کہ بڑا ضروری کام ہے جلد چلئے - ۱ - اور کس کس کو بلایا ہے -

۲ - بیٹھ جاؤ اور سب حال بتاؤ - ۳ - تم بتاتے کیون نہین -

خ - اب چلکے حضور آپ ہی دیکھ لین نا آپ تینون صاحب چلین مین اور دو جگہ جاتا ہون مگر جلد جائیے -

خدمتگار تو روانہ ہوا اور یہ تینون آدمی پالکی گاڑی پر سوار ہو کر چلے - وہان پہونچے تو آدمیون سے دریافت کیا کہان ہین - جواب - جی وہ سامنے تالاب پر ہین -

سوال - وہان حوض پر اس دوپہریا اور گرمی مین کیا ہو رہا ہے -

ج - سرکار جاکے دیکھ لین - س - کب سے بیٹھے ہین - ج - معلوم نہین -

س - دوسرے نوکر سے تم جانتے ہو جی - ج - ہمکو ارکوئی نہین جانتا - ہم تو نیچ لوگ ہین -

س - کیا تمکو منع کر دیا ہے - کہ نہ بتانا - ج - کیا معلوم سرکار -

اسپر ایک دوست نے کہا ارے میان اس حجت سے کیا فائدہ - سامنے ہی تو نہر ہے چلکے دیکھ لو نا - اب کے سب چلکے تالاب کے پاس پہونچے اور دھک سے رہ گئے

۱۔ ارے ع۔ این کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب۔
۲۔ مارے ہنسی کے لوٹ ہو گئے مار ڈالا۔ ۳۔ متحیر ہو کر۔ اجی حضرت تسلیم۔
ارے میاں یہ کیا ہو رہا ہے۔

رئیس۔ آپ کا نام بھی اندھوں کی فہرست میں لکھ لیا۔ بیربل نے ایکدن بادشاہ سے کہا حضور آپ کے شہر میں سب اندھے ہی اندھے ہیں اور ثبوت اسکا یون دیا کہ ایک دن میں چورا ہے پر بیٹھ کر مونجھ کی رسی بٹنے لگے۔ اب جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا ہو رہا ہے بیربل نے اون سب کو اکبر کے پاس بھیجدیا اور کہا جہان پناہ صریح یہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ میں رسی بٹ رہا ہون اور جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا کر رہے ہو اسی طرح آپ لوگ بھی آنکھوں کے اندھے تام میں کھڑ ہیں ا۔ ارے یار گم اور شراب۔ ا
۲۔ اور یہ دو پہر یا اور یہ گرمی !!! ۳۔ ارے واہ اوستاد مانتا ہون۔

اتنے میں رئیس نے تین گلاسوں میں شراب اونڈیلی اور برف کا پانی ملا کر گلاس دیئے اور غل مچا کر کہا ؎

بہوش بادہ کہ آیا ہم نخواہد ماند — چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
بہوش ابہوش بہ اوپہ
ساقی کہے ہیں ضرور ڈالیے ڈگیا — جام شراب لا ابھی ساقی کدھر گیا
ہوسم تو بہ شکست بادہ نوش بہار بجوش آمدہ است ؎
ابتلا میں ہون توبہ دبائے ہوئے — کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

۱۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب حضور ہی کا نام ہے۔ ج۔ جناب خاکسار ہی کو کہتے ہیں۔
۱۔ ارے بھئی یہ کیا کایا پلٹ ہوئی۔ ج۔ مزاج ہی تو ہے طبیعت ہی تو ہے۔
۳۔ واللہ اگر ہم اپنی آنکھوں نہ دیکھتے تو کس مردود کو یقین آتا۔ ارے یہ تمکو پہلے کیا سوجھی تھی اور اب کیا سوجھی ہے۔

ج۔ بادہ نوش۔ ان سب باتوں کو جانے دو۔ ارے کباب لاؤ۔ لوجی اور جام لو آج ہم آپ سب صاحبوں کو گھیرو دوستوں میں سے ایک کی نظر جو تالاب کیطرف پڑی تو کہا۔ اہو اہو ہو ارے یار و ادھر تو دیکھو۔ یہ تالاب میں کیا ہو رہا ہے بھئی یہ تو کوئی بوتلیں بہہ رہی ہیں کھلکھلا کر ہنس پڑے ایک نے کہا بھئی ؎

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی	پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

دوسرا بولا بطے اسی کا نام ہے۔ تیسرا۔ کیا آج بیرانی کا میلا ہے ا۔ بھی خوب کہی۔
۲۔ واللہ یہ پھبتی بے مثل ہوئی۔ ۳۔ جو کہتا ہون ایسی ہی کہتا ہون۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیر اک لوگ ملاحی پیر پہ بن کھڑی لگا رہے ہین یہ غوطہ لگایا وہ ابھرے
ع۔ کبھی ابھرے کبھی ڈوبے سر نو کی کشتی۔
ج۔ مین غور کرتا ہون واللہ کہ یہ کیا وحشت تھی۔ لاحول ولا قوۃ ا۔
یہ دماغ کو بیٹھے بٹھلے کیا ہو گیا تھا۔ بوتل والے کی بوتلین توڑ ڈالین۔
کلوار کی دکان کی دکان کو غارت کر ڈالا مٹھورین بوتلین پیپے توڑ ڈالے اوندھا دیئے
اوسکے آدمی کو ہرن والی سزا دوڑا دیا ایک مکان کی اینٹین بیچ ڈالین کڑیان کھدوا کے
پٹیل لین ایک جرم تھوڑا ہی کیا ہے

گلچین سے نے دو گناہ سے ایک چھوڑ کے	بلبل کا دل شکستہ کیا گل کو توڑ کے

ا۔ یہ ہمنے نہین سنا تھا۔ کیا کیا۔ کلوار کی دوکان لٹا دی۔؟
ج۔ ایک دکان لٹانا کیا معنے۔ ارے مکان کرایہ پر لیا اور اینٹین کڑیان اور شہتیر اور چوکھٹیان سب کے کوڑے کر ڈالے۔ ا۔ واللہ سچ کہتے ہو۔؟
ج۔ قسم خدا کی سچ کہتا ہون۔ ۲۔ اور مالک مکان سے کیا کہا۔
ج۔ اوس سسرے کو اب خبر ہوئی ہوگی آگ ہو گیا ہوگا۔ سر پیٹ لیا ہوگا۔
۲۔ جسکا مکان کھدوا کے بیچ لو گے وہ کیا کہے گا۔
۳۔ غضب کیا واللہ۔ آپ قید ہو جائین گے ایک روز لاحول ولا قوۃ!!!
وہ تمکو جانتا ہے۔
ج۔ ہان جانتا ہے کہ ہمارا نام چلبلی سنگھ ہے۔ اور ذات کے ہم ٹھاکر ہین اور ملتان مین مکان ہے
راوی جس نے سنا لوٹ گیا۔ ا۔ مالک مکان کو ان سب باتون کا یقین ہو گیا۔
۲۔ بڑا پاگل ہے بھئی۔
۳۔ اب آخر اوسکا کچھ منتر معلوم ہوا کہ تمہاری تحقیقات کر رہا ہے جسکے ہاتھ تمنے بیچا وہ کیا کہیگا
ج۔ نہ تو وہ ہمارا نام جانتا ہے نہ شکل پہچانتا ہے ہم جب اوسکی دوکان پر گئے تو سر پر ٹوپی
سنڈا سا۔ پانون مین پنجابی جوتا ایک چست گھٹنا اور ہاتھون مین موٹے موٹے کڑے

پورے سکھ بنے ہوئے ۔ ا ۔ اچھا غچا دیا ۔ جنون کی حرکت تھی ۔

۲ ۔ اچھا اب تم کچھ دن چھپے رہو ۔

۳ ۔ پورا فوجداری کا مقدمہ ہے کئی برس کو بھیجدیے جاؤ گے کیا غضب کیا ۔

ج ۔ بھئی اب نشہ منغص کرو ۔

گذشتہ را صلواۃ اور ہے آپکو یا کیسکو شکایت کا کونسا موقع ہے ۔ مٹری تو سبھے ہی مٹری کی داد نہ فریاد مٹری مار بیٹھے گا ہمنے کچھ ثبات عقل ہین تھوڑی ہی ایسا کیا ۔

ا ۔ اچھا جی جام چلے ۔ بھئی یہ کباب بڑے مزیدار ہین ۔

۲ ۔ ایسی عمدہ گزک ہے ۔ کم یاب و شاید ۔

۳ ۔ او بس بس اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ کلوار کون تھا جسکی دکان آپنے غارت کی ۔

ج ۔ اسکا حال پھر کہین گے پہلے یہ تو سنیئے کہ ہمنے اس سے کہا کیا کہ ہم کون ہین ہم صد بار ازرے ٹھیکہ دار ہین ۔ مرغی اور انڈون کا ٹھیکہ ۔

اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا کہ اتنے مین وہ دوست بھی آگئے جنکو خدمتگار بلانے گیا تھا ایک وکیل ۔ دوسرے ڈاکٹر دیکھتے ہین تو لالہ جوتی پرشاد جو اسقدر تائب اور پرہیزگار اور صدوستے شراب ہو گئے تھے وہ حوض پر بیٹھے پی رہے ہین ڈاکٹر نے کہا سبحان اللہ پیتے ہو رند تو یہ کر بیٹھے ۔ اچھے ہم ہین اچھی توبہ ۔ وکیل نے ہنسکر کہا مزاج شریف کیسی نے کہا ہے کہ

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مگر معلوم ہوتا ہے کہ اسکے بر خلاف سے اسکو یون بدل دیا ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ نمودی باز آ

آخر یہ کایا پلیٹ کیسی ہوگئی یا ر ج ۔ یہ ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہیے ۔

ڈاکٹر ۔ جب آپکے دماغ کا امتحان لیا جاسے تو معلوم ہو ۔

ج ۔ مگر آپ لوگون نے بڑی دیری ۔ وکیل ہمارے پاس ایک کلوار آگیا ۔

ر ۔ و انتفا چار ہ ۔ اوسکو کوئی ذات شریف غچا دیگئے اور گھر اجڑ کا دیا ہے و اللہ کر یا یہ و شاید ۔ واہ رے ہمارے شہر بھی عجیب مقام ہے ارے میان کرایہ پر مکان لیا اور

مکان کو کھدوا کے لکڑی اینٹ سب بیچ ڈالی اور اب پتا نہیں۔ ا۔ کون شخص تھا کبھی کسی
۲۔ جج کی جانب خفیہ اشارہ کرکے۔
ابھی کوئی ہوگا۔ لو ڈاکٹر صاحب تو لو۔ سمجھا جائے گا جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا مکان ٹیل لیا پٹیل لیا۔ انسان کی طبیعت کا بھی کوئی ٹھکانا نہیں ہے کبھی کچھ کبھی کچھ مگر لالہ جوتی پرشاد صاحب کی طبیعت درجہ اعتدال سے تجاوز کر گئی۔ انکی طبیعت نے گرگٹ کو بھی مات کیا دھوپ چھاؤں کی بھی کوئی حقیقت نہیں رہی گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے ایسے ہوتے ہیں ؎

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

یا تو شراب کے نام سے نفرت تھی بوتل کی صورت کے دشمن۔ یہاں تک کہ قارورے کی شیشی تک توڑ ڈالی۔ کلواری خانہ میں جا کے دھوم مچائی اور اب یہ کیفیت ہے کہ رندان بدمست جمع ہیں اور دل لگی ہو رہی ہے اور چہل ہو رہی ہے اور دور چل رہا ہے مذاق ہو ہی رہا تھا کہ ایک دوست نے کہا بھائی صاحب ؎

گل بے رخ یار خوش نباشد
بے بادہ بہار خوش نباشد

دوسرا بولا ہمارا بھی صاد ہے ؎

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر مے نخورم بے رخ بزم آرائے

تیسرے نے کہا ہم اس ریزولیوشن کو سکنڈ کرتے ہیں۔ لالہ جوتی پرشاد نے فوراً لالہ رخ نام ایک عورت کو جو جوان اور خوبرو اور خوش گلو تھی بلوایا احباب نے پوچھا (یار پیتی بھی ہے انھوں نے کہا ہاں خوب پیتی ہے ایک بولا (جبھی اسکے لطف صحبت کیا) دوسرے نے کہا (واہ وہ معشوق کیا جو اسکا شغل نہ کرے گونگی صحبت کس کام کی) احباب صادق اور دوستان موافق اور بذلہ سنج مرنجان مرنج یاران بادہ خوار اور جام و صراحی اور گزک اور نغمہ خوش لب حوض اور معشوق طرحدار اور باغ پر بہار کل سامان طرب مہیا تھا ایک دوست نے حالت نشہ میں راگنی بھی

لیا ہی سنبھلے جا لفڑا
بزم میں آج ہے جیتی رنگ
بجتی چلی کوئی دو دلہن

رندوں میں آج ہے بیاہ سا
بچی کہیں سے جاتی رنگ
تن سے چلا کوئی جو بن

باغ میں جانا ایک دلربا
گالی ہے کوئی شوخ و شنگ
سے کوئی گل کھلتی من

صورت فسانہ ہزار دلربا
تن تنا تن تا تنا
بلبل گل پیا یک جا

ساقی حوروش کہین	ہر دم بادہ کش کہین	العطش العطش کہین	کرتے ہین رند برملا
موسم نائے نوش ہے	وقت وداع ہوش ہے	سب تو جنون کا جوش ہے	دور پہ دور ہے چلا
ہے ہے اب شراب کا	دور ہے آفتاب کا	جوش ہے کیا شباب کا	رند بنے ہین پارسا
مفتی شہر مست ہے	قاضی بھی مے پرست ہے	شیخ سبو بدست ہے	کہتا ہے بادہ خور بیا
مرد ہین مست اور غنی	عورتین سب بنی ٹھنی	کوئی بنا کوئی بنی	رنگ شراب ہے جما
ساقی لالہ فام ہے	لالہ رخ اسکا نام ہے	ہاتھ مین سبکے جام ہے	اوس پہ گزک کا ہے مزا
نشہ مُل کا زور ہے	شام کو صبح بھور ہے	بزم مین قلقل کا شور ہے	باغ مین حشر ہے بپا
حوض ہے رشک رود نیل	رشک نہر سلسبیل	جملہ مرض کا ہے مزیل	آب حیات کا چچا

۱۔ بھئی چچکوئی مین تم سب سے بڑھ گئے۔ ۲۔ کیا داد دی ہے ماشاء اللہ۔
۳۔ پاگل ہین یہ واللہ ہمکو یہ طرز بہت پسند ہے مرغوب طبع۔
۴۔ مذاق تو ہے ہی مگر عمدہ مذاق ہے بھونڈا مذاق نہین ہے۔

بننے چلی کوئی دولھن	اسکے چلا کوئی سجن	ہے کوئی نل کوئی دمن	بلبل گل ہین یک جا

اسمین کیا لطف ہے۔ ۲۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔ ۳۔ بھئی واللہ خوب کہا ہے۔

مفتی شہر مست ہے	قاضی بھی مے پرست ہے	شیخ سبو بدست ہے	کہتا ہے بادہ خور بیا

۲۔ دل لگی کے دو چار لفظ اگر نکال دیے جائین وہ بھی جگہ پر متین الفاظ لائے جائین تو پھر دیکھئے کیسی پھڑکتی ہوئی غزل چوٹی کی ہو جاتی ہے۔
۱۔ ابے جا۔ پھڑکتی ہوئی غزل تو نے سنی بھی نہین ہے۔

بس کہ اس شوخ نے کی راتکو ہاتھا پائی	نورتن آج جو ڈھلکا ہے ترے بازو پر

۲۔ خدا کی مار۔ ۳۔ لاحول ولا قوۃ۔
۴۔ پہلے مصرع مین تو (اس شوخ) ہے اور دوسرے مین (ترے بازو پر) اچھی شاعری ہے۔
چوتھی مہمل شعر ہے۔ بھونڈا مذاق ہے۔ ۳۔ بھونڈا سا بھونڈا۔
اتنے مین ایک صاحب جو زینے پر بیٹھے تھے حوض مین لڑھک گئے۔
جل جلالہ۔ ایک غوطہ کھایا۔ مبارک دوسرا کھایا۔ مبارک باشد۔ بارے دو غوطے کھا کے ابھرے۔ خود بھی ہنسے اور حاضرین نے بھی قہقہہ لگایا جتنے آدمی بیٹھے تھے مارے

ہنسی کے لوٹنے لگے اور لالہ رخ نے تالیاں بجا کر خوب زور سے قہقہہ لگایا اور وہ بہت ہی جھینپے - ایک نے کہا بھئی خوب شد کہ بیل جھوددو سرا بولا - ع

کشتی جعفر زٹلی درمبنور افتادہ است - ڈبکہ ڈبکہ میکند اے از توجہ پار کن -

تیسرے نے کہا معلوم ہوتا ہے حوض سے پیراکوں سے مقابلہ کرنے گئے تھے -

ذرا ڈاکٹر کو دکھا تو لو - ہڈی پسلی تو پچکی یا مرمت شکست وریخت کی ضرورت ہے ہاتھ شکستہ تیجر - اور پاؤں تیمور لنگ اور ٹانگ سے لنگڑ دین گھوڑے کا زین -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب بہادر کے چچا جان نمودار ہوئے اب فرمائیے اون کو کون روکے سیدھے درانے ہوئے گھس گئے دیکھتے کیا ہیں کہ حوض پر جشن ہو رہا ہے شراب کی بوتلیں بھی پھر رہی ہیں اور لوگ بھی دھت اور غین بیٹھے ہوئے ہیں اور شعر شاعری بھی ہو رہی ہے اور ایک چھمکو بھی بنی ٹھنی بیٹھی ہے انکو دیکھکر لالہ رخ بھاگنے لگی مگر چچا جان نے کہا یہ کیوں - یہ بھاگتے کیوں ہیں - بلا لو ڈاکٹر صاحب نے کہا قبلہ و کعبہ یہ گانے کے لیے بلوائی گئی ہیں -

چ - کیا مضائقہ ہے - جوتی پرشاد مزاج کیسا ہے -

ج - قبلہ و کعبہ - ایک جام حضور میرے ہاتھ سے پی لیں - چ - لاؤ بیٹا - بڑی خوشی سے

ج - بسم اللہ - چ - پی کر - اب یہ کہیے ڈاکٹر صاحب انکا مزاج کیسا ہے -

ڈاکٹر یقین تو ہے مزاج روبراہ ہے - ا - اب فضل الٰہی ہے جناب -

۲ - اب اطمینان رکھیے - ۳ - میں حضور کو مبارکباد دیتا ہوں -

چ - ہے تو ایسی ہی بات چ - گھر میں اطلاع کر دیجئے کہ اب دماغ صحیح ہو گیا -

چ - شکر ہے خدا کا -

ایک صاحب جو حوض میں غوطے کھا چکے تھے اوسکے بعد کمرے میں جا کے لیٹے تھے اب چونک پڑے اور ایک بے تکی ہانک لگائی دغر غراغر - فر فرافر - ٹائیں ٹائیں غرفش - ٹلے نولیسی بھئی ٹلے ہو بس -) جوتی پرشاد کے چچا نے ہنسکر کہا -

دھنگیا زخانا ہیں جنگبازخانا انکی اصطلاح میں شراب کو کہتے ہیں - بلکہ شراب کی اس حالت کو جس میں انسان اپنے آپے میں نہیں رہتا ہے اور بے کیف ہو جاتا ہے - یہ بے تکی ہانک جو انھوں نے لگائی تو چچا سمجھ گئے کہ جنگبازخانی حالت ہے -

وہ بزرگوار اب گھر سے باہر آئے اور لالہ رخ کو دیکھکر کہا لو جان جان۔
ایک پچھی ہمکو دے ڈالو۔ پس ایک پچھی زیادہ چوماچاٹی نہین) اسپر وکیل صاحب
نے اٹھکر کان مین کہا ارے بھائی یہ کیا اندھیر کرتے ہو۔ جوتی پرشادکے چچا آئے ہین
جواب۔ جوتی پرشاد کی ایسی کی تیسی ارے میان انکے چچا آئے ہین۔
جواب چچا کی بھی ایسی کی تیسی۔ ہائین اکیا جنون ہو گیا ہے۔
جواب جنون اور چچا کی دونون کی۔
(منہ ہاتھون سے بند کرکے) ارے چپ چچا نے کہا کہنے دیجئے اسوقت انکی معاف ہے
اندھے کی داد نہ فریاد نہ ماما ر پیٹیگا اسپر انھون نے فرمایا فریاد کی بھی ایسی کی تیسی
اندھے کی بھی ایسی کی تیسی

ندا ریم بجز آنکہ تو فریاد رسی		تو نبی ما صبا نیز خطا پوش و خطا پاش

ا۔ واہ اچھی صلاح دی۔ ۲۔ سعدی کی روح وجد کرتی ہوگی۔
اس وقت کلیلون پر ہین تا۔ ۳۔ خطا پوش و خطا پاش۔
چچا نے جو یہ کیفیت دیکھی تو سمجھے کہ لڑکون کی صحبت مین بیٹھنا اچھا نہین ہوتا یہان سے
چلنا چاہیئے۔ اور اٹھکے چلے گئے۔ جوتی پرشاد نے اپنی وحشت کا پورا پورا حال
احباب سے بیان کردیا کہ بوتل والے کی بوتلین توڑین اور اوسکو چپاؤ لسل سے
پل دوڑا دیا اور کلوار کی دکان کی ساری سرگذشت کہہ سنائی کہ یون گھوڑین
توڑین اور بوتلون کے اوسنے پونے کیئے اور ریت بھردی اور اوسکے آدمی کو دی بھرنے
لینے کو دوڑایا اور چراغ گل کرکے پگڑی غائب کردی مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے۔
اُسدن بارہ بجے رات تک سب پیا کئے اور پیتے پیتے ایسے بدمست ہوئے کہ کسی کے
حواس نہین سب چور چور۔ ا۔ ارے یار خوردن کہاں ہے۔
۲۔ خوردن کھاتا۔ بجور کھاتو میخورم کھاتا ہون۔ بیخوری کھاتا ہے تو
۳۔ میان بیٹھے کو توال اب ڈر کا ہیکا۔ ۴۔ یار شراب اب نہین ہے۔
۵۔ بس اب فضول ہے بہت کثرت ہو گئی۔ ج بھائی صاحب آج تو رات بھر اڑے گی
ا۔ کچھ مزا تھوڑا ہی ہے۔ ہان کھانا منگواؤ۔ کھانیکے ساتھ کچھ تو ہونا چاہیئے۔
۳۔ میان بیٹھے کو توال۔ ۴۔ آپ سے زیادہ تیز ہے انکو اب نہ ملے۔

اتنے مین کباب اور پوریان آئین۔ ڈاکٹر۔ مین ان ہندؤن کی پوریون سے جلتا ہون۔
لالہ رخ۔ اور ہمکو کبابون کے ساتھ پوری ہی اچھی معلوم ہوتی ہے گرما گرم کباب اور گرما گرم پوری اور چٹنی۔

وکیل۔ بھجیا تو جیسی ہندو حلوائیون کے ہان ہوتی ہے ویسی کہین نہین ہوتی۔ لاکھ تدبیر کرو وہ ذائقہ نہین آتا۔

ا۔ اب اسوقت سب غنی ہین۔ مگر اتنے حواس ہین کہ باتین کر رہی ہین اگر ایک دو دور کڑک کے اور چلا تو بس ع ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا مین ۵

پھر ع۔ درین عہد ما کس ز اکس نپرسد۔ تب سیان بھئے کتوال اب ڈر کا ہے کا سیان (سیان) ج (ہنسکر) انکی تو رسید آگئی اجی ہان پہونچ گئی۔

۲۔ ابھی نہین ابھی کچھ ہی مین لگے ہین۔ ایک جام کی کسر ہے۔

س۔ بہت کھلکھلا کر ہنسے سیان بھئے کتوال رہے۔

اتنے مین لالہ رخ کمرے کے اندر گئی اور ادھر ادھر سے ڈھونڈھ کر برانڈی کی بوتل لی ہی آئی۔

ا۔ ارے اباڑم اللہ اب سب ڈوبے۔

۲۔ ڈوبے تو ہین ہی یہ کہو کہ اب پتا بھی نہ ملیگا اب تک تو تیر سہارے سے ابھر بھی سکتے تھے مگر اب ایسے ڈوبین گے کہ غرقاب بلکہ گم کتاب۔

ج۔ ہان سامان تو ایسے ہی نظر آتے ہین یہ پا کہان سے گئین۔

لالہ رخ۔ ہم تو پاتال کی خبر لانے والے ہین سچ مگر تمہاری تھاہ کسی نے نہ پائی۔

	کہ پیدا نشد تختہ بر کنار	درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار	

س۔ سیان بھئے کتوال۔ ارے ہان۔ انکو ڈرینا نہین یہ کتوالی ہی جا بیٹھینگے
اس فقرے پر سب نے قہقہہ لگایا مگر وہ گاہی گئے۔ سیان بھئے کتوال اب ڈر کا ہیکا۔
لالہ رخ نے سب سے پہلے انہین کو جام دیا بعد ازان خود پیا اور یون ہی پے بعد دیگرے دور چلنے لگا اور جن جنکو بہت تیز نہین ہوئی تھی انھون نے کھانا بھی کھایا جسقدر چو رستے تھے انھون نے کچھ یون ہی سا دو چار لقمے۔ اور جو (سیان بھئے کتوال) کی طرح فلک ہفتم کی سیر کر رہے تھے انکے ہان رمضان شریف نے ڈیرے ڈالدیے ماہ صیام کے مہمان (سیان) تو لوٹ گئے انکا پتہ نہین بہت دور نکل گئے

اور چھکڑے پر لادے نہین گئے۔ ریل پر گئے سپشل ٹرین پر مارا مار انکے بعد دوسرے صاحب بھی روانہ باشد مگر یہ بھٹیارے کے ٹٹو پر گئے۔ اُس تیزی اور فراٹے کے ساتھ نہین گئے دو بجے تک نشست رہی اسکے بعد دو کے سوا کسیکو نشست برخاست کی طاقت نہ رہی مع رہے کہان سے ہر اک شے کی حد ہے آخر کار۔

جن دو کے حواس باقی تھے انمین ایک لالہ رخ اور ایک ڈاکٹر نور خان۔

لالہ رخ (دل) آج بڑی پلائی ہوئی۔ ڈ۔ مگر تم بھی کتنے چنچل ہو۔

ل۔ چنچل سی چنچل۔ پھوپھی امان کہتی ہین لالہ رخ کیا جانئے تو مان کے پیٹ مین نو مہینے تک کیونکر رہی ہوگی بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے مین نے کہا شوخی تو میری گھٹی مین پڑی ہے سہ

معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون ۔ دھانی مری پوشاک ہے مین سبز پری ہون

ڈ۔ سب کہتے ہین کہ بڑی چنچل چھوکری ہے۔

ل۔ چھوکری! چہ خوش۔ اچھے اچھون کو چھوکرا بناکے چھوڑ دون۔

ڈ۔ (ہنسکر) ہے تو ایسا ہی۔

اتنے مین وہی آواز آئی (سیان بھئے کوتوال) اور لالہ رخ نے معًا کہا (ارے یہ پھر جیتی ہو گئی) اسپر ڈاکٹر زور سے ہنس پڑے اور کہا کہ ایک مردہ تو زندہ ہوا) بس ایک بار گا کر پھر جو سوئے تو (جاگنا صبح تک قسم ہے) سوے تو اوٹھنا معلوم مردون سے شرط باندھ کر سوے ڈاکٹر اور لالہ رخ نے پھر تھوڑی تھوڑی پی اور خوب سرور گٹھے کوئی چار بجے کے قریب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھ کھلی اور خدمتگارون کو جگا کر حکم دیا کہ کوٹھری کھول کر ان بوتلون مین سے جو گاؤن سے کھنچکر آئی ہین ایک بوتل نکالی لاؤ ڈاکٹر نے پوچھا (کہان کشید ہوئی ہے بھئی) اونھون نے کہا کوئی آٹھ برس ہوئے ہمنے اجازت لیکر کھنچوائی تھی۔ اور چار سال تک دفنائی گئی ڈاکٹر نے کہا (بے مثل ہوگی) ۔ اسکا کیا کہنا۔ نسخہ کسنے دیا تھا) کہا نسخہ ایک حکیم کا لکھا ہوا ہے۔ گاجر اور منڈی اور سونف اور گڑہل کے پھول اور کیوڑا اور مرغ اور تیتر اور بکری کا گوشت اور چڑے اور بہت سی ٹھنڈی چیزین ہین۔ اور رنگ سنہری اور بو کا نام نہین بلکہ خوشبو دار ایسی عمدہ کہ واہ تھوڑی پی ہین

آدمی بوتل لے کر آیا۔ ل۔ ارے اب تڑکے تڑکے نہ پی سج۔ آج کی معافی ہے لاؤ جی
ڈ۔ بڑے دعاوت پینے والے ہو بھئی۔ ل۔ اب نہ پیو۔ کہا مانو۔ نہیں مر جاؤ گے۔
ڈکیس پاگل پنے کی باتیں کرتے ہو۔ یہ اب ماننے والے ہیں بھلا تم نہ پیو۔
ج۔ واہ یہ نہ پئیں تو چھاتی پر چڑھ کے پلاؤں۔ ہم تو دیں آپ لوگ مزے میں ہیں۔
یہ کون بات ہے۔ سب کے پہلے تو میں لالہ رخ ہی کو دونگا۔ لیجئے انکار کیا اور میں
آگ ہو گیا۔ بس۔
ل۔ (جام لے کر) انکار اس چیز سے تو سکھیئے کرتے ہیں۔ یہاں ہر دم برق۔ برق دم
دے کر واہ کیا چیز ہے واللہ۔
ج۔ اب ان مردوں کو تو جگاؤ ڈاکٹر۔ ڈ۔ اس کام میں لالہ رخ ہی برق ہیں۔
ل۔ اے ہم تو جگا دیں انکے گرے مردوں کو سب کے پہلے میاں کو جگایا۔ وہی جو بار
بار چونک اٹھتے تھے اور گاتے تھے (میاں بجتے کتوال اب ڈر کا ہے کا) دو چار بار
جگایا نہ جاگے تو لالہ رخ نے کہا یہ موا مردوں سے شرط باندھ کے سویا ہے (پانی لوٹے
سے سر پر ڈال کر) ہٹ ترے کی۔ وہ کلبلا کے اٹھ بیٹھے۔
ل۔ بندگی بڑے میاں۔ مزاج اچھے۔ جواب (مسکرا کر) سونے دو طبیعت سست ہے تو ہی بھلی
ل۔ ارے اسی سے تو سستی جاتی رہتی ہے۔ ج۔ ہاں ہاں۔ آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے
جواب۔ اور سانپ کا کاٹا زہر سے ڈرتا ہے۔ ڈ۔ نہیں اسوقت تھوڑی سی ضرور پینی چاہیے
ل۔ لو ڈاکٹر نے بھی کہہ دیا اب کیا ہے۔
جواب۔ اچھا لاؤ پینچ کہیں پی تو لی ہی سہی (پی کر) خدا کی قسم آنکھیں کھل گئیں
آب حیات ہے۔ یہ کہاں سے آئی بھئی یہ تو نئی چیز ہے واللہ کیا ذائقہ ہے۔
ج۔ اب اوروں کو بھی زندہ کرو۔ ل۔ پہلے ڈاکٹر کو تو دو۔
ڈاکٹر نے بغیر پانی ملائے پی اور بڑی تعریف کی کہا راح روح اسی کا نام ہے اول تو
خوشبو دار دوسرے خوش ذائقہ تیسرے فائدہ بخش ضرور ہوگی الکوہل اسمیں کم ہے
اور چوتھے وہ صاف کیا ہوا بہت ہی صاف کیا ہوا۔ اب اسکے مقابل میں نہ تو
برانڈی کی کوئی حقیقت ہے آئی نہ وسکی کی۔ بھئی ایک جام پانی ملا کے بھی دو
ایک جام پانی ملا کے بھی دیا۔ اور ڈاکٹر نے بڑی تعریف کی اور لالہ رخ نے

بھی تائید کی کہ مین تو صورت دیکھتے ہی خوش ہو گئی تھی ۔ اسکے بعد سب ایک
سرے سے جگائے گئے اور وہی شراب اڑنے لگی اس روز بھی رات دن یہی
شغل رہا۔ برابر مے نوشی اور اسکے سوا اور کوئی شغل نہین اور وہی اوسی دن کی حالت
کہ کسی نے کھانا کھایا اور کسی نے غر اکیا اور کوئی کسی رنگ کوئی کسی ترنگ مین ۔
سب مست۔ اس روز یہ طرہ البتہ ہوا کہ ایک لالہ رخ کے علاوہ دو اور آئین ۔
ایک گوری ساقن اور دوسری جلائی دیہاتن ۔ وہی ہو حق ۔
وہی چہل پہل ۔ تیسرے دن صلاح ہوئی کہ شہر مین پورا پورا لطف صحبت نہین
کہین دیہات مین ان سب کو لیکر چلنا چاہیے تاکہ بالکل آزادی ہو ۔
کسی را باکسی کارے نباشد ۔ سب نے اسپر صاد کر دیا ۔
ڈاکٹر اور وکیل تو شریک نہو سکے انکو اپنا اپنا کام تھا اور سب احباب مع تینون رنڈیان
شوخ و شنگ کے ایک باغ مین گئے جو شہر سے کوئی تین کوس پر تھا وہان چھوٹے
بڑے میان ہشو ایک جھولے پر لالہ رخ کو لیے جھول رہے ہین ۔ کوئی دوست جلائی
سے پینگ بڑھا رہے ہین کوئی گوری ساقن کو دم دے رہا ہے راہ پر لا رہا ہے
کھانے پینے کی افراط میوے ہر قسم کے موجود تمام دنیا کی راحت اور سامان
عیش مہیا ۔ چاہے ننگے ناچین ۔ چاہے گائین بجائین ڈھول بجائین ۔ خوب چھا چوکڑی
مچی ۔ میان ہشو دو دن تک بیہوش کسی وقت ہوش آنے ہی نہین دیتے ہین سچ

سر پٹکتا ہون پلادے مے بیہوش مجھے		ساقیا دوڑ کہ پھر آنے لگا ہوش مجھے

ع ۔ مجھکو اپنے سر و پا کی ہی خبر کچھ بھی نہین ۔ سب سے زیادہ بے کیف ہشو تھے
یہان تک کہ دل دھڑکنے لگا اور مارے پیاس کے دم نکلنے لگا ۔ ہونٹھ ہر دم
خشک ۔ پانی کی صراحیون پر صراحیان خالی کر دین مگر ہونٹھ اور حلق تر ہوئے
اور ہون کہان سے ۔ دن رات بوتل منھ سے لگی ہوئی ۔ کوئی دم اس سے
خالی ہی نہین ۔
ہشو ۔ ارے یار کوئی تو ہمکو ایسی شے پلاؤ کہ ذرا حلق تر ہو ۔ ہونٹھ کانٹا ہو گئے ۔
۱ ۔ برف برابر پلاتے جاؤ ۔ ۲ ۔ اب تم سونے کا دھیان کرو ۔
۳ ۔ میان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا ۔ راوی سبحان اللہ ! اسی تو جان پر

بنی ہوئی ہے اور ایک صاحب صلاح دیتے ہین کہ سونے کا دہیان کرو۔ کیا اچھا وقت آرام کا نکالا ہے کہ وہ دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ میان بھلے کتوال ب ڈر کا ہپکا۔ کیا خوب موقع گانے کا نکالا ہے اونکے لب کا نشا ہوگئے۔
حلق سوکھا جاتا ہے اور آپ کو گلی بازی کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے ہین کہ ذرا سو رہو۔
لالہ جوتی پرشاد صاحب کا برا حال تھا خدمتگار انکی اجازت کے بغیر گاڑی پر سوار ہوکر شہر سے ڈاکٹر کو بلا لایا ڈاکٹر نے آکے دیکھا تو برا حال تھا۔ ڈاکٹر۔ کیا حال ہے۔
ہشو۔ آہستہ سے بڑا برا حال ہے۔
ڈاکٹر۔ کثرت ہوگئی ہوگی۔ یہ بڑا عیب ہے اعتدال عجب شے ہے۔
ہشو۔ جان پر بنی ہوئی ہے اُف۔
ڈ۔ (ماتھے پر ہاتھ رکھکر۔ گرم ہے نبض دیکھکر۔ تیز بخار ہے۔ زبان دیکھون) اچھا بالفعل کیسرو کا شربت بنواؤ عمدہ چینی اور کیوڑے اور برف کے ساتھ پی لو۔ دیکھو ابھی تسکین ہوئی جاتی ہے اس چیز کے لیے کیسرو اکسیر ہے۔
ڈاکٹر صاحب کے حکم کے مطابق خدمتگار شربت تیار کرنے چلا تو کئی آدمیون نے اسکو بلا لیا اور لوٹا کیونکہ سب کے سب کوئی کھائے ہوئے تھے اور سبکو دوا کی ضرورت تھی دو دن تک شراب اڑتی رہی۔
ا۔ ارے بھئی ادھر آنا۔ کیسرو کا شربت ذرا زیادہ لانا۔ ۲۔ ہم بھی پین گے۔
۳۔ اور پئے گا کون نہین سخ (خدمتگار) مین ایک گھڑا بھر کے لیے آتا ہون سب ضنا پئین
ڈاکٹر۔ ہان اس سے کم مین کچھ بھی نہوگا سب کے سب کلیجے پھونک کے آئے ہین۔
ہشو۔ موت کا سامنا ہے۔
یہ کہکر ہشو اٹھے ہی تھے کہ چکر آگیا اور گرے تو بیہوش ہوگئے۔ دو چار منٹ مین جب غشی کی حالت رفع ہوگئی تو آنکھ کھولی اور پانی مانگا۔ ڈاکٹر نے کہا اب کیسرو کا شربت ہی پیجئے۔ برف اور کیوڑا ڈال کے لطف دیگا اور کیسرو سے ٹھنڈک پہونچیگی۔ جن لوگون کو اسکا شوق ہے اور اعتدال سے کام نہین لیتے۔ انکا یہی حال ہوتا ہے اور جوتی پرشاد تو ہشو ہی ہین چھوڑ دی تو اس گدھے پن

سے کے ساتھ کہ بوتلیں اور مٹھوریں چکنا چور کرنے لگے اسکو توڑا اسکو پھوڑ۔ دہم دہش ہم ہنسی کو لکھتے ہیں تو پیتے نہیں اور پینے آئے تو بہل منسی کے خلاف عقل سے دشمنی بھلا یہ بھی کوئی عقل مندی ہے کہ دو دو تین تین دن روز و شب مخمور دن رات صبح و شام دوپہر تیسرا پہر جب دیکھو چڑھی رہتی ہے۔

نہ چندان بخور کز دہانت برآید
نہ چندان کہ از ضعف جانت برآید

افراط و تفریط اسی کا نام ہے۔

ایک ہفتہ تک لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشو کھٹیا سے اٹھ نہ سکے۔ یار دوست احباب عزیز سب کو انکی جانب سے اندیشہ پیدا ہوا کہ خدا ہی خیر کرے روز دو وقتہ ڈاکٹر آتے تھے اور باہم مشورہ کر کے نسخے لکھتے تھے اور ایک کمپونڈر ہر دم پاس رہتا تھا آٹھویں روز انکی طبیعت ذرا ذرا سنبھلی۔ ڈاکٹر نے صلاح دی کہ دفعۃً شراب نہ چھوڑو ایکدم سے ترک کر دینا نقصان پہونچاتا ہے مگر انھون نے ایک نہ سنی اور ایک دم سے ترک کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگے بھوک بہت کم ہو گئی۔ رات کو نیند نہیں آتی تھی دو مہینے کامل انتہا سے زیادہ کمزور رہے اور باغ سے باہر نہ نکلے دن رات باغ میں رہتے تھے اگر کوئی ملنے گیا تو ذرا دیر کے لیے مل لیے ورنہ کسی سے سروکار نہیں لیکن خدمتگاروں اور نوکروں کو تاکید اکید تھی کہ خبردار شراب پی کے ہمارے سامنے نہ آنا باغ بھر میں شراب کا نام و نشان تک نہ رہنے پاسکے اور نہ کوئی بوتل کسی قسم کی ہو تیل تک کپتی میں آئے ہم کو اسکے نام اور جام اور ظرف تک سے نفرت ہے۔

ایک روز انکے دوست شیطان نے مزاج پرسی کی تو گوشۂ خلوت چھوڑ کر ایسے بے تحاشہ باغ سے بھاگے کہ منزلوں پتا ہی نہیں۔ جاتے جاتے ایک پارک میں پہونچے۔ شام کا وقت تھا کوئی ساڑھے ساتھ بجے۔ ہری ہری دوب پر تکلف کے ساتھ کھانے کی میز اور کرسیاں چنی ہوئی تھیں اور صاحب لوگ اور میمین وہین کھانا کھا رہے تھے اور سارجنٹ کا پہرا تھا کوئی ادھر جانے نہیں پاتا تھا مگر آپ انکی آنکھ خاک دھول جھونک کر دفعتاً ہی تو پڑے اور ایک سرے سے گیلاس اور گلاس توڑنے شروع کیے سب متحیر کہ یا الٰہی یہ کیسی بلا اسمانی در بان نازل ہو گئی۔

گرفتار ہوئے لوگون نے پہچانا کہا حضور یہ فلان رئیس کے بھتیجے ہین صاحب کمشنر
انکے چچا سے واقف تھے انکو فورًا بلوایا اور کہا آپ کل اپنے بھتیجے کو فورًا پاگل خانے بھیجے
اسوقت انھون نے بڑی بے ضابطگی کی - دو میم صاحب کو غش آگیا - اور ایک خانسامان
کے سر پر بوتل توڑی - وہ بے چین ہے آپ انکا علاج اپنے آپ نہ کر سکین گے بہتر
کچھ دن پاگل خانے مین رہنے دیجئے اور وہین علاج کیجیے چچا نے صاحب کمشنر سے
کہا کہ مجھے آپ کے حکم کی تعمیل مین کوئی عذر نہین ہے لیکن فکر یہ ہے کہ پاگل خانہ گیا تو عورتین
کڑھ کڑھ کے مرجائین گی - بس اسکا خیال ہے مین کل مجسٹریٹی مین درخواست دیدونگا
کہ مجھے اجازت دیجاے کہ اس پاگل کو پابہ زنجیر کرکے حراست مین رکھون صاحب
کمشنر نے اس راے سے اتفاق کیا اور دوسرے روز میان ہشو کو کسی بہانہ سے
مجسٹریٹی لے گئے - مجسٹریٹ نے انکا نام دریافت کیا انھون نے اپنا کارڈ دیا انھون نے
کئی سوال کیے - سب کا جواب دیا - فلاسفی کے مسائل پوچھے یہ برق دم ہر سوال کا
جواب موجود - تاریخی واقعات مین بحث کی یہ پورے اترے تب انھون نے جھلاکر
کہا دول اسکو کون پاگل کہتا ہے لوگ آگے بڑھ کے کہنے ہی کو تھے کہ صاحب کمشنر
بہادر سے پوچھیے) کہ اتفاق سے دفتری صاحب کے اجلاس پر روشنائی کی بوتل
دوات مین روشنائی ڈالنے کو لایا بوتل کا دیکھنا تھا کہ ہین سے اجلاس پر سے کودے
اور جاتے ہی دفتری کے ہاتھ سے چھینی اور پھینکی تو سو ٹکڑے صاحب کے کپڑون پر
روشنائی ہی روشنائی -
سر رشتہ دار پر ریل کے ورک شاپ کے خلاصی کی پھبتی ہوتی تھی - ایک وکیل صاحب
ڈاڑھی سرخ سرخ رنگکر تقریر کر رہے تھے روشنائی کچھ ریش مبارک پر کچھ حلق سے
اوتر گئی - جل جلالہ - کورٹ محرر کانسٹبل
چپراسی سب اجلاس پر پہونچے اور اونکو لے آئے اور صاحب نے سررشتہ دار کو
اشارہ کر دیا کہ حکم لکھدو کہ زنجیر پاؤن مین پہنانے کی اجازت ہے دوسرے دن
چچا جو اونکو ڈھونڈھتے ہین تو انکا کہین پتا نہین سمجھے کہ ہمارا وحشی نکل گیا -
اسدن تو اچھی طرح آئے کھانا کھایا اور کوئی بات خلاف عقل نہین کی - چچا نے
احباب اور عزیزون کے مشورے سے یہ راے قرار دی کہ آج انکو یونہین آرام کرنے دو

کل سے کارروائی کیجائیگی - یہ آدھی رات کو وہان سے اپنی گاڑی پر سوار ہو کر ایک ہوٹل مین جا کے رہے اور صبح کو وہانسے سوداگرون کی دوکان پر تشریف لیگئے اور وہان ادھرادھر بہت خریداری کی - رئیس آدمی سمجھکر سب نے انکی عزت و آبرو کی - کسی کو دس کے سات دیئے اور تین کا رقعہ لکھدیا کسی کو حکم دیا کہ فلان مقام پر آدمی کو بل لیکر بھیجدو کسی سے کہا بل اور اسباب آج شام کو ہمارے پاس بھیجو - کوئی کہین گیا کوئی کہین اور یہ چلتے ہوئے تو سیدھے اسی ہوٹل ہو پہنچے - لیتا مرے یا دیتا - دوسرے دن انکے پاگل پنے کی خبر شہر مین مشہور ہوگئی لوگ پہلے ہی سے جانتے تھے کہ سڑی ہے -

چھٹا دورہ

وحشت ! وحشت

ایک رئیس ایک جوڑی گاڑی پر سوار ہو کر صدر بازار گئے اور ایک مالدار بزاز کی دکان پر جاکر دو عمدہ سوٹ بنوائے ایک ریشمی اور دوسرا بانات کا اسکے بعد ٹہلتے ٹہلتے بزاز کی آنکھ ذرا چوکی ہی تھی کہ آپ نے ایک چرمی بیگ جسمین بوتل اور گلاس سفر کے لیے رکھا جاتا ہے جھپ سے گلے مین پہن لیا اور بزاز سے رخصت ہوئے تھوڑی دیر مین ایک سارجنٹ آیا انگریزی مین لال سے کہا - (ہم اپنا بیگ یہان بھول گئے ہین - اوسمین ایک بوتل ہے اور گلاس بزاز کے آدمی نے کہا جی ہان رکھا ہے لالہ نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین کہا آپ بیٹھیں میرا آدمی لیئے آتا ہے - آدمی نے ادھر ادھر دیکھا تو بیگ مع بوتل اور گلاس کے غائب اور اسکے ساتھ ہی آدمی کے ہوش مع اسکے حواس کے نفر و ادھر ڈھونڈھا ادھر ڈھونڈھا - مگر وہ بھلا کہان ملنے والے ہین تم ہو تو تمہی دنیا بھر مین انکا کہین پتا نہین ہے چہ طرفہ ڈھونڈھ مارا کہین ہو تب تو ملے دکان بھر پریشان بزاز اپنے آدمی کو للکار رہا ہے کہ تو نے جھوٹ موٹ بک دیا اب تمکو دام دینے پڑین گے اور وہ سیکڑون قسمین کھاتا ہے کہ رام دہائی ابھی ابھی یہان پر رکھا تھا بزاز اور نوکر مین جنگ زرگری ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی وہی بیگ لیکر آیا اور بزاز کو ایک چٹھی مع بیگ کے دی بہت عمدہ انگریزی مین لکھا کہ لالہ صاحب ہم شراب اور شرابی دونون کے دشمن ہین تمھاری دوکان پر شراب کی بوتل کا بیگ دیکھا -

آگ ہی تو لگ گئی سر سے پاؤن تک پھنک گیا۔ گلے مین بیگ ڈالا اور لپساہوا۔ بوتل راستے مین توڑ ڈالی۔ گلاس کے چار ٹکڑے کئے۔ چمڑے کا بیگ بھیجتا ہون اس آدمی کو ۲ مرد یدہ بالخیر و شما بسلامت۔ (راقم ہشو)

بزاز نے یہ خط نہایت استعجاب کے ساتھ پڑھ کر سارجنٹ کو دیا۔ پہلے تو اسکی سمجھ مین نہین آیا مگر جب لالہ نے سمجھایا تو بہت ہنسا بزاز نے آدمی کو ۲ حسب الحکم لالہ جوتی پرشاد صاحب دیئے اور سارجنٹ سے بوتل اور گلاس کے دام پوچھے۔ وہ آدمی نیک تھا۔ بیگ گلے مین ڈالا اور ہنسکر کہا اچھے پاگلون سے لین دین رکھتے ہو اور رخصت ہوا۔ لالہ اور اسکا بھائی اور دکاندار سب متحیر کہ یا اللہ یہ کسکا فعل ہے جوتی پرشاد کے سوا اور کوئی یہان آیا نہین اور وہ ایک وضعدار اور رئیس آدمی ہین۔

اب سنئے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب یہان سے دو کانون کی دوسری لین مین گئے اور ایک بساطی کی دوکان مین اوترے۔ یہ دوکان بڑی تھی بساطی اوٹھکر اسباب دکھانے لگا اس سے آپنے غباری عینک مانگی وہ کوٹھری مین گیا کہ اتنے مین موقع وقت غنیمت جانکر آپ نے جلدی جلدی دو کارک اسکریو یعنی کاگ پیچ پاکٹ مین رکھ ہی تو لیے اور ادھر بساطی کا سکھ ملازم جو اتفاق سے انکی طرف دیکھ رہا تھا اور انکو خبر نہ تھی کہ کوئی ہماری تاک مین ہے وہ چھپٹا۔ بساطی عینکین نکال کر آیا ہی تھا کہ سکھ نے میان ہشو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہشو۔ ہٹ کیا بات!

بساطی۔ ہائین! کچھ پاگل ہو گیا ہے ارے ایک رئیس کا ہاتھ پکڑتا ہے چھوڑ دے ستائی ہے کون۔

سکھ۔ رئیس اسکو کون کہتا ہے۔ یہ چور اسکا باپ چور۔ ہشو دیکھو اسکو سمجھاؤ۔

بساطی۔ کپور سنگھ تمکو آج جنون ہو گیا ہے تم ہماری دوکان سے نکل جاؤ۔

سکھ۔ ایسے سرکار یہ تھارے دیس دی سردار اور چوری چکاری کرے پاکٹ مین ہاتھ ڈالکر۔ دیکھیے یہ چور اسکا باپ دادا چور۔

بساطی۔ لاحول ولا قوۃ! اجی بس جانیے کوئی دوسرا ہوتا تو مار کے ادھیڑ ڈالتا۔ سپاہی تو ہ تو کپور سنگھ نہ دیکھتے تو مار ہی لے گیا تھا اب چلو تھانے۔ کاگ پیچ چرانے چلے تھے چلو تھانے بیس بید سے کم نہ پڑین گے۔

بساطی۔ لیجاؤ بٹھانے پر۔
اتنے مین انکا خدمتگار آیا اور کوچمین گھوڑون کو سائیسون کے سپرد کرکے کود پڑا۔ اب یہ بھی تین آدمی ہوگئے اور باہم دنگا ہونے لگا۔
کوچمین کسی رئیس کی عزت لیتے ہو خدمتگار یہ کاگ پیچ چرانے والے لوگ ہین جنکے نوکر چاندی کے کپڑے پہنے ہین۔
سکھ۔ ارے آنکھون مین خاک جھونکتا ہے۔ پوچھ تو یہ پیچ کہان سے نکلا ہے۔ دھرم اس سے گنگا جلی اٹھوا چوڑی گاڑی پر سوار اور یہ چوری۔
کوچمین۔ بس زبان سنبھال کے بول بڑا وہ بنکے آیا ہے۔
یہ ہنگامہ ہو ہی رہا تھا۔ کہ ایک دکاندار نے چپکے سے کوچمین کے کان مین کہا ارے بھئی اس تو تو مین مین سے کیا ہوگا دوکاندار کو کچھ لے دے کے ویسٹ کر دو۔ بالا دمعاملہ رئیس آدمی ہین بڑے بدنام ہونگے کوچمین نے کہا اگر یونہین سب رئیس ڈرنے لگے تو جسکا جی چاہے دھمکالے۔ بساطی نے آدمیون سے کہا کہ کانسٹبل کو بلاؤ انکو چپاہی بنکے چھوڑونگا۔ جاتے کہان ہین چیڈا گلیخر واب دس پانچ آدمی او جمع ہوگئے
۱۔ ارے میان چوڑی گاڑی پر سوار ہین چوری کیا کرینگے حضور گاڑی پر سوار ہون یہ بساطی بڑا بدذات ہے۔ ۲۔ کسو رئیس کو بے اجت کرنا کون بھلمنسی ہے۔
۳۔ ارے تو کیا دکندار کو کتے نے کاٹا تھا۔ ۱۔ کوئی کسی کو جھوٹ نہین لے مرتا۔
الغرض بڑی لے دے کے بعد خدمتگار نے بساطی کے ملازم کو بیس روپیے دیے اور اوسنے اپنے آقا کے حوالے کیے تب جاکے کہین لالہ جوتی پرشاد کی آبرو بچی۔
اور سب چپ کہ بہتون کو چپتے دیے تھے مگر یہ ایک گرو ملے۔ کوشش تو یہ کی تھی کہ بوتل کے کھولنے کے پیچ گھما کے کھاری کنوئین مین پھینکدین مگر لینے کے دینے پڑے ہات تیرے کی۔ دھر لیا گیا نا او گیدی۔ یہان سے میان ہنشو صاحب بہت ہی رنجیدہ اور افسردہ اور پژمردہ گاڑی پر سوار ہوے۔ سیکڑون جوتے پڑے ہوے۔ چو بنے باپ کو صلواتین سنوائین ہاتھ پکڑا گیا جیب سے کارک اسکرو نکلے سکھ بگڑا۔ دوسرے آدمی نے اوندھی سیدھی سنائین لوگ جمع ہوے سب کے روبرو چو بنے آدمیون کے سامنے ذلیل ہوے۔ کانسٹبل بلوائے جانے سے تھے بیس ضرب بید کا فتوے لگایا گیا۔

اُس روز مارے رنج کے کھانا نہین کھایا گھر مین جا کے سو رہے - دوسرے روز بخار آگیا ایک ہفتہ تک بیمار رہے جب آرام ہوا تو صدر بازار والے بساطی کی کل کارروائی بھول گئے اور پھر صدر بازار چلے - اس مرتبہ ویلگیٹ پر سوار تھے نہ وہ خدمتگار نہ کوچبین نہ وہ سائیس - ورنہ وہ لوگ ضرور سمجھاتے کہ حضور صدر بازار کیطرف سے نہ چلین - ابھی اٹھوارا ہی ہوا ہے کہ وہان فضیحتا ہو چکا ہے صدر بازار مین جا کے گاڑی سے اب انگلیان اٹھنے لگین (۱) وہی جاتے ہین وہی جنھون نے کاگ پیچ کی چوری کی تھی (۲) اتنے بڑے رئیس اور ٹکے ٹکے کے مال کی چوری واہ (۳) انکا اسمین کوئی قصور نہین انکے دماغ مین خلل ہے (۴) میان وہ جنھون نے بوتلین چرائی نہین اور کاگ پیچ پاکٹ مین رکھکر بھاگے تھے وہ آج پھر آئے ہین -

انکو کیا خبر کہ یہان کیا ہنڈیا پک رہی ہے ایک سوداگر کی دوکان مین دھنسنے ہی کو تھے کہ اسنے للکارا یہان نہین یہان نہین اور دوکان دیکھئے جیسے کوئی کسی فقیر سے کہتا ہے لاحول ولا قوۃ ایک اور دوکان پر قدم رکھا ہی تھا کہ دوکاندار نے کہا حضور ہم نے دکان بڑھا دی - جو لینا ہو وہ اور دکان سے لیجیے یہان سے چلتے چلتے ایک اور دکان مین گھسے - دکاندار واقف تھا کہ ہشو یہی ہین مگر مہذب آدمی تھا زبان سے کچھ نہ کہا خود بھی ساتھ ہو لیا اور انکو موقع چوری کرنے کا نہ دیا -

ہشو - کوئی بڑھیا منی بیگ ہے - ج جواب جی نہین - ہشو کوئی قیمتی پنسل ہے -

جواب - مین تو ایک ٹٹ پونجیا بساطی ہون حضور کسی بڑی دکان مین جائین -

ہشو - اچھا ہم یہان ٹہل رہے ہین - تم کسی بڑی دکان سے جا کے لا دو -

جواب - بہتر آپ بس اب تشریف لیجایئے ہمین اس ہشو کا دھڑکا ہے نہ آنے کا تسلیمات -

ہشو اب کچھ کچھ سمجھے کہ لوگ انکے آنیکے روادار نہین ہین - اب کسی دکان مین جانیکی جرات نہوئی - اور گاڑی پر سوار ہو کر روانہ شد؛ سوار ہو کر چلے ہی تھے کہ آواز آئی لدا ہے لدا ہے ہشو سمجھ گئے کہ یہ آوازہ ہمین پر کسا گیا مگر کرتے کیا کسی نے انکا نام تو لیا ہی نہ تھا اور نام لیا بھی ہوتا تو بازار بھر ایک طرف اور یہ ٹٹرون ٹون کا ہشو بدھو نفر - ایک کی دوا دو مثل مشہور ہے یہان سے ذلیل ہو کر چلے تو سیدھے گھر آئے اور دو دن تک گھر ہی مین رہے باہر نہین نکلے -

خواہش بردہ یہ گھر مین لکچر بازی یون شروع کر دی۔

صاحبو۔ یہ بادہ وہ شئے ہے کہ الامان اس سے خدا بچائے۔ اللہ نہ کرے کہ اسکے پاس کوئی کبھی پھٹکے۔ الحذر الحذر۔ یہ وہ ناگن ہے جسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا۔ مگر لوگون نے ابنائے جنس کے بہکانے کے لیے کہنا شروع کیا ہے۔ می خوردمی خور اگر خدا میخواہی * ناکردہ گناہ پیش قاضی نبرند * سبحان اللہ اگر مے پینے کے ذریعہ سے خدا کی زیارت نصیب ہو تو حضرت بندہ اللہ کی ایسی زیارت سے درگذرا اسکے یہ معنی نہین کہ ہم خدانخواستہ منکر ہیں نہین بلکہ سہ نازبران کن کہ خریدار تست * تیسرے دن پھر شیطان نے انگلی دکھائی اور ہشو صاحب نے وحشت کی لی اور چند اشعار آبدار تصنیف فرمائے۔

پرسون گئے ہم صدر بازار — آئے وہان ہیے ذلیل و خوار
دبکے دبکا کر بھاگے ہم — پیچھے جوتی۔ آگے ہم
اکا دکا ہم وہ لاکھ — ہم ہشو اور انکی ساکھ
کوئی دوست نہ کوئی یار — دشمن سارا صدر بازار
مارا مار گیا در در — پھرنے لگا دو کانون پر
نظم ہے یا ہشو کی نانی — چورن الونکی ہے بانی
کھائے انار جائین گے — خبر جہان کی لائین گے
ساقی کی دم مین خدا ہے — جبھی یہ بوڑھا غمزہ ہے
کاگ چورا ہے ای جی واہ — توڑی بوتل اللہ اللہ

جاتے جب ہین ہم دو دو بک — بھاگ ابے مردود بک
آوازے سب کستے ہیں پھر — بھاگے تو لوگیدی خر
ہم پردیسی انکا گھر — پھر آئے ہم وان در در
بولا کوئی سن لو بھائی — ہشو کی جب شامت آئی
بھوک پڑا یہ ہشو ہے — ہشو ہے بھئی ہشو ہے
چورن کھا لو ہشو یار — تو ٹکے لا دو ایک انار
جام ہے کیا او ہے کیسی — پینے والے کی ایسی تیسی
کبھی اچاہے جیسی ہے — کلوار کی ایسی تیسی ہے
وہ شیطان ہم تو ہی ہین — وہ گھما کر ہم تو ڑی ہین

انکے اصحاب بلم ورنلنے گئے تو یون گفتگو ہوئی۔

ج۔ شین رے الف یہ چار حرف آج سے ہم کبھی استعمال نہ کرین گے۔

چ۔ یہ تو محال ہے۔ ایسا کوئی جملہ لکھو تو سہی۔ بے خیر ممکن ہے بنا بے۔

ج۔ (قلم دوات کاغذ لیکر) خم من عقیدہ تمند تسلیم۔ ہم کل تپ مین دق سے تھے۔ حکیم وید کسی کو علم دیجیے کہ نسخہ اکسیر کل کہا ہین مجھے مفید ہوئی ہے وہ دو تولے دیجیے کہ وقت ابعل پی لون۔ تب دفع ہو۔ بالاستہ نجات ملے۔ صحت فقط ہم بے محنت اثر ہے۔ دو شیشی سکین کی منڈی سے ون بجے قبل تو لو بسے واللہ خوب لکھا۔

چ۔ بیشک خوب لکھا ہے۔ انگریزی مین کیا لکھا ہے۔

۔ منڈے کے معنی پھچوری کے معنی مجھے۔ سو کے معنی جلد فیتھہ فل کے معنی خیر خواہ۔ نو یو کے معنی بھیجا
ں۔ آہستہ سے اب اسکو پاگل کون کہے۔ مولوی۔ کیا اچھا خط لکھا ہے۔ ج۔ مے عمدہ چیز نہین ہے۔
یب۔ کیا خوب اس فقرے مین بھی کوئی شراب کا حرف نہین ہے۔ نہ شین نہ رے نہ الف نہ بے۔
۔ ہان بیشک نہین ہے۔ ج۔ مخدوم من مین سڑی نہین ہون۔
گ۔ کیا خوب۔ اسوقت تو ذہن ترقیون پر ہے۔
نج۔ شعر شاعری بہت اچھا شغل برے شاعران گران مایہ بے صرف اور بے غل وغش
یار روز طبیعت بہلانے کا قیاس کیا گیا۔ ب۔ اسکے کیا معنی۔ م۔ یہ بے تکی ہوئی بندہ نواز۔
چ۔ بے تکی نہین ہوئی یہ خوب ہوئی اسکے یہ معنی کہ کوئی لفظ اس جملے مین ایسا نہین جسمین
شین یا رے یا الف یا بے تھو بڑا طبیعت دار آدمی ہے۔ چ۔ بس اسیطرح ہوش کی باتین کیا کرو
ب۔ ایسا ہو تو ہم اپنے آپکو بڑا خوش نصیب سمجھین۔ ج۔ ع۔ برات عاشقان بر شاخ آہو۔
م۔ سبحان اللہ۔ برات مین بے اور رے اور الف۔ عاشقان مین الف اور شین بر مین بے۔
اور بے شاخ مین شین اور الف آہو مین الف پورا مصرع۔
چ۔ ع۔ شکر بہ ترازوے وزارت برکش۔
م۔ خوب شکر اور بہ اور ترازو اور وزارت اور بر اور کش سب مین شراب کے دو دو
ایک ایک حرف موجود۔

دس دن کے بعد طبیعت نے پھر پلٹا کھایا اور چھ روز تک اتنی پی اتنی پی کہ ہوش حواس نشہ مین خود بدولت بازار مین آئے غائب غلہ سا تین دن شراب کے اور دکانون پر اتنی بدعت کی کہ پولیس کو دست اندازی کرنی پڑی چونکہ انکے چچا ایک مشہور آدمی اور ہر دل عزیز رئیس اور آنریری مجسٹریٹ تھے انکے ساتھ رعایت کی اور خود پولیس والون نے انکو انکے گھر پہونچا کر انکے چچا کے سپرد کر دیا۔ انھون نے گھر پر بھی آسمان سر پر اٹھا لیا اور ایک ہفتے تک سوائے گالی گلوچ مار دھاڑ جوتی پیزار دھر پکڑ کے اور کوئی کام نہ تھا۔ چچا اور احباب اور بھائی اور محلے والے عاجز آگئے اور صاحب مجسٹریٹ سے پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کے نام چٹھی لکھوائی اور صلاح ہوئی کہ مولوی صاحب کے ساتھ گاڑی پر بیٹھ کر پاگل خانے جائین اور انسے ذکر بھی نہ کیا جائے ایک خدمتگار نے انکو سمجھا دیا کہ مولوی صاحب کے ساتھ آپ کل صبح کو پاگل خانے

بھیجے جاینگے چھٹی وہانکے صاحب کے نام سے آئے ہین-

ساتوان دورہ

ملا پاگل

مولوی صاحب گاڑی پر سوار جوتی پرشاد کو اپنے نزدیک بیوقوف بناتے چلے جاتے تھے اور سوچتے جاتے تھے کہ لالہ کو یہ خبر ہی نہین کہ گھڑی دو مین مڑلیا باجے کی پاگل خانے کی سیر کرتے ہونگے دلمین یہ خیال تھا مگر قہر درویش بر جان درویش پاگل خانے کی عالیشان کوٹھی کے پاس پہونچکر مولوی صاحب نے گاڑی رکوائی لالہ جوتی پرشاد کے بنانے اور دل بہلانیکے لئے کہ یا گلخانہ دیکھکر پھر کہین نہین یون تو مزے مزے کی باتین کرنیکے ناظرین الاتمکین اس مکالمے کو ضرور یاد رکھین کہ آگے چلکر اسکا جا بجا حوالہ دیا جائیگا مولوی بھئی اس چار دیواری کے اندر ایک باغ ہے شمیر جنت نظیر کے شالامار باغ کی نقل - الہ آباد کے خسرو باغ سے بڑا - عجب نزہت بار باغ ہے جا بجا چمن اور پھلواریان اور عمدہ عمدہ پودے اور سر بفلک کشیدہ درخت پر میوہ و باردار اور بیچون بیچ مین ایک پری منزل کوٹھی ہے کوٹھی کیا نمونہ جنت ہے - طبقات ارم -

کسی را با کسی کارے نباشد		بهشت آنجا که آزارے نباشد	

چھتر منزل - اور دلکشا - اور فرح بخش کی کوئی حقیقت نہین - تاج بی بی کے روضے کی بھی کوئی حقیقت نہین چار کوٹون مین چار پریان بنی ہین اس قابل ہے کہ یہان دو گھڑی انسان دل بہلائے اسمین ملقبیں حشمتم خورخرم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم اپنی تفریح طبع کے لیے آئی تھین مع سراپردہ گزینان عزت و اقبال و ہودج نشینان عظمت و اجلال قدم رنجہ فرمائی تھین اسلئے ہے کہ رؤسا کبھی کبھی آیا کرین - لطف بہار اٹھایا کرین - جوتی باہر ہی سے دیکھنے سے جی خوش ہوگیا -

مولوی - دلمین خوش ہوکر - اندر اور بھی خوش ہوجئے گا -

ج - ہم تو باہر ہی سے دیکھکر پھڑک گئے - م شکر ہے کہ آپنے بھی پسند کیا روح کو بالیدگی ہوئی

ج - ہمکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم اٹھارہ برس کے ہوگئے -

م - اجی بوڑھا آئے تو جوان ہوجائے اور جوان کبھی بوڑھا نہ ہونے پائے اسکی سیر سے انسان کل عوارض روحانی اور امراض جسمانی سے مصئون او محفوظ رہتا ہے -

ج - کیون نہین - آپ تو کبھی کبھی یہان آتے ہونگے - م جی ہان - سیر کنان -

ج۔ آج یہین رہئیے۔
م۔ دلمین۔ خدا کرے۔ اللہ بچائے ظاہرداری مین۔ آپ یہان رہ سکتے ہین اتنے مین
لالہ جوتی پرشاد گاڑی سے اترے۔ ج۔ مین ابھی آتا ہون ذرا اسکے اندر چلکر سیر کرین گے۔
م۔ خوش ہوکر۔ ضرور آپ جس کام کو جاتے ہین ہان سے ہو آئیے۔ ج۔ ابھی ابھی آتا ہون۔
دس منٹ گذر گئے پندرہ منٹ گذر گئے بیس منٹ گذر گئے۔ جوتی پرشاد کا پتا نہین۔
اب سنئیے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب گاڑی سے اترکر گھنی اور لمبی لمبی پتاور سے ہوکر پاگلخانے
کے پھاٹک پر پہونچے۔ جوتی۔ پہرے والے سپاہی سے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہین۔
سپاہی (جنگی سلام کرکے)۔ ہان موجود ہین۔ ج۔ ہمارا کارڈ بھیجدو اسپر چھپا تھا یہ
لالہ جوتی پرشاد ام اے فیلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی۔
سپاہی نے ایک چپراسی کے ہاتھ کارڈ بھیجا اسنے آن کے کہا حضور کو صاحب نے سلام دیا ہے
جوتی پرشاد نے ٹوپی اتار کر انگریزی مین سلام کیا اور صاحب نے استادہ ہوکر ہاتھ ملایا
ص۔ ول ہم آپ کے لیے کیا کرسکتے ہین۔ ج۔ مین ایک پاگل کو لیکر آیا ہون۔
صاحب مجسٹریٹ کا یہ خط آپکے نام ہے۔ ص۔ ابھی حال مین یہ پاگل ہوگیا ہے۔
ج۔ جی ہان۔ یونہین برتن گھڑے اور گگرے اور آفتابی اور لوٹا توڑتا پھرتا ہے اور جو
شخص اسکے ساتھ رہتا ہے اسکو سڑی سمجھتا ہے اور سب سے چپکے سے کہتا ہے کہ یہ آدمی
پاگل ہوگیا ہے۔ ص۔ ابھی ابتدا ہے شاید اچھا ہوجائے اسکو بلوائیے۔
جوتی پرشاد نے چپراسی سے کہا کہ گاڑی پر باہر جو صاحب بیٹھے ہین انسے کہنا کہ سپرنٹنڈنٹ
صاحب بلاتے ہین میرا ذکر نہ کرنا وہ بیچارے پاگل ہوگئے ہین اور جو اُنکے پاس جاتا ہے
اوسکو پاگل کہتے ہین تم ہوشیار ہوکے چپکے یار بناکے لے آؤ چپراسی نے جاکر کہا چلیے آپکو
صاحب بلاتے ہین۔
مولوی صاحب نے کوچبان اور سائیس اور خدمتگار سے کہا کہ لالہ اگر آئین تو فوراً یہان
بھیجدینا یہ کہکر اندر تشریف لائے جوتی پرشاد کو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھکر مسکرائے
کہا حضرت پہلے ہی سے یہان آگئے۔ آگے صاحب کو سلام کرکے بیٹھے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب
نے انگریزی مین جوتی پرشاد سے پوچھا (یہ انگریزی جانتے ہین۔ جوتی۔ جی نہین۔
ص۔ چہرے ہی سے دیوانہ پن برستا ہے۔ ج۔ جی ہان جنون کہین چھپا رہتا ہے۔

ص ۔ اور خصوصًا ہم لوگون سے ج ۔ جی ہان ۔ جنھون نے ہزارون پاگل چنگے کئے ہین ۔
ص ۔ مدت سے یہی کام ہے ج ۔ آپ تو اس اسپشلسٹ ہوگئے ہین نا ۔
مولوی صاحب سے) مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے ۔ صاحب (مسکراکر) آدھم برمطلب کہیے
مولوی (علیحدہ لیجاکر) حضور یہ رئیس کے لڑکے ہین مگر دماغ مین خلل ہوگیا ہے آپ
انکو پاگل خانے مین رکھیے ۔ صاحب ۔ بہتر ۔ مولوی ۔ انکا قاعدہ ہے کہ بولتین ۔
صاحب ۔ (مسکراکر) ہم سمجھ گئے مولوی ۔ حضور صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی حضور کے نام سے ہے
راوی ۔ جیب ٹٹولی ۔ مگر خط کہان خط تو جوتی پرشاد نے جیب سے نکال لیا تھا او ستادی
کر گئے تھے اور صاحب نے پڑھکر اپنی میز پر رکھ لیا تھا ۔
صاحب ۔ اس خط کی کوئی ضرورت نہین ہے ۔ (جوتی پرشاد کو بلوایا)
صاحب ۔ اور مولوی صاحب اور لالہ جوتی پرشاد اور جمعدار اور چپراسی جانے لگے
جمعدار سے صاحب نے کہدیا تھا کہ کوئی اچھا کمرہ خالی کردو ۔ رئیس آدمی ہے ایک
مقام پر جمعدار نے اشارے سے کہا کہ یہی کمرہ تجویز کیا ہے ۔ صاحب نے مولوی صاحب
سے کہا ہم اور آپ اس کمرے مین چلکے بیٹھین جسمین یہ پاگل بھڑک نہ جائے اور خود ہی
چلا آئے اور ادھر جوتی پرشاد سے انگریزی مین کہا کہ اس کمرے سے ہم جلد بھاگ
آئینگے تم باہر رہنا ۔ مولوی صاحب سیدھے سادے مسلمان صاحب کے ساتھ چلے
گئے اور دل مین بہت ہی خوش تھے کہ آج بڑی کارگذاری کی جوتی پرشاد کے چچا اور
دوست سب خوش ہونگے کہ کس خوبصورتی سے انکو پاگل خانے مین لے گیا کسی کی
جرأت نہین ہوتی یہ بھاری پتھر ہمین نے اوٹھایا صاحب جاکر مونڈھے پر بیٹھے اور
مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھنے ہی کو تھے کہ صاحب زن سے باہر اور جمعدار نے
دروازہ بند کرکے قفل ڈالدیا جبتک مولوی صاحب اوٹھین اور یہان آئین اور غل مچائین
قفل پڑگیا اور جناب مولانا بالعلم والفضل اولنار ۔ پاگلون کی کوٹھری مین بند جل جلالہ
مولوی خداوند ۔ کیا اس نحیف و نزار ہی کو پاگل بنادیا ہم ۔ صاحب ۔ آپ یہین آرام کرین ۔
مولوی صاحب ۔
ہم پیر و مرشد غلام ایک مولوی آدمی حافظ ملا انوار الحق صاحب سبزواری قدس سرہ
الشریف کا ذلہ ربا اور غلام جنون کیا معنی ۔ کبھی قطرب بھی جو اول مقدمہ دفتر مالیخولیا کا نہین ہوا

صاحب ۔ (جوتی پرشاد سے) اردو مین کیا کہتا ہے ۔
جوتی ۔ مین جانتا ہون عربی پڑھ رہا ہے ۔ صاحب ۔ اچھی بات ہے مولوی صاحب آپ رام سی تپتے ہیں
م ۔ جناب مفخم بہیچ میرز ثبات عقل مین ہے جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا کاشانہ دماغ
البتہ مرغ جنون کا آشیانہ ہے اور طایر سودا کا مسکن مجھ بیگناہ کو نجات دیجئے اور سکا اجر خدا دیگا
جمعدار ۔ مولوی صاحب پاگل خانہ تو ہے ہی یہان داد نہ فریاد ۔
م ۔ بابا یہ عجب پاگلخانہ ایست کہ ہر کوئی یہان پاگل ہے ۔
صاحب ۔ مولوی صاحب یہ جمعدار لوگ ہم تک کو کبھی کبھی پاگلون کے ساتھ بند کر دیتا ہے ۔
م ۔ (غیظ مین آکر) بخدائے لم یزل حضور ایسی قابل ہین کہ پاگل خانہ مین رہین جائے شما
درین پاگل خانہ بہتر است ۔ صاحب ۔ یہ کیا بولا ۔
جوتی ۔ حضور فارسی زبان مین اپنے باپ کی نسبت کہتا ہے کہ وہ بھی پاگل تھا ۔
صاحب اور جمعدار بہت ہنسے ۔ اور مولوی صاحب اور بھی غیظ مین آئے اور کہا
سوگندمی خورم بہ تنگری تعالی کہ کلمہ سقط و سخت خلاف شان جناب والد میرے
برد اللہ مضجعہ وانار اللہ برہانہ کلیجے پر کارتے میکنند ۔ صاحب ۔ یہ کیا بولا ۔
ج اپنے نانا کی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھی اسی پاگل خانے مین مرے تھے اتنا سنا تھا
کہ مولوی صاحب آگ ہی تو ہو گئے اور مارے غصے کے لوہے کی سلاخون کو زور زور
سے ہلانے لگے معلوم ہوتا تھا کہ سیخچون کو توڑ کے باہر آکے دو ایک کو کھا جائے گا ۔
مولوی صاحب نے بڑے زور سے دانت کٹکٹائے اور کیسی بھیانک صورت بنائی
کہ معاذ اللہ ۔ اول تو قطع مبارک یون ہی ماشاء اللہ قابل دید تھی سر گھٹا چار ابرو کا
صفایا ۔ قدسات فٹ کا دبلے پتلے لقات اور اب اور بھی عمدہ برزخ شکل آگئی ۔
صاحب کو پہلے ہی انکے پاگل ہونے کا یقین تھا اب اور بھی پورا پورا یقین ہو گیا جمعدار
نے کہا حضور رات کو اسکی بڑی چوکسی کرنی ہوگی ۔ صاحب نے کہا بیشک ۔
جوتی پرشاد نے سیخچون کے پاس جا کر کہا جناب مولوی صاحب قبلہ کورنش عرض کرتا
ہون کہیئے کشمیر جنت نظیر کے شالا مار باغ کی نقل ہے یا الہ آباد کے خسرو باغ کی ۔
مولوی ۔ آپکے والد اور پدر زن کی رضا اور خواہش یہی ہے کہ آپ کچھ دن اس
جنون سرا مین جسکو عوام پاگل خانہ کہتے ہین قیام پذیر ہون ۔

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما
فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمہما
کما ربیانی صغیرا۔

(ع) کہتے ہین مان کے پاؤن کے نیچے بہشت ہے۔ صاحب۔ اب کیا بولتا ہے۔
ج۔ اب اول جلول بکنے لگا۔ صاحب۔ ہم علاج کرین گے۔
ج۔ آپ صحیح فرماتے ہین جناب مولوی صاحب کہ یہ مقام اس قابل ہے کہ انسان
یہان دو گھڑی دل بہلائے۔ م۔ (جھلا کر) اسوقت آپکے والد ہوتے تو سر کاٹ کر پھینکدیتے۔
افسوس کہ وہ ہم سے دور ہین۔

طال شوقی الی وصال حبیب — مال قلبی الی جمال حبیب
طال شوقی الی منازلکم — ایہا الغائبون عن نظری

ج۔ کہیئے وہ پہری منزل کوٹھی کہان ہے۔ م۔ (سر پٹک کر) اگر بس چلے تو کہا جاؤن۔
ج شالامار باغ کی نقل ہوتا۔ م۔ خدا سمجھے گا تجھ مردود سے۔
ج۔ اب یہ تو فرمایئے کہ وہ سراپردہ گزینان عزت و اقبال کہان ہین۔ م۔ الصبر مفتاح الفرج
ج۔ اندر سے تو یہ کوٹھی اور بھی اچھی ہوگی۔
راوی۔ جو جو فقرے مولوی صاحب نے پاگل خانہ کے باہر کہے تھے وہ جوتی پرشاد نے
دوہرائے۔ اسی سبب سے ہمنے کہا تھا کہ ناظرین ان فقرون کو یاد رکھین۔
م۔ مین ایک دم کو مار ڈالونگا۔ صاحب دیکھو جمعدار بہت ہوشیار۔
جمعدار۔ حضور بہت ہوشیار رہون گا۔ صاحب۔ سپاہی لوگ سب چوکس۔
جمعدار۔ حضور نشان خاطر رہین۔ م۔ آج قضا کا سامنا ہے۔
ج۔ یہ کیون۔ ہمسے تو کہتے تھے کہ پہری منزل کوٹھی ہے۔
م۔ قضا کا سامنا۔ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔
ج۔ آپ تو فرماتے تھے کہ عجیب بہشت زار باغ ہے۔
م۔ خیر ہماری اجل ہمیں اس پاگل خانہ ہی میں دوچار ہو۔ کل من علیہا فان
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ ج۔ چاہ کن را چاہ درپیش
ہمکو پاگلخانے بھیجنے آئے تھے۔ اب تیرے مولوی کی [illegible] حسین آباد کا گھنٹا گھر۔

م دیکھون پر زور سے ہاتھ مار کر لعنت بکار شیطان - جمعدار دیکھو حسن خان اس پاگل کا ذرا خیال رکھنا
حسن - ہان ہین تو دیکھ ہی رہا ہون -
اتنے مین صاحب تو رخصت ہوئے اور اس پاگل کی حرکتین دیکھکر ایک اور پاگل جو سامنے
بندھا تھا بگڑا - کہنے لگا او تماشا دکھانیوالا او بھالو والا - سرکس والا
(جمعدار سے) اس بھالو کو کٹہرے سے چھوڑ دے - ہم اس سے لڑے گا - یہ پاگل سمجھا
کہ جمعدار سرکس والا ہے اور مولوی صاحب کو بھالو سمجھا - پھبتی اچھی کہی - بھالو کی
ایک ہی ہوئی پھر غل مچایا اور زور زور سے تالیان بجا کے کہنے لگا -
(سرکس والا او ریسورتھم -) اس بھالو جنگل کے بھالو کو چھوڑ دو ہمسے کشتی ہوگی - ہم اس کو
کھا جائیگا - بوٹی بوٹی نوچے گا -
مولوی صاحب بہت گھبرائے کہ خدا نہ کرے اگر یہ پاگل اس وقت چھوٹ جائے
تو معاذ اللہ - ہم کو بھالو سمجھکے تو لڑنے کو تیار ہی ہے اور جو کہین انسان سمجھے تو کھا ہی
جائے خدا بچائے ادھر ادھر غور سے دیکھنے لگے کہ کسی جانب سے کوئی دروازہ کوئی کھڑکی
کھلی تو نہین ہے کہ کوئی پاگل کہین آئے اور بوٹیان نوچنے لگے - دیکھا تو چوطرف بند -
جان مین جان آئی - اتنے مین اس پاگل نے پھر کہا (ارے اس بھالو کو مع شیر کے
چھوڑ دے ارے چھوڑ دے ببر کا بچہ - اسکے بعد ایک جانب سے صدا آئی -

بھونرا لوبھی پھول کا کلی کلی رس لیت ۔۔ کانٹا لاگا پریم کا ہیر پھیر جیا دیت

ایک تو نینا مد بھرے اور دوجے انجن سارے پوری کو دیت ہے متوارن باذر کو ہتھیار
اسے دیوانے ہمکو کوئی دیتا ہے سڑی سودائی کو ہتھیار - اگر کوئی ہمکو کہ سڑی ہین تلوار
دیدے تو ہم ایک سرے سے سب کو مار ڈالین -
فاقتلوا - اور سب سے پہلے اس جمعدار سالے پر ہاتھ صاف کرون پھر سپرنٹنڈنٹ پر -
مولوی صاحب گو از بس ملول و مغموم تھے مگر ہنسی آہی گئی - کہ گاتے بھی ہین اور اسکے
معنی بھی بتاتے ہین - اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہین کہ مین دیوانہ ہون اپنے آپکو
سڑی سودائی سمجھتے ہین اور ہنسی زیادہ اس بات پر آئی کہ یہ بھی صاف صاف
کہہ دیا کہ اگر ہمکو تلوار ملجائے تو سب سے پہلے جمعدار کو قتل کرین اور بعد ازان سپرنٹنڈنٹ
کو فاقتلوا کا لفظ [illegible] سمجھے کہ کوئی عربی خوان ہے اپنے گھر سے آپ نے فرمایا دانت متکلم

فی لسان العرب اتنا سنا تھا کہ اس پاگل نے زور سے کہا یہ کون سور کا بچہ بول رہا ہے
خاموش یہ سنکر مولوی صاحب دبک رہے اور دوسری آواز آئی کہ اے میرے بھالو تو بولتا ہی
او سرکس والا اپنی بھالو کو کھولدے مولوی صاحب کے ع کاٹو تو لہو نہیں بدن میں ۔
لالہ جوتی پرشاد نے یہ دلگی دیکھکر جمعدار سے کہا ہماری گاڑی کو رخصت کرو خدمتگار کو
بلاؤ اور جو سائیس یا کوچبین پوچھے کہ مولوی صاحب کہاں ہیں تو کہنا ۔
وہ بارہ روپیے مہینے کے جمعدار ہو گئے پاگلخانہ کے جمعدار بن گئے ۔ گاڑی کو چلتا کیا
خدمتگار اندر آیا ۔ دیکھا تو مولوی صاحب ندارد لالہ جوتی پرشاد صاحب موجود مع ہوش و حواس
ج ۔ جمعدار صاحب آپ جاکے کرایہ کی گاڑی بلوا دیجئے ۔ جمعدار حسن خان جاکے لا دیجئے ۔
ج (پندرہ منٹ کے بعد) گاڑی آگئی ۔ سرکار سلام کرکے رخصت) خدمتگار کو جو روکا تو پتا کہاں
ج ۔ آؤ دکھاویں ۔ خ (ارے متحیر ہوکر) ہاں ۔ مولوی صاحب ہی تو ہیں !!!
مولوی ۔ بھائی جمعدار صاحب خدا آگاہ ہے کہ میں پاگل نہیں ہوں ۔
یقین نہ آئے تو اس خدمتگار سے دریافت کر لیجئے ۔
جمعدار ۔ تو مولوی صاحب اب رات بھر تو آپ یہاں اللہ کا نام لیجئے ۔
خ ۔ (بہت ہی ہنستا ہوا) یہ نئی ہوئی ۔ م ۔ ارے یار و کوئی تو اس ضعیف و زار کی بندی خلاص کرو
ج ۔ مولوی صاحب قبلہ یہ باغ بڑا نزہت یا ہے ۔ م ۔ (دانت کٹکٹا کر) خدا غارت کرے واللہ باللہ
لالہ جوتی پرشاد صاحب نے جمعدار کو دو روپیہ انعام کے دیئے اور حسن خان کو ایک روپیہ اور
مولوی صاحب سے رخصت ہوتے ہوئے کہا ۔
جناب مولوی صاحب آپ نہ گھبرائیں کل حضور کی فصد کھولی جائیگی اور انشاء اللہ جلد آپکا
دماغ صحیح ہو جائیگا لے اب شیطان کو سونپا آپکو جمعدار صاحب ذرا اِنکی دیکھ بھال کرنا ۔
میاں حسن خان بھائی ہمارے پاگل مولوی کو تکلیف نہ ہونے پائے یہ کہکر جوتی پرشاد باہر
آئے ۔ گاڑی پر بیٹھے ۔ خدمتگار کو کوچ بکس پر بٹھایا ۔ جمعدار اور حسن خان نے سلام کیا
اور گاڑی چلی ۔ کوچ بکس سے خدمتگار نے پوچھا ۔ حضور گھر چلیں نا ۔
فرمایا سیدھے امین آباد چلو امین آباد میں ایک دوست کو ساتھ لیا اور ان سے کل
کارروائی بیان کی ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے ۔ کہا بھئی واللہ کمال کیا مانتا ہوں
استاد مولوی بیچارے بڑے جھک مار رہے ہونگے لاحول ولا قوۃ جوتی پرشاد نے کہا

مجھے سیکڑون گالیان دین اور عربی مین خدا جانے کیا کیا پڑھا مگر کسے پرسے ایک کام کرو۔ بلوچ پورے کی گڑھیا ہے نا۔ ہم مولوی صاحب کا مکان بتا دین گے وہان جاکے اونکے لڑکے کو پکارو۔ اور جو ہم کہین وہ کہو سب پٹی پڑھا کر مولوی صاحب کے مکان پر دوست کو لیگئے اور خود گاڑی مین چھپے رہے۔

دوست اس مکان مین کوئی ہے۔ آواز (اندر سے) اس شہر مین مثل اور دیا و امصار کے مہذب لوگون مین دق الباب کی رسم کا رواج ہے۔

دوست ارے صاحب یہان آئیے۔ آواز آپ اسوقت مرکب تعجیل پر سوار ہین اور التعجیل من الشیطان والتانی من الرحمن کے مفہوم سے ناواقف۔

اتنے مین کسی عورت نے آہستہ سے کہا اللہ بلا بڑھ جائے تم مولویون کی عقل پر اسے چلکے باہر دیکھو کون ہے کیا کہتا ہے گھر مین بیٹھے بیٹھے سوال جواب کر رہے ہین۔

اتنے مین مولوی صاحب کے صاحبزادے مولوی عبدالحق صاحب تشریف لائے کوئی بیالیس برس کی عمر پاؤن مین کفش شرعی پائجامہ ٹخنون سے اونچا کرتا پہنے ہوئے ٹوپی پرانی فیشن سے سر پر رکھے تسبیح ہاتھ مین۔

ڈاڑھی کھچڑی یکمشت و دو انگشت آتے ہی قرات کے ساتھ فرمایا السلام علیکم اس ہیچمیرز رد خلائق ازل کائنات کو جناب کی تعریف مین قدرے تحیر ہے۔ دوست نے کہا میرا نام اویس علی ہے فرمایا۔ از ایران زمین؟ دوست نے کہا اب فارسی عربی اور قرات رہنے دیجئے۔ پہلے جناب مولوی صاحب کی خبر لیجیے سنتے ہی ہوش اڑ گئے کہا خیر باشد۔ انھون نے جواب دیا کسی سے گالی گلوچ کر بیٹھے تھے۔

بس کانسٹبل پکڑ کے کچہری لیگئے۔ وہان مجسٹریٹ نے دو روپیہ جرمانہ کر دیے فوراً دو روپیے لیکے جائیے مولوی صاحب کے صاحبزادے کا رنگ فق۔ کچھ غور کرکے کہا جناب والد بزرگوار تو دشنام و الفاظ سخت کے ابداً عادی نہین ہین انھون نے کہا بحث ہوگئی تھی ایک طالب علم نے یہ شعر پڑھا۔

	فان العلم یفنی عن قریب		وان المال باق لایزال

جناب مولوی صاحب نے کہا یہ غلط ہے صحیح یون ہے۔

	فان المال یفنی عن قریب		وان العلم باق لایزال

عبد الحی جناب والد ماجد بر سر حق ہین مال فانی شے ہے۔
علم باقی۔ کسی شاعر اعرابی نے کیا خوب کہا ہے۔

رضینا قسمۃ الجبار فینا	لنا علم وللاعداء مال

لاجرم بر تقسیم خدا کہ درمیان ما کردہ برائے ما علم و برائے اعدا مال بہر کیف بندہ اب
مجسٹریٹی جاتا ہے دوست۔ تسلیم عرض کرتا ہوں۔ عبد الحق۔ خدا حافظ فی امان اللہ۔
مولانا عبد الحق صاحب خلف الرشید جناب مولانا فضل حق صاحب علیہ الرحمۃ گھبرائے ہوئے
اندر گئے۔ عورتوں نے پوچھا خیریت ہے پہر جرمانہ کیا کہتا تھا یہ بوکھلائے ہوئے تو تھے ہی
گھبرا کر کہا ابا کو گورے پکڑ لے گئے۔ اتنا سننا تھا کہ عورتوں کے ہوش اڑ گئے گوروں کا نام سنکر
کانپ اٹھین۔ ۱۔ ہے ہے یہ ہوا کیا۔ ۲۔ ارے یہ موئے گورے تو جن ہوتے ہین۔
۳۔ گھبراؤ نہین پھر اؤ نہین۔ ۴۔ تو پوچھو کہ گورے مونڈی کاٹے کیوں پکڑ لے گئے۔
گھر مین رونا پیٹنا مچ گیا۔ پٹس پڑ گئی کہ بڑے مولوی صاحب کو گورے پکڑ لے گئے ادھر چھوٹے
مولوی صاحب نے صندوقچہ کھولا تین روپیہ لیے باہر آئے نخاس سے اکا کیا۔ مجسٹریٹی
گئے وہان سناٹا پڑا ہوا۔ چراغ تک نہین۔ جی بھر بھیانک سماں تھے دھنس گئے حوالات کے
قریب گئے تو آواز آئی (ہالٹ ہو کم ڈر) یہ مولوی آدمی انکو اس سے کیا بحث ناک کی سیدہ
پر چلے۔ اسنے پھر آواز دی (ہالٹ ہو کم ڈر) آپ نے یہان سے جواب دیا دکیا
یہان جناب مولوی فضل حق صاحب تشریف رکھتے ہین) اسپر ایک کانسٹبل نے جو کسی
کام کو جاتا تھا کہا کیا بہرے ہو جلدی سے کہدو ورنہ یا نہین تو گولی مار دے گا [illegible]
اور کہا بندہ قوت سامعہ سے بے بہرہ نہین ہے۔ اور بے جرم و خطا گولی مارنا کیا دلگی ہے
دونوں کانسٹبل ہنس دیئے انکو سمجھایا کہ ادھر آیئے یہان سے دوسری جانب گئے اور
غل مچا کے کہا یہان کوئی صاحب تشریف رکھتے ہین۔ ایں ایں صدائے بر نخاست سے
دیکھئے جس درکو الگ بند تھے کوئی نہ بولتا تھا نہ فرزند ہے ایک آواز آئی۔ کون ہے
بھی۔ آواز کے جانب سے چلے ہم ہین ہاں۔ آواز ہم کون۔ مولوی آپ کیا عبد الحق ہین

کیستم دل شکستہ غم زدہ	مضطرب حال زار الم زدہ

آواز برکت۔ اور پھر دیکھو یہان سرکار کی کچہری ہے جیسے پھر بھی انکو کیا لاان کو دیا جا سکتا۔
اسکے والا۔ ابھی تو یہان آیئے آپ اسکو دیکھ رہے ہین۔

مولوی۔ جناب والد پر جرمانہ ہوا ہے وہ دینے آئے ہیں۔
اکے والا۔ اجی صاحب بھلا اب اسقدر وقت یہاں کون سنتا ہے۔
ناچار پھر درویش بر جان درویش وہاں سے پلٹے اور اکے ہی پر سے غل مچاتے جاتے
ہیں۔ جناب مولوی تفضل حق صاحب ہیں۔ ابا۔ ابا۔)
اکے والے کا مارے ہنسی کے برا حال ہے ایک نوکر نے کہا اجی آپ کسکو ڈھونڈتے
ہیں۔ فرمایا جناب والد پر صاحب نے جرمانہ کیا ہے نہ وہ ملتے ہیں نہ صاحب کا کہیں پتا
ہے اسنے کہا صاحب تو اس مور والی کوٹھی میں رہتے ہیں۔ ابے اکے والے مور والی کوٹھی
کیوں نہیں لیجاتا۔ اکے والے نے کہا یا حبیب کہیں بھی جہان کہا وہاں لے آیا۔ برکتہ اج
دبرق انداز ہو کم ورکتا ہے۔ آپ چپ چاپ کھڑے ہیں۔ اسنے بندہ وق چھتیائی۔ وہ تو
کہو ایک وہ سپاہی آگیا اسنے سمجھایا۔
مولوی۔ اچھا اب طاؤس منزل چلو۔ اکے والا کہاں چلوں۔ چھتر منزل!
م۔ چھتر منزل نہیں طاؤس منزل اکے والا وہ کہاں ہے صاحب۔ کون منزل۔
ریل والا۔ اکے والے کے قریب آکر آہستہ سے کوئی کھپکان ہے۔ باؤلا۔
اکے والا۔ کیا بتاؤں بھائی جان ایسے صاحب کہاں چلیں۔
مولوی۔ احمق الذی ابھی اس مردِ جنب نے آوازِ غیب سے صاحب کا محل اقامت
کہاں بتایا تھا۔ اکے والا۔ مور والی کوٹھی۔ م۔ بس وہیں چلو بسبیل استعجال۔
اکے والا۔ آپ تو کچھ اور بتلاتے تھے مور والی۔ کوٹھی کے باہر اکا روک لیا اور بچو کوٹھی آگئی
آپنے اوتر کر اندر قدم رکھا جانا ہی تھا کہ ایک دفعہ ہی چار پانچ کتے بھونکتے ہوئے دوڑ پڑے
بھوں۔ بھوں۔ بھوں۔ بھوں۔ اور مولوی صاحب بھاگے تو دہنے پاؤں کا جوتہ رہ گیا۔
ہانپتے ہوئے بڑی پریشانی کے ساتھ اکے کے پاس آئے۔ اور ساتھی چوکیدار بھی دوڑا
ایک دن پہلے دو لالٹین صاحب کی گاڑی کی کوٹھی سے چوری گئی تھیں کتوں کو
بھونکتے اور چوکیدار کو دوڑتے دیکھکر صاحب نے غل مچایا۔ پکڑو پکڑو چور ہے)
اکے والے نے تو مارے ڈر کے کہ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دھر لیا جاؤں
اکے کو تیز کر دیا اور بھاگا تو اتین آیا کہ چوراستے پر دم لیا۔ کرایہ گیا ایسی کی تیسی میں جان
تو بچگئی اب چھوٹے مولوی صاحب کا حال سنئے کہ چوکیدار نے انکو گرفتار کیا اور کتوں کو ہٹا

لنگا دیا کہ الگ رہو بھاگ جاؤ۔ مگر ایک چھوٹے سے کتے نے کہ بڑا تیز تھا ایک چھپلتا ہوا چپکت
لگا ہی دیا اور جس ناپاک کہکر چوکیدار سے مخاطب کچھ کہنے ہی کو تھے کہ صاحب باہر نکل آئے
اور ان کو ہٹوا دیا۔ اور چوکیدار اور کانسٹبل سے جو کوٹھی میں تعینات تھے کہا اس بدمعاش کو لے جاؤ
اور وہ تو جناب مولوی صاحب کو دھکیاتے ہوئے لے چلے بڑے مولوی صاحب تو پاگل خانہ
میں برابر بیٹھے رہے اور چھوٹے مولوی صاحب بیچارے پر یہ مصیبت پڑی کہ چوری کی علت
میں دھر لیے گئے۔

اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا حال سنیے۔ کہ یہ مولوی صاحب کے لڑکے کو اُلو بنا کر اور خود
الگ رہ کر روانہ باشد تو گھر پر آکے دم لیا اور دوست کو راستے سے رخصت کیا۔
گھر پہونچے تو گاڑی والے کو کرایہ دیا اور مکان میں گئے۔ وہاں انکے بھائی اور احباب شطرنج
کھیل رہے تھے جاتے ہی اونھون نے کہا السلام علیکم آہن! کیا خوب ایک دوسرے کو
حیرت کی نظر سے دیکھنے لگا۔ بھائی ارے بھئی کہاں گئے تھے۔
ج۔ مولوی صاحب کو ایک باغ نزہت بار کی سیر کرانے۔ ب۔ مولوی صاحب کہاں ہیں؟
ج۔ (مسکرا کر) آپنے سنا نہیں ۔۔۔

شعر: بستہ کہ اب جی: آرد ؟ ؟ ؟		اب جو آمد و غلام ببرد

ب۔ اسکے کیا معنی کوئی ہے؟ ذرا کوچبین کو بلا لاؤ۔
کوچبین۔ ارے میان تم گاڑی کب لائے۔ ک۔ سرکار ابھی آیا۔ ب۔ اور وہ لوگ کہاں ہیں
ک۔ بیچارے مولوی صاحب تو پاگل خانہ میں بارہ روپیہ مہینے کے جمعدار ہو گئے اور چھوٹے
سرکار وہیں رہے۔ ب۔ مولوی صاحب جمعدار ہو گئے کیا بکتا ہے سور۔
ک۔ ہاں سرکار۔ ب۔ چھوٹے سرکار وہیں رہے اور بڑے کیوں ٹھہرے ہیں؟
ب۔ (متحیر ہوکر) بیچارے کب گئے۔ ب۔ اچھا دور ہو یہاں سے۔ مولوی صاحب کہاں ہیں جی۔
ج۔ جناب کہتا تو ہوں کہ وہ اسی باغ میں رہ گئے۔ ب۔ باغ کون۔
ج۔ ایک کوٹھی کے باہر جاکے ٹھہرے اور مجھ سے کہا کہ اسمین بڑا نزہت بار باغ ہے
اور انسان یہاں اگر دو چار دن رہے تو بڑی تفریح ہو اور اسمین مخدرات سلطانی
سیر کرنے آتی تھیں۔
میں بھی خاموش ہو رہا وہ کچھ خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ انکو پاگل

سمجھے دوست - مولوی صاحب کو - ۲- جی ہاں اور نہیں تو کیا مجھکو -
۳- سپرنٹنڈنٹ نے مولوی صاحب کو پاگل بنا دیا -
ج - بیشک وہ تو صورت دیکھتے ہی سمجھ گیا اور مجھ سے کہا یہ پکا سڑی ہے - اور مولوی صاحب
وہاں عربی بولنے لگے بس اسکو اور بھی یقین ہو گیا - ۱- اچھا پھر کیا ہوا -
ج - ہوتا کیا جو برتاؤ پاگل کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ کیا -
اسپر ٹر اقہقہہ پڑا اور سب ہنسنے لگے - انھیں قسم ہے جوتی پرشاد سچ سچ بتاؤ -
۲- کیا مولوی صاحب کو الٹا پاگل بنایا - ج - الٹا کی اچھی کہی -
۳- بھئی تمھیں علم قسم صاف بتاؤ کہ مولوی صاحب کو بھی دیوانہ گاہ میں رکھ آئے -
ج - دیوانہ بکار خویشتن ہشیار -
ج - خلاصہ یہ کہ مولوی صاحب سرن پناہ بہادر پاگل خانے میں ہیں -
۱- واللہ بہت ہنسکر اچھی ہوئی - ۲- دیر تک ہنسکر بھئی یہ آخر ہو گیا -
۳- ارے میاں دل لگی کرتے ہیں -
ج - خیر دل لگی ہی سہی - افسوس ہے کہ تم میں سے کوئی ساتھ نہ تھا ورنہ واللہ وہیں ہوتا
داخل دفتر - ۱- اب سب مولوی صاحب تھوڑا ہی ہیں -
۲- ہم ہوتے تو جوتی پرشاد سے ہم سے بگڑ جاتی -
ج - گھر میں بیٹھے ہو چاہے جو بناؤ - والو مولوی صاحب کو جب پاگلوں کے کٹہرے
میں بند کیا ہے تو سیکڑوں گالیاں دیں اور صاحب ہنسے پوچھیں کیا بکتا ہے تو میں
کہوں کہتا ہے کہ اسکا باپ بھی سڑی تھا - اور صاحب سپرنٹنڈنٹ سے کہا میں کہا دیکھ
پشتینی سڑی ہے - اور جب مولوی صاحب سمجھائیں تو صاحب کہیں ول تمہارا اس
پاگل سے کچھ سی رکھنا اسپر قہقہہ پڑا اور اس زور سے آواز بلند ہوئی کہ
تا گوار گذرا کہ ایکا ایک آج پاگل خانہ بھیجا گیا اور یہ قہقہے رہتے ہیں -
پچا خدمتگار ہے آج قہقہے کیوں پڑ رہے ہیں - ج - لا حول و قوۃ آ
ج - دیکھو کون ؟ جوتی پرشاد ؟ - ج - جی ہاں -
ج - (گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے کھول کر جوتی پرشاد -
ج - آداب عرض کرتا ہوں قبلہ و کعبہ - اجناب آپکو تکلیف تو ضرور ہوگی مگر ذرا یہاں آ بیٹھئے

ج۔ اچھا۔ اور مولوی صاحب کہاں ہیں۔ اے حضور یہاں تشریف لائیں تو سب حال بیان ہو۔
ج ذرا گھوڑے سے اُتر کر مولوی صاحب کہاں ہیں ۔ ب۔ پاگل خانے میں ج۔ ابھی نہیں بتاؤ تو۔
ب۔ یہی کہتے ہیں کہ پاگل خانے میں رہ گئے۔ ج۔ ہماری کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔
آخر صاف صاف کیوں نہیں بتلاتے۔ ب۔ بولو بھئی جوتی پرشاد۔
ج۔ جوتی پرشاد نے تو ایک دفعہ کہہ دیا کہ۔

شد غلامے کہ آب جو آرد	آب جو آمد و غلام ببرد

ج۔ معلوم ہوتا ہے۔ مولانا پر کوئی چکما چل گیا۔ ب۔ ہاں ہے کچھ ایسا ہی۔
ا۔ یہ تو کہتے ہیں کہ صاحب نے پاگلوں کی ایک بارک میں مولوی صاحب کو بھی کوٹھری
میں بند کر دیا اور وہ جھلائے اور گالیاں دینے لگے تو صاحب کو اور بھی یقین ہو گیا اور
جمعدار سے کہا کہ اس پاگل کی بڑی چوکسی کرنا۔ ج۔ ہنستے ہوئے۔ لاحول ولا قوۃ!!!
ج۔ کیوں جی جوتی پرشاد۔ ج۔ ہے تو ایسا ہی جناب والا۔ ج۔ مولوی صاحب کیونکر پاگل بنا دیئے گئے
ج۔ ہوا یہ کہ مولوی صاحب نے پاگل خانے کے پاس جا کے بگھی روکی اور مجھ سے کہا کہ
اسمیں ایک نزہت بار باغ ہے اور اس قابل ہے کہ انسان دو گھڑی دل بہلائے
اور اسمیں بلقیس حشم حور خدم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم سراپردہ گزینان
عزت و اقبال و ہودج نشینان عظمت و اجلال تشریف لاتی ہیں۔
راوی۔ اس جملے اور قافیہ بندی پر سب ہنس پڑے۔
ج۔ اور میں نے کہا میں ابھی آتا ہوں یہ کہکر میں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے
پاس چپکے سے کارڈ بھیجا انھوں نے بلا لیا ٹوپی اتار کر ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھے۔
ج۔ اور مولوی صاحب اب کہاں ہیں۔ ج۔ جی وہ گاڑی پر بیٹھے ہیں۔
ب۔ انکو یہ خبر ہی نہیں کہ تم کہاں ہو۔ بالکل نہیں۔ میں نے کہا میں ایک پاگل کو ساتھ لایا ہوں ج
ج۔ اچھی ہوئی۔
ج۔ صاحب نے کہا بلاؤ۔ میں نے کہا وہ اس قسم کا پاگل ہے کہ سب کو پاگل بتاتا ہے
راوی۔ اسپر پھر بڑا قہقہہ اڑا۔
ج۔ مولوی صاحب بلائے گئے جو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھا تو مسکرائے اور کہا
آپ بھی ہیں۔ ... نے اپنے دل میں کہا کہ گھڑی دو میں ہر لیا بازی۔

صاحب سے کہا کچھ آپ سے عرض کرنا ہے۔ صاحب نے مسکرا کر علیحدہ لیجا کر کہا دسکیئے
کہا حضور یہ ایک رئیس زادہ ہے مگر پاگل ہو گیا ہے اور صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی
حضور کے نام دیا ہے خط ڈھونڈھنے لگے وہ وہان کہان۔

ج۔ کیون۔ خط تو اُن ہی کے پاس تھا۔ ب۔ خط مولوی صاحب کو دیدیا تھا۔

ج۔ وہ مین نے جیب سے نکال لیا۔ راوی۔ اسپر اور قہقہہ پڑا۔

ج۔ اخوہ تو مولوی بیچارے بن ہی گئے۔ ا۔ مارے ہنسی کے بُرا حال ہے۔

۲۔ بھی یہ تو واللہ قابل درج ناول ہے۔ ۳۔ ضرور واللہ اسی قابل ہے۔

۵۔ وہ خط صاحب کی میز پر تھا وہ پڑھ چکے تھے۔ ب۔ اور ادھر تم پڑھ ہی چکے تھے کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے

ج۔ جی ہان۔ جیسے ہی مولوی صاحب نے کہا۔ یہ پاگل ہے۔ صاحب مسکرانے لگے۔

الغرض کل حال مولوی صاحب کی پریشانی اور مصیبت کا کہہ سنایا۔
اور سامعین کی یہ کیفیت تھی کہ مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔
جب مولوی جی کو کمرے مین چھوڑ کے باہر آئے اور ان کے آتے ہی
جمعدار نے قفل ڈالدیا اور مولوی صاحب آیات قرآنی پڑھنے لگے
تو اسقدر قہقہہ پڑا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی۔

ج۔ ایک بار فرمایا جناب منتظم۔
لالہ جوتی پرشاد کا دماغ البتہ طایر جنون کا آشیانہ ہے۔ اور اس نحیف کو تو کبھی
اول مقدمہ جنون یعنی قطرب بھی نہین ہوا۔

راوی۔ جس نے سنا لوٹ گیا اور دیر تک ہنسی رہی۔

ا۔ بھئی واللہ مولوی صاحب خوب بنے۔

۲۔ بس پورے بنگئے۔ ۳۔ کیا واقعی ابھی پاگل خانے ہی مین ہین۔

ج۔ آپ کا بھی نام لکھ لیجئے۔ ہان صاحب پھر۔

ج۔ پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ بندہ اول خلائق ہے اور حافظ ملّا نور الحق صاحب
سبزواری کا ذلہ ربا۔ صاحب بار بار پوچھین کہ اب کیا بولتا ہے۔ مین نے کہا حضور اپنے
والد کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ کبھی کہا خداوند کہتا ہے کہ اسکا نانا بھی اسی پاگل خانہ مین مرا تھا۔
راوی بڑا قہقہہ پڑا۔ ا۔ آخر ہوا کیا۔ ج۔ وہین بند ہین۔

۲۔ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو فوراً یقین ہوا کہ پاگل ہے۔
ج۔ کمرے کو سر پر اٹھا لیا پاگل سب جوش میں آگئے۔ اور ایک پاگل نے غل مچا کر کہا
او سرکش والا اس بھالو کو چھوڑ دے ہم اس سے لڑے گا ج سرکش والا کون؟
ج جمعدار کو سرکس والا سمجھا۔ چ۔ اور بھالو کون ج۔ جناب مولوی صاحب کو سمجھا۔
راوی۔ اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور تمام مکان گونج اٹھا۔ ۱۔ پاگل خانہ قابل دید چیز ہے
۲۔ بھئی کسی ترکیب سے چلنا چاہیے ۳۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب کے ساتھ جائیے۔
راوی۔ اسپر بھی قہقہہ پڑا۔ ج۔ ہمکو رنج ہوتا ہے کہ مولوی صاحب خواہی نخواہی دہر لیے گئے۔
ب۔ خدا جانے بیچارے کا کیا حال ہوگا۔ ج حال سنیے تو ٹے ڈ لیتے تھے۔
اور صاحب کہیں کہ دل ہم اسکی آنکھ سے پہچان گئے کہ پاگل ہے۔ میں نے کہا کیوں۔
نہیں۔ آپنے ہزاروں ہی پاگل چنگے کئے ہیں۔ ایک دو کی کون کہے بس خوش ہو گئے۔
اور جب مولوی صاحب کے فقرے میں نے ہر اڑان تو مولانا بوٹیان نوچ نوچ لیں میں نے کہا
مولوی صاحب کیا نہایت بار بلغ ہے۔ اور وہ دانت پیس کے رہ گئے۔ مولوی صاحب
قبلہ اب ان ہو ورج نشینان عزت و اقبال کو تو بلوا سیئے اور بس کمرے کو تو سر پر اوٹھا لیا
اور میری اس چھیڑ اور انکے بگڑنے سے سب کو اور بھی یقین ہو گیا کہ مولوی پاگل ہے اور
مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہے مجھ سے جلتا ہے۔
۱۔ سٹری کا قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک کو اپنا جانی دشمن سمجھتا ہے۔
۲۔ بھئی دل لگی قابل دید ہے۔ ۳۔ اب مولوی کے چھوڑنے کی بھی کوئی ترکیب ہے۔
۱۔ ہمسے کہو ہم چلے جائیں اسیوقت۔ ج۔ اب اسوقت کچھ نہیں ہو سکتا۔
ب۔ لاحول ولا قوۃ! تین کوس نہیں جانا تین کوس آنا۔ پھر وہاں اسوقت کسکو جگائینگے کوئی
بات بھی ہے۔ ج۔ جسکو فکر ہوگی۔ ب۔ مسکرا کر۔ لاحول ولا قوۃ۔
ج۔ ایک اور بھی دل لگی ہوئی ہے۔ ب۔ وہ کیا۔ ج وہ کیا بھئی۔
ج۔ نہ بتائیں گے گھڑی دو میں مرلیا باجے گی۔ ب۔ کیا بات ہے بھئی۔
ج۔ کل سویرے معلوم ہو جائیگی شاید آج ہی معلوم ہو جائے۔ ب۔ دل لگی کی بات ہے
ج۔ خلاصہ اتنا کہے دیتا ہوں کہ مولوی صاحب کو گرے پکڑ لیگئے اسکے بعد مولوی
صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کی بوکھلاہٹ اور اپنی کارستانی کا حال کہہ سنایا اور

تھوڑی دیر مین چھوٹے مولوی صاحب بھی سر پیٹتے ہوئے آگئے اور کل حال مصیبت کا بیان کیا ہنستے ہنستے لوگون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ ان سے یہ نہین کہا کہ مولوی صاحب پاگل خانہ مین براجتے ہین کہا ہمنے مولوی صاحب کو بارہ بنکی ایک کام کو بھیجا ہے دوسرے دن مولوی صاحب کا نامہ منظوم لالہ جوتی پرشاد کے چچا کے نام آیا ؎

نازش کالسم نبی آدم مخزن لطف وجود و کرم مہر افزاے عز و جاہ و وقار تو ہے صیغم جو لکھنؤ ہے کچھار
بندۂ مولوی ارادت کیش فضل حق نام خستہ و دلریش بعد تسلیم و بندگی و سلام بہ شما میرساند این پیغام
کر عنایات جوتی پرشاد پاگلم پاگلم مبارک باد خبر اے مشفق و شفیق دوست ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
دارم امید محکم از یزدان مشکل من ہمہ شود آسان من و زندان پاگلان ہیہات من و این قسم قیدیان ہیہات
خانۂ پاگلان و من اینجا دل من و اے جان تن اینجا مولوی فضل حق ہوے پاگل مختصر ہے کلام قل و دل
ڈر خدا سے جو کار بد تو کرے اور نہ کر تو بھی خدا سے ڈر مجھ سا ملا اور محسطی خوان میرا سا فلسفی علوم کی جان
منطق و معنی و ادب مین کمال فخر اوستادہا ہے ماضی و حال منطقی کون ہے میرا سا یہان نہ کرے زانوے ادب لقمان
نہ تو سقراط کی حقیقت ہے نہ تو ابقراط کی حقیقت ہے لمن الملک کا بجایا کوس ادنی شاگرد میر بطلیموس
فیثاغورث کا نام گم کیا سارا یونان گرد برد کیا ہے فلاطون کا سرداب بازار علم حکمت مین ہے میرا وقار
نثر میری ہے نثرۂ انشار ہین قصیدہ لشل مرے اشعار مگر از دست چرخ دون پرور ہو گیا پاگلون سے بھی بد تر
وہ تو پاگل ہین عقل ہی بیمار ہے بجا اونکی ذلت و خواری مجھکو دیکھو کہ ہون بقید حواس پاگلون سے بھی بڑھکے ہون ادا
ہین ادو غم یہانکے جو انگریز کرتے ہین پاگلون مین وہ بھی گریز عقل پر اونکے ہین پتھر الو کا پٹھا ہے نہین ہے بشر
آدمیت سے کیا اوسے سروکار وقنا ربنا عذاب النار کہان گھر بار اور کہان پنڈت کالا پانی نہین ہے ہندستان
کہان اب رون کہان ضلع مضلع گر یہ سمجھو تو دیکھ لیو صراح جانے اللہ کیا مین بکتا ہون مونہ کی راہ کیسے تکتا ہون
پاگلون میں ہے اب شمار مرا علم سے کچھ نہین مدار مرا آیا اک چھوکڑا یاد سر کا تخت چھوٹا ہے سنگ در کا
نہ کہین قسم ہے نہ کوئی فرد شہر بن گیا ہون یہ نہین بچے جا محشر مجلسین پاگلانہین ہین ہے الٹی انتین نکلے پڑین ہین مرے
قید کب تک رہون خدا جانے حال بندہ کوئی کیا جانے میری قسمت کی خوبی مرے نصیب خانۂ پاگلان و الیسا عجب
مین فصیح البیان بلیغ العصر ہون دبیر اللسان دبیر الدہر سارے آفاق مین ہے نام مرا ہر جگہ علم سے ہے کام مرا
مشکل آسان کرو خدا لیے میرے کام آؤ کبریا کے لیے

یہ نامہ پڑھکر جوتی پرشاد کے چچا نے مولوی صاحب کے چھوٹے لڑکے کو بلوایا اور کل حال کہ سنایا اور کہا دو چار پاگل پن کی حرکتون کے سبب سے وہ بیچارے پاگل خانے بھیجدیے گئے

چلو چل کے اونکے چھوڑانیکی کوشش کرین۔ مولویصاحب کے لڑکے کو پہلے یقین نہین آیا۔
کہا آپنے تو اونکو بارہ بنکی بھیجا ہے چچانے جواب دیا۔ جی نہین بارہ بنکی نہین بھیجا ہے اسوقت تمسے
کہنا مناسب نہین سمجھا۔ مگر ہراسان نہو انکو چھوڑا لائینگے لڑکا آبدیدہ ہوگیا اور تھوڑی دیر کے
بعد مولویصاحب کی تعزیت کیلئے انکے بھتیجے جی جوتی پرشادکے چچا اور مولویصاحب کے صاحبزادے
پاگلخانہ گئے مگر جمعدار نے اندر نہین جانے دیا۔ کہا ہمکو حکم نہین ہے کہ بلا اجازت خاص کسیکو
بھی اندر جانے دین۔ انھون نے بہت اصرار کیا کہ ہم مولویصاحب کو دیکھنا چاہتے ہین مگر اسنے ایک
نہ مانی چھوٹے مولوی صاحب نے پوچھا۔ کیا سچ مچ پاگل ہی ہوگئے اوسنے کہا اور جھوٹ موٹ کے
پاگل کیسے ہوا کرتے ہین۔ آپکے جناب مولویصاحب تو اور سب پاگلونسے زیادہ سرشار ہین
جناب چھوٹے مولویصاحب رونے لگے۔ جوتی پرشاد کے چچانے جمعدار کو علحدہ لیجاکر کہا
اگر کچھ انعام کی ضرورت ہو تو یہ دو روپیے حاضر ہین۔ اوسنے جواب دیا کہ جناب ان دو روپیونکی
طمع دیکر کیون میری روٹیون کے دشمن ہوئے ہین مجھے حکم ہی نہین ہے مین مجبور ہون
ناچار وہانسے محروم واپس آئے اور اسکے بعد کئی دن دوڑ دھوپ کرکے بعد خرابی بسیار مولوی
صاحب کو اس مجلس پاگلان سے نجات دلوائی باہر آتے ہی جوتی پرشاد کے چچاسے
بغلگیر ہوے لڑکے سے ملے دونو ڈہاڑین مارکے روئے اتنے مین ایک سپاہی انعام کا طالب
ہوا مولویصاحب کے آگ لگ گئی کہا بجا ارشاد ہوا ایسا ہی بڑا انعام کا کام آپنے کیا ہے تانا
گاڑی پر سوار ہوکر چلے راستے مین اپنی مصیبت کا حال بیان کیا مگر انکے بھولے کلام سے
معلوم ہوا کہ یہ واقعی اپنے آپکو اصل مین پاگل سمجھنے لگے تھے مولوی۔ خدا جلشانہ کو یہی منظور تھا
چچا۔ آپ اسکا ذرا بھی خیال نہ فرمائیے گا لڑکا آیا یہ وہی مثل ہے کہ کر تو ڈر اور نہ کر تو خدا کے
غضب سے ڈر واللہ اعلم کس گناہ کے پاداش مین یہ سزا ملی افسوس۔
مولوی۔ کوئی اپنا نہ پرایا۔ توبہ توبہ۔ چچا ہملوگ مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے۔
م۔ کیا شک ہے۔ لاریب فیہ! لڑکا بڑی جد و جہد کئے مگر لسعی منی والاتمام من اللہ۔ بہرکیف
یہی شکر ہے کہ صورت تو دیکھ لی۔ م بعض اوقات رجحان طبع جانب خودکشی ہوتا تھا مگر پھر بجانب اللہ کوئی منع کرتا تھا اور باز آتا تھا
چچا۔ خدا ہر آفت سے بچائے۔ خیر اب سوائے ماحصل بجز افسوس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔
کئی روز تک مولوی صاحب نے اپنے عزیزون اور دوستون سے پاگل خانے کے
حالات بیان کیے اور ذرا بھی کسی دن لالہ جوتی پرشاد کی شکایت نہ کی کیونکہ پریشانی

اور رنج کے سبب سے دماغ بالکل صحیح نہ تھا بھولے ہوئے تھے لالہ جوتی پرشاد کی نسبت کئی بار دریافت کیا کہ ان سے ملاقات نہین ہوئی لوگون نے کہا وہ کہین تفریح طبع کے گئے ہین مولوی صاحب نے گھر سے نکلنا ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔

آٹھوان دورہ

دھر لیے گئے

یون تو لکھنؤ مین میلے بہت سے ہوتے ہین عیش باغ کے میلے پرستان کی پریون کا غنچہ کھلا ہوا۔ باؤلی کا میلا گٹھا ہوا علی گنج کا میلا بھی خیر لعنت بہیج برا نہین۔ گول دروازے کا میلا ہولی کے دن سب سفید پوش شہر امیلا شاہ جیکم تنگلے سے چوک تک اور کشمیری محلہ بحیلی گنج نخاس۔ سیدہ ہر محلہ مین چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین۔ دوالی کی رات شب برات۔ تمام شہر جگمگاتا ہے مذہبی میلون مین رام لیلا ڈریمٹیک میلا۔ محرم ہر جگہ روشنی حسین آباد مبا۔ بخف اشرف میر باقر کا امام بارہ حیدر بیگ کا امام باڑہ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر آٹھون کے میلے کے برابر کوئی میلا نہین ہوتا خدا جانے کہان کہان سے لوگ آتے ہین۔

بھالی اچھا لیئے تو تمام بیسواڑے بھر مین سر ہی سر جائیے دلکھنؤ بیسواڑے مین ہے۔ اور بیسواڑے کے تلور بے مشہور ہین خلاصہ یہ کہ اتنے آدمی جمع ہوتے ہین کہ اگر لام باندھا جائے تو پامر سے روسیون کو ماسکو تک پیچھا چھوڑانا مشکل ہو جائے اس اتنے بڑے میلے مین لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشومع احباب بذلہ سنج مرنجان مرنج سیر کنان تشریف لیگئے۔

ج۔ جوتی۔ چلو تالاب پر چل کے دری بچھا کے بیٹھین۔

ا۔ واللہ بڑی بہار ہے بی نظیر جان کی قتالہ عالم چھوکریان۔ بے نظیر اور بدر منیر اس کٹھے سے آئی ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

ع۔ اور آبادی کی چھوکری پر کیا کم زوبن ہے۔ اسپر ایک بڑا قہقہہ پڑا اور جوتی پرشاد نے کہا زوبن کی ایک ہی ہوئی۔

ایے کہین تو جیم بولا ہوتا۔

ایک ٹھٹھول دوست نے کہا ز ب)

جرورت ہوگی بولین گے۔ جا ہر چھوڑ تو جرورت نہین ہے۔ آگے بڑھے تو بگن کی قینس ملی ایک نے کہا اپنر بھی زوبن ہے۔ اسپر اور قہقہہ پڑا اور جسنے زوبن کہا تھا وہ بہت شرمائے

١۔ یہ فارسی کی ٹانگ کیون توڑتے ہو۔

٢۔ بھئی زوبن بھی یاد رہے گا۔

٣۔ بگن کے ٹھاٹھ دیکھئے۔ سارے چوک کی ناک ہے آنکھوںمین موہنی اور آگے بڑھے تو ایک اور نازنین نظر آئی۔ پری چھم برق دم یہ لوگ گھورنے لگی ایک نے دل لگی مین کہا یار ہمین تو اسکی ایک آنکھ دکھائی دیتی ہے۔

وہ تنک کر بولی (معلوم ہوت ہے ساون مان پھوٹی رہا ہین۔ اینٹ کی عینک لگادو دہوتی) اور رہا ہین۔ اور (لگادو) سے سمجھ گئے کہ دیہاتن ہے۔ دو گال اس سے ہنس بول کر آگے بڑھے تو دیکھا بڑی بھیڑ ہے اور دو مسن بہودنین تنی ہوئین عجب انداز و ناز سے کھڑے موم کے لنگورا ور مچھلیان اور پھوے مول لے رہی ہین ٹھٹھکے گھٹھ جمع۔ ایک پر دس اور دس پر سو گرے پڑتے ہین۔

١۔ معلوم ہوتا ہے پریون کو پر کاٹ کے چھوڑ دیا۔

٢۔ وہ کون خوش نصیب لوگ ہین جو ان پریون کو بغل مین لیکر سوتے ہین۔

٣۔ ہائے رے،

	وہ پری لیکے ساتھ سوتا ہون		حور جس کا پلنگ کستی ہے	

٤۔ خوب گھور لو یار و انکھین سیکو سچے داریان ہین۔

ج۔ بھئی کیا صورتین ہین واللہ۔

١۔ دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہو جاتی ہے۔

٢۔ کوہ قاف کی پریان جو مشہور ہین وہ یہی ہین۔

٣۔ جی چاہتا ہے گود مین اُٹھا کے لیجاؤن۔

٤۔ کون اتنے جوتے پڑین کہ کھوپڑی گنجی ہو جائے۔

٣۔ بلا سے پڑین۔ اونھ پڑین پڑین اتنے مین جوتی پرشاد کے ایک دوست نے کہا ارے یار یہان کھڑا رہنا ٹھیک نہین ہے سب شہد سے جمع ہین جو کوئی دیکھیگا تو کیا کہے جوتی پرشاد نے کہا آپ کی ایسی کی تیسی اور یہان سے جانے والے کی ایسی تیسی۔

کیا خداداد حسن پایا ہے
آپ اللہ نے بنایا ہے

اغل بغل ان دونون کو بٹھالے اور کبھی ادھر کبھی ادھر چھپیان لے واللہ ہم تو سمجھین کہ ہم اپنے وقت کے واجد علی شاہ ہین قسم خدا کی جی چاہتا ہے زبردستی جاکے چوم لون اب سنیئے کہ جدھر وہ دونون پریزاد رشک گلرخان نوشاد جاتی تھین۔ تمام میلا اسی جا ہولیتا تھا۔ اور ارباب نشاط مین جو جو بناؤ چنا ؤ کرکے گئی تھین وہ کٹی جاتی تھین۔ ایک بولی کس صرف کی ہین ذرا الگی۔ وضع تو دیکھو جیسے دم کٹی ہرنی دوسری نے کہا اے چھبیلا شلجم ٹمکینی کا نام نہین۔
اللہ جانتا ہے جو انکی راتین دیکھو تو بس یہ معلوم ہو کہ کوڑہ ہے یہ چلی گئی کدہر ہی تھین کہ ہماری چاہ چھوڑکے جسے دیکھو انکے پیچھے لٹو ہے۔
انکا پیچھا چھوڑکے جوتی پرشاد مع احباب کے وہان آکے بیٹھے۔ جہان بگن کی نسن تھی اسکے بستر سے انکا بستر کوئی بیس قدم کے فاصلے پر تھا۔
ج۔ کیسے ہی بگن صاحب۔ مزاج شریف۔
ب۔ اب تو سنا آپ لوگون کو پاگلخانے کی ہوا کھلایا کرتے ہین۔
ج۔ ہنسکر، وہ بھی ایک دل لگی تھی۔
چلیے ایکدن آپکو بھی دکھلا لائین۔
ب۔ اے تمھارے منھ مین خاک دھول۔
اللہ اسکے سایہ کے قریب نہ لیجائے۔
ج۔ دیکھوگے تو پھڑک جاؤ گی۔
ب۔ آپ ہی کو مبارک رہے۔ مین ہشو نہین ہون۔
ج۔ آپ نے سنا کہان تھا۔
ب۔ ایلو اور سنیئے گا۔ اے یہ بھی کوئی چھپی ہوئی بات ہے۔ سارا شہر جانتا ہے نہین بڑا ایچ تھا کہ رئیس آدمی ہنس مکھ اراپکا انکی عقل سے خارج ہو گیا یہان سے بوریا بدھنا اٹھا کے کشمیریون کے باغ مین آئے اور سیر کرکے پھر تالاب کی طرف جاتے تھے کہ جس بیچارے کے مکان کو انھین نے بیچ لیا تھا اوسنے انکو دیکھ لیا اور آگ

ہوکر دوڑا اوچچا ہٹ دن بعد ملے۔ جلیبی سنگھ ٹھا کر بنے ہوئے انڈے بیچتے تھے کرایہ چھ مہینے پہلے ہی دیگئے تھے اونے پونے پر مکان بکوالیا ادھر آؤ چچا جان یہ کہکر کلوا اور اسکے لڑکے اور داماد نے انکو زور سے گرایا اور کلوا نے چاقو نکال کر انکی ناک پر رکھ ہی تو دیا مگر ویسے ہی ایک شخص لالہ روپ نرائن نام نے فوراً چاقو پر ہاتھ ڈالدیا۔ چاقو ناک پر ذرا یونہین سا چھلتا ہوا لگا ورنہ ناک کٹی مبارک کان کٹا سلامت کا معاملہ ہوجاتا۔ کانسٹبلون نے آکے کلوا اور اسکے لڑکے اور داماد اور آٹھ دس بیگناہون کو گواہی کی علت مین گرفتار ہی توکرلیا۔ مقدمے کی کارروائی اور رویداد سے کوئی غرض نہین خلاصہ یہ کہ کلوا کو ایک ہفتہ کی قید سخت کی سزا ملی اور میان ہشو کی ناک کوکٹ نہین گئی۔ مگر نشان یونہین سا بنگیا۔

بات تیرے گیرہ ہی کی میلے بھر مین اڑ چکیا کہ جوتی پرشاد کی ناک کسی نے جڑ سے اڑادی جتنے منھ اتنی ہی باتین۔ لوگون نے ناک کے ہوتے ساتھ ہی نکٹا بنادیا۔

یہان سے چلے تو احباب سب ساتھ ہولیے اور انسے کہا کہ اب آپ گھر چلیئے مگر ایک باغ تک پہونچے ہی تھے کہ بوتل والا ملا اسکی بی بی بھی اسکے ساتھ تھی۔ اسنے جو انکو دیکھا تو بڑا خوش ہوا کہ بعد مدت اپنے مجرم کو پایا۔

میان لالہ سلام۔ پہچانا۔

لالہ۔ سہمے ہوسے۔ کیا۔

میان ہاتھ پکڑ کے ہ بھل منسی سب مٹادون گا۔ ارے تو بڑا مانس بنا ہے انکے ایک دوست نے بوتل والے کا ہاتھ جھٹک دیا اور ایک لپڑ دیا۔

بی بی۔ (روتی ہوئی) ارے کا ہیکا پڑے اوین سے لڑت ہے۔

میان۔ اری ہُسری اسی سسُرنے بوتلین اُس دن توڑین ہتین۔ ارے یہ وہی ہے

بی بی۔ ارے بھائی ارے بھائی۔

دوست۔ دور ہو یہان سے بھائی کی بچی۔

میان۔ مجبور ہم گریبون کی سنوگے کہ نہین ہمکو جھوٹا پتا بتلا کے اپنے گھر بھیجا۔ نہ گھر نہ در اور ہماری بیش بائیس بوتلین توڑین اور بھاگ گئے ہم انکا لہو پی لین گے

دوست۔ ایک اور لپوٹا جما کر۔ اب تیری لاش نکلے گی۔

اسپر بہت سے آدمی جمع ہو گئے اور بوتل والے نے رو رو کر حال کہنا شروع کیا اور
اسکی بی بی بھی ساتھ ہی روتی تھی کہ نقصان کا نقصان ہوا اور مار کی مار کھائی میلے
والون مین بعض کو تو جوتی پرشاد سے ہمدردی تھی کہ رئیس ہو کر ایسا دنی بوتل والا
اس بیہودگی سے پیش آیا - اور بعض کو انکی اس حرکت سے ذرا بھی ہمدردی نہ تھی کہ
بیچارے غریب کا نقصان کیا اور بعض کو موقع ملا کہ اسکے جوان اور نوخیز اور نمکین عورت
کو گھورین - یہانتک کہ ایک بگڑے دل جوان نے اسکا اشک جو بہاتے دیکھا فورًا
جیب سے ریشمی رومال نکالا اور اسکے آنسو پونچھے اور اس بہانے انکے نمکین نمکین گالون
بھی بڑی شفقت سے ہاتھ پھیر ہی تو دیا - واہ اُستاد - مانتا ہون - واللہ کہان ہمدردی
صرف کی ہے - اور کس خوبصورتی کے ساتھ اسکے میان کے سامنے گالون پر ہاتھ
پھیرا ہے کہ واہ - اور ایک اسکے میان پر کیا موقوف تھا ہزارون کے مجمع مین -
اتنے بڑے میلے مین - کجا قیمتی ریشمی رومال - کجا ایک ادنی اہیرن کے گال - تکرار تو ابھی
ہو ہی رہی تھی اور انکے دو ایک دوست بھی واقف تھے کہ انھون نے اس بیچارے
غریب آدمی کا نقصان کیا - باہم فیصلہ کر کے بوتل والے کو پانچ روپیہ دیدیے
یہ بھی دل لگی سے نہ چوکے - ویسے بھی تو بوتل والی کو - بوتل والے سے کوئی مطلب
نہین کھوٹی کہان گیا چھڑی مین مگر انکے دل کا حال تو معلوم ہو گیا -
خیر اب انکے احباب نے مشورہ کیا کہ انکو کسی بند پالکی مین لیجائین تاکہ اب
اور کوئی فضیحتا نہو - پالکی ڈھونڈھ ہی رہے تھے کہ میان جھپٹو جی اس کلوار کا نوکر
جسکی دکان کی مٹھوریان اور بوتلین خود بدولت توڑ آئے تھے انکو دیکھ لیا اور غل
مچا کر کہا لالہ - لالہ دوڑو - ارے وہ ملے ہین جو ان سونے کی گھڑی پہنے اپنی دکان
کا ستیاناس کر گئے تھے آواز سنتے ہی دوڑ پڑا اور گویا لاکھ نعلین جھانکنے لگے وہ
جھپٹ ہی تو پڑا اور آتے ہی انکے پٹے لینے کو تھا مگر جرأت نہوئی بہت زور زور سے
غل مچا مچا کر شکایت کرنے لگا - پھر ایک بھیڑ لگ گئی ٹھٹ کے ٹھٹ جمع - معلوم ہوا
کہ کلوار کی دکان پر چڑھ رہنے و دیا جست کی ہوا آج تک کسی نے نہین کی تھی - انکے
احباب کی جان تو اب بچتی نظر آتی پاس کس کس سے لڑین کس کس سے جھگڑین
اور پھر یہ بھی خیال تھا کہ لوگ ہمکو کیا کہین گے اور انکو کیا معلوم ہو گا کہ یہ شوہر

لڑرہے ہین باہم سے —
ناچار فقیر درویش بر جان درویش ان لوگون سے اسکو سمجھایا کہ اس دھینگا مشتی سے کچھ نہو گا انکے گھر پر کل صبح آٹھ بجے آؤ۔ ہم لوگ بھی ہونگے فیصلہ کر دیا جائیگا —
وہ ان شریفون کے کہنے سے راضی ہو گیا سب اپنے اپنے گھر آئے صبح کو یہی احباب انکے گھر گئے انکے چچا سے کل حال کہا انھون نے اپنا سر پیٹ لیا اور کہا خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا انسے روپیہ دلوایا جائے کے کلوا ایکبھی مع حیثیت دوستون کے آیا پچاس پر فیصلہ ہوا اور جوتی پرشاد کے آدمی نے پچاس گن کے دیدیئے اور رسید لی۔ اب یہ مشورہ ہونے لگا کہ مکان والے کا روپیہ فوراً ادا کر دیا جائے ایسا نہو کہ وہ دیوانی فوجداری دونون مین دعویٰ کر دے اور بڑا فضیحتا ہو جب وہ قید سے نکلا تو یہ لوگ بلا لائے اور اسنے رو رو کر عرض کی کہ مین ایک نیچ قوم آدمی آپ ہی رئیسون کی بدولت آدھ سیر آٹا کھاتا ہون میرا مکان کا مکان ڈھدوا کے بیچ لیا اور جیل کھانے کا جیل کھانا ہو گیا سننے والون کو کچھ تو ہنسی آئی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا بڑی دیر تک روتا چلا گیا جو سنتا تھا ہنستا تھا کہ بھئی اچھے کرایہ دار مکان مین بسائے کہ مکان ہی گھوم گیا۔ دو دن مین یہ فیصلہ باہمی ہوا کہ سات سو روپیہ نقد مالک مکان کو دیا جائے اور ایکہزار دو سو روپیہ کی سو روپیہ ماہواری کے حساب سے قسط۔ یون توڑ ہوا۔
اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھین کھل گئین اور اگلی پچھلی باتون پر تاسف کرنے لگے اور احباب سے کہا کہ اگر آپ صاحبون کی شان کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہو تو معاف فرمایئے گا —
۱۔ اجی یہ کیا فرماتے ہین —
۲۔ مضیٰ مامضیٰ —
۳۔ گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط —
۴۔ بھئی ان سب باتون کو بھول جاؤ۔ مگر اب خدا کے لیئے نہ وحشت کی لینا اللہ طبیعت کو سنبھالو قابو مین رکھو آدمی بنو —

نوان دورہ

لاحول! لاحول!! لاحول!!!

شیطان دور ہو

لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشو کو اب ہم ہشو نہ کہین گے۔ کیونکہ اب یہ انسانیت کے زمرہ سے خارج نہین ہین۔ دو مہینے کے لیے یہ بزرگوار شہر سے باہر اپنے گانون کے ایک باغ مین جاکر رہے اور وہان سے اپنے احباب کو خطوط لکھے ایک خط لکھکر اسکی نقل کرکے روانہ کی وہ یہ

حضرت سلامت سے

آب رحمت از جبین عرق ریز یافت		ہر کرا از تقصیر خود شد منفعل	

کو مین نے اکثر احباب سے معافی مانگ لی ہے مگر ایکبار پھر معافی کا خواستگار ہون ع

پیشاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدا را

یہان مین دونون وقت ہوا کھانے جاتا ہون صبح کو پیدل ٹہلتا ہوا جاتا ہون اور کھیتون کا چکر لگاتا ہون اور شام کو دریا کیجانب گھوڑے پر جاتا ہون صبح جب ہوا کھاکر واپس آتا ہون تو نہا دھوکر انگریزی اور اردو اخبار پڑھتا ہون۔ دس بجے کھانا کھاتا ہون تھوڑی دیر کے بعد کوئی ناول پڑھتا ہون۔ گانون کا کام دیکھتا ہون شطرنج کھیلتا ہون۔ ساڑھے پانچ بجے سوار ہوکر ہوا کھانے جاتا ہون۔ شام کو واپس آکر باغ مین ٹہلتا ہون آٹھ بجے کھانا کھاتا ہون۔ کھانے کے ساتھ تھوڑی ہوئسکی پیتا ہون ایک بوتل تیمور کی چار روز مین ختم کرتا ہون۔ سوڈا کے ساتھ پیتا ہون۔ دو سیر برف روز شہر سے آتی ہے دس بجے تک کبھی دیوان کبھی ناول پڑھتا ہون اور سو رہتا ہون۔

الله الله خیر صلاح۔

ع نے غم دزد نے خوف کالا۔

نہ بوتلین توڑتا ہون نہ شیشون پر ہاتھ صاف کرتا ہون۔ نہ کلوار کی دکان کا تقاضا کرتا ہون نہ کسی کا مکان کرایہ پر لیکر اینٹین لکڑی پٹیل ڈالتا ہون۔ نہ صدر بازار مین جوتی پیزار ہوتی ہے۔ نہ کسی کو پاگل خانے بھیجتا ہون نہ بوتل والیکو جل دیتا ہون

آپ میری جانب سے مطمئن رہین۔ فقط۔ خاکسار جوتی پرشاد۔

ایک خط چچا کے نام لکھا تھا کہ میری طرف سے آپ اطمینان رکھیے۔

اسکے بعد لالہ جوتی پرشاد سابق ہشتواپنے علاقہ سے شہر مین آئے تو آدمی بنے ہوئے یار دوست رشتہ دار بزرگ خرد خوش کہ ہمارا وحشی انسان بنگیا۔

انھون نے اپنے دوستون کی دعوت کی مکان سجا سجایا آراستہ کیا۔

کہین آراستہ مسند کہین جا جلوہ گر کرسی	مہیا تھا وہان ہر طرح کا سامان شاہانہ

احباب جمع ہونے لگے یہ وہی باغ ہے جسمین جوتی پرشاد نے مع اپنے دوستون اور ڈاکٹر اور وکیل اور لالہ رخ کی دھما چوکڑی مچائی تھی اور پیتے پیتے قریب المرگ ہوگئے تھے۔ انھون نے اس مرتبہ بھی انھین احباب کی دعوت کی جو اس جلسے مین شریک تھے جو آیا اوسنے کوئی نہ کوئی پھبتی کہی ضرور۔

ل۔ ابین!۔ ارے میان آج یہ تالاب سونا کیون ہے وہ پیراک لوگ کہان ہین۔

ن۔ پیراک لوگ کہین روز تھوڑا ہی آتے ہین۔ وہ تو بس پیراکی کے میلے ہی پر آتے ہین

ج۔ دشکر) خدا وہ دن نہ دکھائے۔

ل۔ آج ٹکڑی لگانیوالے غائب ہین۔

ن۔ بھئی اُسدن کیفیت تو اچھی معلوم ہوتی تھی کوئی ادھر پیر رہے ہین۔ کوئی ادھر کوئی پیراک ٹکڑی لگا رہا ہے۔ کوئی ملاحی پیر رہا ہے کہین استاد ہے کہین شاگرد۔

س۔ مگر مجھے اُسدن اسقدر نشہ تیز تھا کہ الامان مجھے تو یاد نہین مگر لالہ رخ نے کہا کہ مین بار بار یہی ہانک لگاتا تھا کہ میان بھٹے کتوال اب ڈر کاہے کا۔

ڈاکٹر۔ مگر اُس روز انکے ہان کے وہ خانہ ساز شراب ایسی عمدہ تھی کہ ہمنے کبھی نہین پی خوشبو ایسی کہ مین کیا کہون۔ اور رنگت وہ بھائی کہ زاہد تک کا جی للچا جاتا۔

ل۔ ہمنے بھی پی تھی مگر ذایقہ نہین یاد ہے۔ ج۔ آپ کو ہوش بھی تھا۔

ل۔ بہت چڑھ گئی تھی واللہ۔

ج۔ اور مجھے کیا بُرا معلوم ہوتا تھا کہ مین تو مر رہا ہون اور ایک صاحب نشے کی ترنگ مین بار بار کہتے ہین کہ سونے کا خیال کرو نیند کا دھیان کرو۔

ن۔ سات دن تک ہم لوگون نے پی مگر ایک بات اچھی تھی کھانا تھوڑا بہت ہوتا جاتا تھا ورنہ انتا غفیل ہوگئے ہوتے۔

ج۔ مین تو سمجھا کہ مین چلا مگر اللہ نے بچایا ڈاکٹر جب کثرت ہوگی ہیچ گا یہ تو دیو کا طمانچہ ہے

گو اس روز بھی کھانا پینا ہوا۔ شراب بھی۔ پی دل لگی مذاق چہل بھی ہوئی۔ مگر بھلے مانسون کی سی صحبت تھی کھانیکے ساتھ بقدر ضرورت تھوڑی تھوڑی شراب پی۔ یہ نہین کہ ایک ہفتے تک انتہ غفیل پڑے ہوئے ہین سر و پا کی خبر نہین۔

آخری دورہ

لکچر

ایک روز لالہ جگت پرشاد صاحب ایم اسے فیلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی نے اپنے باغمین حسب حال ایک لکچر دیا جسمین اکثر احباب شریک تھے وہ دلکش لکچر درج ذیل کیا جاتا ہے وہو ہذا

حضرات کوئی پرائی بیتی کہتا ہے ہم اسوقت اپنی بیتی کہنے کو حاضر ہوئے ہین۔

مین پاگل نہ تھا اور نہ اب ہون۔ پاگل کے یہ معنے ہین کہ کسی کے مکان کو کرایہ پر لے اور اسکے کوڑے کرنے واہ یہ تو پاگلون کا کام نہین ہے۔ یہ بڑے خرانٹ پاجیون شہدون بدوضع آدمیونکا کام ہے۔ مکان کرایہ پر لیکر اسکی اینٹین کھدوا کے بیچ لینا۔ کڑیونکے کوڑے کرنا شہتیر وغیرہ سبکو پیٹ ڈالنا سبحان اللہ!!! اچھا پاگل بنا ہے یہ جنونکی حرکتین نہین ہین۔ کلوار کی دکان پر خود کلوار بنکے بیٹھنا سنکی کی بات ضرور ہے مگر اوسکو بہانے سے ادھر اُدھر اوٹھا دینا اور اوسکے آدمی کو ایک روپیہ کی کلیجی اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپے کی دال موٹھ لینے بھیجنا اور شراب مین بالو خاک و ریت ملا کے بیچنا اور اوسکو اپنا سالا اُسسر اتبانا اور متھورون بوتلون و پیپونکا توڑنا اور نقصان کرنا یہ بھی کوئی پاگل پنا ہے پاگل ہوتے تو کنوئین مین کیون نہ کود پڑتے اپنا گلا کیون نہ کاٹ ڈالتے دریا مین کیون نہ ڈوب مرتے۔ اسکے جواب مین شاید کوئی صاحب یہ کہین کہ جسمقام پر معزز اور جلیل القدر افسران یورپین ورہتا تو ان انگلشیہ ہیٹلون مین کھانا کھاتی ہون وہان جاکے بوتلین توڑنا اور انتہا کی بے ضابطگیان کرنا جنون نہین تو کیا ہے سلمنا مگر اسکا جواب الجواب یہ ہے کہ جنون کا ایک شعبہ تو یہ ضرور ہے لیکن یہ صرف شراب کی کثرت کا نتیجہ ہے۔

اسکے یہ معنی کہ اتنی پی کہ دماغ مین ایک قسم کا خلل ہو گیا۔ ایکدن ایک بیچارہ بوتل مول لینے والا چلا جاتا تھا۔ اسکا ٹوکرہ رکھوا کے اسکو واہی تباہی ادھر اُدھر دوڑا دیا اور اسکی غیبت مین توڑ تاڑ کے چل دئے اسکو جنون نہین کہتے ہین اگر جنون ہوتا تو اپنے گھر کا پتا دیتے اور اپنا نام لالہ نرائن داس نہ بتاتے۔ الغرض یہ کل حرکتین شراب کی تھین یا یون کہین کہ اعلی درجے کی حماقت کا نتیجہ تھا۔ پینے پر آئے تو اللہ دے اور بندہ لے اور اسکے خلاف

ہو گئے تو اب ڈاکٹر سرپٹک کے مرجائین مگر ایک بوند بھی حرام ہے - اسمین ہر چہ باداباد -
یہ کون عقل کی بات ہے لاحول ولا قوۃ افسوس ہے کہ ہابے اعتدالیون سے سبک سب ہین
ہم ہوئے + جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوے + پینے کو کون نہین پیتا مگر کھل ملنسی کے ساتھ بیس
بیس پچیس پچیس تیس تیس چالیس چالیس برس سے لوگ پیتے ہین اور خدا کے فضل سے خاصے ہٹے کٹے
سرخ وسفید بنے ہوے ہین - غذا بھی عمدہ اشتہا بھی اچھی تندرست ہین کوئی فرق نہین اپنا کام
بھی خوش اسلوبی کے ساتھ کرتے ہین - او پیتے بھی ہین مگر اسمین شک نہین کہ

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است + بلکہ مے میشود از صحبت نادان بدنام + یہ بھی کوئی بات ہے کہ صبح سے
جو شروع کی تو دوسری صبح تک پیا کئے جام پر جام نہین بوتل پر بوتل بلکہ بوتل پر بوتل ہی
نہین پیپون پر پیپے - بلکہ مٹھو رون پہ مٹھور - دو دن گذر گئے سوائے شغل مے کے اور دوسرا شغل ہی
نہین - کھانے پینے سے کوئی بحث نہین اعتدال سے جانی دشمنی - بجز کثرت مے نوشی کے اور کوئی کام
ہی نہین - اسکا نتیجہ ظاہر ہے - نتیجہ یہ ہوا کہ دماغ بیکار ہو گیا اور وہ حرکتین ہم سے سرزد ہوئین
جو کسی سے تمام عمر مین نہوئی ہونگی - ہمارے اکثر دوست اسکے عادی ہین مگر کوئی ایسا نہین جو
اس قسم کی کارروائیان کرتا ہو - جو ہم نے کین ہم مکرر سہ کرر کہین گے کہ ہم نے پاگل پنے کا کوئی
کام نہین کیا - بوڑھے مولوی بیچارے کو پاگل بنا کے پاگل خانے مین پاگلو نکی کوٹھری مین
بند کرانا یہ پاگل کا کام نہین - یہ بڑے چالاک آدمیون کا کام ہے جو اکثون کا منہ کمیت ہو تا
اور کس خوبصورتی سے پاگلخانیکے سپرنٹنڈنٹ کو بیوقوف بنایا کہ واہ رے ہین - - اب یہ کام ہین
پاگلون سے ہو سکتے ہین - یہ سب نتیجہ جیسا کہ مین ابھی عرض کر چکا ہون اسکا ہے کہ میرے مزاج مین
اعتدال نہین رہا - مین بار بار کہونگا کہ اعتدال کی حد سے جو متجاوز ہوا وہ گیا گذرا - ڈاکٹر کا
دوا مین شراب دینا اور بیمار اس سے انکار کرنا اس سے زیادہ گدھے پن کی بات کیا ہو سکتی
ہے اور وہی ہم ہین کہ شراب شروع کر دی تو سات دن تک ایک دم کو بوتل چھٹی سے نہ چھوٹی
سوتا جاگتا اٹھنا بیٹھنا لیٹنا کھانا پینا سب شراب ہی شراب بجز شراب کے اس سے کوئی گفتگو ہی نہین

دلق تقوی گرو بادہ و جام ست اینجا	سخنے بے مے و معشوق حرام ست اینجا

تائب ہو گئے تو اس آن بان کے ساتھ کہ - بوتلین پٹے پھرتے ہین - کلوار کی دکان پر ادھم مچانے
مین کوئی عار نہین - - فوجداری کے کرو رون جرم کئے اور ترک کر دی تو ڈاکٹر طبیب بیہ
ایک کا کہا نہین مانتے لاحول ولا قوۃ پینے مین جو نتیجہ ہوا اوسکا حال ظاہر ہے بوتل والا

اور بوتل والی الگ گالیاں دے رہے ہیں۔ کلوار الگ ہماری جان کو رو رہا ہے کہ دکان بلٹا دی ایک کی بوتلیں توڑیں ایک کی مٹھوریں توڑیں بالو ملا کے شراب دی۔ ایک کا مکان بیچ لیا ہماری اوقات پر لعنت۔ وعین میلے میں لپاڈگی پر آمادہ۔ اور ظاہر ہے کہ جس کسی کا مکان بیچ لوگے اسکو کہانتک ملال نہوگا وہ تو اس بات پر راضی ہوجائیگا کہ جان بیچ دیجئے چار یا پانچ ہزار کے مکانکے کوڑے کر لیٹے وہ الگ ہو جائے یا نہیں ہمنے مانا کہ شراب پینے میں کوئی عیب نہیں مگر

ہر ایک بات میں لازم ہے اعتدال ضرور		ہر ایک چیز میں اک حد خاص ہے درکار

زیادتی ہر شئے کی بری ہمیں چاہیے کوئی چیز ہو اور خصوصا شراب کی کثرت!!! بھنگ چاہیے انسان جسقدر پی جائے افیم کا اگر عادی ہے تو دو آنے کی جگہ تین آنے کی کھا جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ چانڈو چاہیے دو چھینٹوں کے عوض چار اڑائے چرس مدک چاہے جتنی پیے کچھ پروا نہیں مگر شراب کی کثرت مار ہی ڈالیگی۔ بھنگ کی زیادتی بھی مضر ہے۔ افیم کا کثرت سے کھانا یا پینا بھی ضرر رساں ہے۔ چانڈو پینے سے بھی انسان لقات ہو جاتا ہے چرس مدک کی کثرت بری مگر سب سے زیادہ مضرت رساں یہ کمبخت شراب ہے کہ اس کالی ناگن کے کاٹے کا کوئی منتر نہیں۔ اسکی کثرت سے ہزاروں نوجوان کفن پوش ہوچکے

صد حیف کہ گلرخان کفن پوش شدند		وز خاطر پلید کر فراموش شدند
آنانکہ بصد زبان سخن مے گفتند		آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

اس استفہام کا جواب یہ ہے کہ ہیچ نہ شنیدند بادہ خوردند و مردند۔

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور		یا با صنمے لالہ رخے خندان خور
بسیار مخور فاش مکن درد مساز		گہ گہ خورد کم کم خورد بس پنہان خورد

اسکے خلاف جسنے کیا وہ مارا پڑا آئین سب سے زیادہ دو نصیحتوں پر عمل کرنا چاہیے ایک تو بسیار مخور دوم کم کم خور چاہے کسی ساتھ ہو جان بین جائیگی چاہے صنم لالہ رخ ہو یا نہو کسے باشد۔ فاش بھی اگر ہو جائے تو کچھ پروا نہیں گو اسکا فاش ہونا عیب ہو سکتا ہے۔ مگر خیر جان کے لالے نہیں پڑینگے۔ دور بھی اگر ہو تو چندان مضائقہ نہیں۔ باشد۔ پنہان اگر ہو سکے تو سبحان اللہ۔ اور اگر نہو سکے تو اسکی بھی پروا نہیں مگر ان دو باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو بسیار مخور۔ اور دوسرے کم کم خورد۔ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ حکیم طبیب لوگ اسکی تعریف میں حضرو رطب اللسان ہیں کہ یہ راح روح ہے کیمیائے فتوح ہے لیکن اگر انسان انسان کی طرح پیئے تو

سبحان اللہ ورنہ زہر ہلاہل کی اسکے مقابلہ مین کوئی اصل و حقیقت نہین ہے زہر کو تو انسان جانتا ہی کہ یہ زہر ہے مگر شراب وہ زہر ہے جسکو آب حیات و راحت سمجھکر پیتا ہے اور نہین سمجھتا ہی کہ زہر پی رہا ہے نیش کو نوش سمجھتا ہے اور دشمن جان کو دلی دوست۔ شراب کا کوئی قصور نہین مگر اسکی بھلائی برائی اسکے طرز استعمال پر منحصر ہے اگر دانائی کے ساتھ اسکو پئے اور دارو سمجھکر پئے تو واقعی اصل نوشدارو ہے اور اگر اسکے برعکس انسان جامۂ انسانیت سے خارج ہوکر استعمال مین لائے تو زہر ہلاہل کی اسکے مقابلہ مین کوئی حقیقت نہین ہے انسان کیسا ہی تھکا کیون نہو اگر شراب ناب کے دو ایک جام پی لے تو ساری تھکاوٹ دور ہو جائے سردی کے دنون مین اگر شب کو کھانے کے وقت دو تین پگ پی لے تو نقصان کے عوض فائدہ بخشے مگر اسکی ذرا کثرت ہوئی اور آدمی مارا پڑا۔ بس کہین کا نرہا دین دنیا دونون سے گیا گذرا اور گرمی کے دنون مین تو اسکی کثرت مار ہی ڈالتی ہے رات بھر ٹھنڈے پانی کے خوش یہ جی چاہتا ہے کہ صراحی کو کلیجے سے لگائے رہئے کسی دم نہ چھوڑئے دن بھر پیاس لگتی ہے کھانا کھانے کو جی نہین چاہتا ہے گرمی الگ مارے ڈالتی ہے اس حالت مین جو لوگ ذرا سی شراب پی لیتے ہین انکو اسوقت تو سکون ضرور ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ دن رات پینے کے عادی ہو جاتے ہین۔ اور یہ ستم ہے۔ جہان دن رات پینے کا انسان عادی ہوا بس سمجھ لیجئے کہ مارا پڑا پھر اوسکا خدا ہی حافظ ہے کہین پتا نہین۔

اسکا دماغ کثرت استعمال سے کبھی صحیح نہین رہ سکتا اور جو نا عاقبت اندیش بد بدکے اور دعوی کر کرکے فخریہ پیتے ہین کہ ہم بازی لیجائینگے وہ دو ہی ایک بازیون مین راہی ملک بقا ہوتے ہین اور جو لوگ خواہ مخواہ بے وجہ بے سبب شراب کے دشمن ہین وہ بھی پاگل سے کم نہین۔ ڈاکٹر اگر نسخہ مین شراب لکھے تو نہ پئین یہ بھی جہالت ہے دوا کے طور پر استعمال کرنے کے لیے تو زہر تک جائز ہے اور دیا ہی جاتا ہے اور وہی زہر اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے الغرض ہماری رائے یہ ہے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ اس شعر کو جو مین عرض کرونگا کسی جواہر رقم خوشنویس سے جلی قلم اور آب زر سے لکھواکر اور شیشے جڑھاکر ایسی جگہ رکھے جہان سے ہر وقت نظر آئے اور وہ شعر یہ ہے۔

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است	بلکہ مے میشود از صحبت نادان بدنام

نام کتاب	اجزا	قیمت	نام کتاب	اجزا	قیمت
تجاب النسا	للعہ	۶/	اسمعیل وصفیہ	للعہ ۲	۶/
مشیر الشباب ہر دو حصہ	للعہ	عہ/	کچلادہ	۴	عہ ۲/
معشوقہ غدر	صہ	۰/	راحت جان	عہ ۴	عہ/
بوالہوس نواب	۴	۴/	طلسم بنگال	یکجز ۳	۳/
عصمت کا البم	معہ ۴	کہ/	منصور موہنا	لعہ ۲	عہ/
حمیدہ بانو	۶	۶/	عیاش شوہر وفادار بی بی	للعہ ۴	۹/
کمسن بی بی مسن شوہر	۲	۴/	شہید حسرت	دو جز ۲	۳/
جوان بی بی کمسن شوہر	۲	۴/	بنولا	۲	عا/
ظالم عشاق	صہ ۲	۴/	ہشو	صہ	۱۲/
لاڈلی بیٹی	صہ ۲	۵/	ہم خرما ہم ثواب	۲	۱۴/
معشوقہ فرانس	عہ ۴	عہ/	تارا وتی	للعہ	عہ/
سلیمان عذرا	صہ	۸/	مقدس دیوی	للعہ ۲	عہ/
ذبیح ناظمہ	صہ ۲	۸/	شیر دکن	عہ	عا/
وفادار بی بی	یکجز ۲	۲/	امتحان محبت	۲	۱۲/
یاقوت کی کان	لعہ ۲	عہ/	طویلے کی بلا بندر کے سر	دو جز	۶/
قدسیہ عرف پاکدامن	۴	۱/	نیلی چھتری	پنجم	۱۲/
بیرس کا گنڈا	۲	عہ/	دربار حرام پور کامل	//	۱۰/
بڈھے میاں	دو جز ۲	۴/	حسن کا ڈاکو	//	عہ/
قوتہ و ربت ناگن	لعہ ۲	عہ/	زندگی کا بھید	//	۱۲/
کارگذار	لعہ ۲	عہ/	عبرت کامل	//	۲/
جیسی کرنی ویسی بھرنی	۲	۴/	حسن سرور کامل	//	۲/
عاشق شیطان	للعہ	عہ/	اختر حسینہ کامل	//	۱/
گلشن کشور	صہ ۲	۸/	جعفر عباسہ	//	۲/
بدانجام	دو جز	۵/	گورا	//	[illegible]
ولایتی [illegible]	[illegible]	[illegible]	نیلی کا [illegible]	//	[illegible]
			وایولی دیوی	//	[illegible]